

عنوان کتاب و مکاتیب فضائل و زیارات
عنوان کتاب و مکاتیب فضائل و زیارات

عنوان کتاب و مکاتیب فضائل و زیارات



عنوان کتاب و مکاتیب فضائل و زیارات

عنوان کتاب و مکاتیب فضائل و زیارات

مجموع
اور خاک و پودے کی طرح
چلائی اور زمین میں
جس کو زمین نے چھوڑ دیا

مجموع
اور زمین نے چھوڑ دیا
اور زمین نے چھوڑ دیا

مجموع
ان کا طعمہ کا تازہ پودا
اور زمین نے چھوڑ دیا

اس طرح پودا وہ محمد کا خلعت تھا
کہ وہ بھی جانتا تھا جسی باہر طرف تھا

خوش واپسی جا رہے تھے کہ
اور باہر میں طرف تھا کہ یہ پیش نظر میں

اس وقت وہ عاشق بیٹے مولانا کے
خیر ہی میں ان ہی میں لے لے گئے

مجموع
مولا کے بیٹے نے
مولا کے بیٹے نے

مجموع
مولا کے بیٹے نے
مولا کے بیٹے نے

مجموع
مولا کے بیٹے نے
مولا کے بیٹے نے

وہ سینے پہ میں ہوں ترخ گلابیے
دنیاب ابھی سے پسر شیر خدا ہے

اس سمت لپٹا ہوں پسر کے گلے
جاتا ہوں وہ عرش کو متلدر کے گلے

تسمیہ ہوں خون حسین ابن علی کا
اب عرش بلا وہ میں عرشا بید کا

مجموع
پادشاہ عرشا بید کا
پادشاہ عرشا بید کا

مجموع
پادشاہ عرشا بید کا
پادشاہ عرشا بید کا

مجموع
پادشاہ عرشا بید کا
پادشاہ عرشا بید کا

الزام شجاع کا ہی سدم شہ دین پر
حیدر کے پسر جو کوٹے ہر دین پر

ہٹ جا تھو تعزیرند ہر بی بی کی
تھم اتنا کہ دیدون میں خرم علی کی

زیر اہل بلا خون پسر کا جو مجیدین پر
بس نام شہیر شو اعرض برین پر

<p>۳۴۲ چو جان منور سوسن تن سبک خیز بدر کافور جو صدیونین و دو بہ خضاب ہو پاپس و پشیم کا صفو جو لگتی بالوز زبان شہینا کا</p>	<p>۳۴۳ گھاہ کر خشاہ پشیم گن گن اور گن گن پشیم پشیم گن گن خاکہ کر گن گن پشیم پشیم گن گن سب خشاہ پشیم پشیم گن گن</p>	<p>۳۴۴ ایں نڈا اسی سیر صراحت آہستہ آہستہ خالص خالص اب اور ذوقی پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم</p>
<p>جنڈش ہی نہتی نطق امام و وہا کو طاقت یہ کھان پھیرن بیونو نپہر باکو</p>	<p>خالق سو خدا یہ تھا نہق اس خدا تھا پر فرق ہی تھا کہ یہ بندہ وہ خدا تھا</p>	<p>کیا رتبہ ہو یہ پیشش آہستہ کی طلب کا جو کچھ مری قدر تین ہوا مالک توبہ کا</p>
<p>۳۴۵ تا لوز زبان سبک خیز تا لوز جو لوز زبان پشیم پشیم گردن شہینا کو نطق افلاک خانی اور پشیم پشیم زبان خانی کہ کو کھانی</p>	<p>۳۴۶ ایں متعجب فضل الہی کا مرا تیری تیری تیری تیری مرا تیری تیری تیری تیری مرا تیری تیری تیری تیری</p>	<p>۳۴۷ مرغان ہوا کہ کھلے حالت دریا میں بنو غولہ زبان کجا گاہ پشیم پشیم پشیم پشیم</p>
<p>غل تھا کہ بڑی پیاس ہو شاہ شہرا کو شہیر زبان سوکھی دکھا تو پین خدا کو</p>	<p>خالق کے سوا دھیان کسی کا نہ تھا فرزند پشیم ہر سہ تن محو خدا تھا</p>	<p>پشیم کا ننگے قطرے پر وبال سیران میں شاید کہ کوئی بوند گرسہ کو ذبح میں</p>
<p>۳۴۸ ایں نڈا پندہ قدر خفا کے اور شہینا کو کھان کھان کے کیا گن گن سوسنی زبان خانی کو کھان کے خفا ہو کو پین اور ذوق پشیم کے</p>	<p>۳۴۹ میتا خانی خانی خانی خانی میتا خانی خانی خانی خانی میتا خانی خانی خانی خانی میتا خانی خانی خانی خانی</p>	<p>۳۵۰ ان کا نڈا کو کھان کے اسدا پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم پشیم</p>
<p>کچھ اور جو خواہش ہو ہتیا گردن شہیر تیرے لہو دنیا نی پید اگر دن شہیر</p>	<p>ہو واسطہ قربان خدا ہوتا ہوش پشیر اور تیریت خالص خدا ہوتا ہوش پشیر</p>	<p>جو زخم خدا اب مری دنیا میں نہیں ہو یانی مری خاطر کسی دریا میں نہیں ہو</p>

بانی

انقادو بیری اب بندو دیو میسر
اور اشک شمشاد و چرخ آسود
کیا تیرا عجز نامی میں جو فونو
جو خورشید عالم توی درمانی

اب واسطہ خاک شفاقی سے دعا کر

ملبوس شفا سے مریضوں کو عطا کر

بانی

جیب فضل اب تو رب ہو جاتا جو
تازہ کارنگہ تو اب ہو جاتا جو
عبتیا تو تو شب کو تو تیرے پیروں
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا جو

بانی

بہشتیان جیب نہ عشق نور طہرا
میزان میں یہ بجاری ہے کبیر طہرا
اس کی پین تھانجنا اور دن غم
یہ پوچھا وہ فاک یہ نہیں اپنا پورا

<p>شام گاہ گاہ کوئی نہ آئے بجھاوہ دینے کوئی نہ آئے بیاختیارانے لے لیتا دو بیچ شاہ کوئی نہ آئے کوئی نہ آئے</p>	<p>شام بازار کھریاں بازار کھریاں بازار کھریاں بازار کھریاں</p>	<p>شام بازار کھریاں بازار کھریاں بازار کھریاں بازار کھریاں</p>
<p>اقبال ہو زیادہ شہ شرفین کا لشکر تو فضل حق سے راہ حسین کا</p>	<p>پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>	<p>اور سر بل نہ رہ چوہ خیام بین انہیں زید کے متوفی تانم بین</p>
<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>	<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>	<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>
<p>پہو پچا میں کب ہوں اگر راہ مراد جب بیان پریم میں سپٹ پریم ہوا پر</p>	<p>یکس ہو وہ خبر ہے اور آشنہ کام ہو چاؤ وہ جی قتل تو قصہ تمام</p>	<p>عباس نامور کی جو خبر کو تاش ہے دو گورہ پڑی ہوئی وہ پاپ لاش ہے</p>
<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>	<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>	<p>شام پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کام فران کچھ زید کا لایا ہے شام</p>
<p>نور ہار دگر زبان میرا انتقام ہو نائب ہر زبان دیندین صفحہ ہوا</p>	<p>لس جا جوس سید عالیہ تمام ہے اور کس طرف کو چیمہ دربار عام ہے</p>	<p>چھوڑا نہ ہوں کوئی شہ شرفین ہا رہی میرے سینے کا پچھیرین کا</p>

عاشق
 انقلاب عشق کجا ادا دل و دین
 تو را اسیر کس صول پر فغان
 کیا کج کج کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 ارشاد و شادانگی کج تو در آن
 صفت کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 بعد از دعا کجا کجا کجا کجا
 کج کج کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

دو دست زین برین یہ تمہ کم سیاہولی
 اک تیر سے دیکھتی کی اک کج کج کج

بسے وواع پیر و ہشتہ دو جهان ہو
 ہو کر وواع قاصد صغرا روان ہوا

والفکر کھیل بین نہیں شغول ہوئی
 تیر سے بیان کرتی ہو نہیں اور روتی

عاشق
 اس صفت پر بیان کیا کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 قاصد کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 قاصد کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

پائی کو منغ بین نہیں کتا ہوں چھو
 جب چھو تو پائیں مری یاد کیجیو

تسکین دل نموی کسی بیان سے
 جب کات پونچھ لوگی میں اپنی زبان سے

اعدائی کی ال کو در در پھر اٹنگے
 کم عمر سے یہ ظلم اوستا لوندہ جائینگے

عاشق
 بندھا وہ نامہ برب کجا کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 قاصد کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

عاشق
 قاصد کج کج کج کج کج کج
 کج کج کج کج کج کج کج کج

پونچا یہ خطہ دیندین کار نواب ہو
 صغرا کے نامہ بر سے تو مجھ کو چاہیو

یہ لاؤنی سکینہ مری اشکبار سے
 طغرا کا نام لیتی ہو اور پتھر سے

قاصدہ طین میں توجو سے کیا جائیگا
 یان شمر کے طاس سے سلاکون کھا نیگیگا

۳۳
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۳۴
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۳۵
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

کیا جانے فلک بہن اب کیا دکھایا
 دشمن سے ہم طینتے فداجب دلا گیا

باب سے سخی عرض بہن کب بلا کر
 الہی کو تھا پیام کہ لینے کب آ کر

قاسم تو بوجھن سے پڑا نسل گاہ میں
 بیٹھو گی اوز نہ بیٹھو گی تم کہے باہ میں

۳۶
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۳۷
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۳۸
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

دینیانی خط کہ پڑھو گی اب مطلقاً
 الہی کے غم جو نور بصلت رہا نہیں

مشکل کشائی کر دو غم چید بہان کی
 جان نشی آپ کی جو ہیں ناتوان کی

لو الوواع پیر کے ذاب رہ سو اوٹھا
 الہی کی لاش کو خط صغرا سناؤ گنا

۳۹
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۴۰
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

۴۱
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح
 کھنڈا کی طرح کھنڈا کی طرح

الہی کہمان جو خواہر شیدا کا خط ہے
 عابد کو او وہ مری صغرا کا خط ہے

ڈالو گی انجیل اور نہ سندی لگاؤ گی
 بیتا شہ سے باہر میں ہیں تازی

صغرا کو نامہ لکھتے تھے اس واردات سے
 اگر گریڑا اہم شہر کیس کے ہاتھ سے

۱۷۰
 شہزادہ کا بچا تھا تو سلطان نے
 اسے بہت عزیز رکھا اور اسے
 ایک ایک روز اپنے پاس لے کر
 بیٹھتا اور اس سے بات کرتا

۱۷۱
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۷۲
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۷۳
 لیا پالو و شیریں کی شیریں کو دل لگا
 دل اپنے تصدق تھا اور جان پہ فدا تھی

۱۷۴
 والد شہزادہ کو بہت ہی
 دوست رکھتا تھا اور اسے
 دو آنسین میں پریشانی کی نظر

۱۷۵
 بچپان میں جو سوغات خرید کر دیکھو میری
 شکل میں بکاروں تو دیکھو میری

۱۷۶
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۷۷
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۷۸
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۷۹
 سبکدہ میں تم فاطمہ کو نور بصر ہو
 بے بین خوشی میری جو منظور نظر ہو

۱۸۰
 شیریں کوئی حیرانگہ ابرو سے
 ایک روز وہ ہو گا کہ یہ چاند چھین دیکھی

۱۸۱
 عابد سے عجب طرح جدا ہوئی تھی شیریں
 یان سے تم سجاد وہاں رہتی تھی شیریں

۱۸۲
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۸۳
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۸۴
 شہزادہ کو اس وقت تک
 اس کا کوئی خاص نام نہ تھا
 اور وہ اپنے والد سے
 بہت پیار کرتا تھا

۱۸۵
 مطلب ہے ہر خوشنود و شاہد و جہاں سے
 بحثا دل و جان سے ہر شاہان جان سے

۱۸۶
 فطرس کا شرف ان سے حق زیاد ہے
 شہزادہ جو جبریل نے آزاد کیا ہے

۱۸۷
 دنیا کا محبوب جسم و جاہ ہوا کہیر
 اور سونیکے ہر سے ترایا ہوا کہیر

۱۰۳

تو کیا سنی تھی کہ پھر شاہ دین سے چاک

اور اس کے ساتھ یہ ملدی تھی یون کی طرح خاک

سو نیا پتھر کے قضمہ کو باجان و روزناک

تو چاند کر کے لیکے لاکھڑن چلے آگے نام پاک

رو کر کہا کہ کھر میں تو وہ شوروشین ہو | اقا صد یہاں یہ حال سپاہ حسین ہو

۱۰۴

تا گاہ لاکھ علی اکبر پڑا نظر

بایں اس کے لاکھڑے گئے شاہ و خسرو

خدا کو قریب زخم زکھا تنگی لاشیں یہ

پنچھون پوسہ دتے کر کہا آجوان سپہ

لیا سو ہے ہو خواب جوانی کو کم کرو | اٹھو خواب عرضی صحرار قم کرو

۱۰۵

خاموشی سے دیکھ کر دل غم خیز ضعیف

کہ شہ سے نذر دیکھے یہ بلبوغہ لطیف

تا فاضل مری مدد سے کیوں غافل شریف

بے ناتوان غلام ترا اور فلک حریف

نریا دیا حسین کہ اب اضطراب ہے | امداد یا حسین کہ غم ہمیشہ مار ہے

۱۰۱
نہیں کہیں اس وقت سلطان کی
بڑھائی ہوئی صورت والی وہ مشتاق تھی
تو یہی صفت قلیہ کی صورت تھی

۱۰۲
ظہیر دین اور اقا کو چاہی
تو نہ نہیں دینا کہ چاہی تو چاہی
کہ اس کو چاہی کہ وہ کہ چاہی تو چاہی

۱۰۳
تفصیل میں
جو چاہی تو چاہی تو چاہی
کہ اس کو چاہی کہ وہ کہ چاہی تو چاہی

عشق کرتی تھی قرار نام و وہ جان پر
اسکی نہ نہیں تھی کہ سر آہنگ سنان پر

دنیا میں مین سون اور مین نیکی نہ ہو
لوگوں میں کچھ دل نہ نہر کی خبر ہو

کی آپ وہ تھی نے نہ مہمانی مسلم
غراہ کو ہوئی کو زمین قربانی مسلم

۱۰۴
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

۱۰۵
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

۱۰۶
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

شہ کیلید طیار کبھی کرتی غم کو
ملا بوند آئے تو کھلاوتی گدا کو

اندیشوں کو یہ حال کو تبدیل کیا تھا
پوشاک بہ نہایتی غرض چھوڑ دیا تھا

شہ کیلید طیار کبھی کرتی غم کو
ملا بوند آئے تو کھلاوتی گدا کو

۱۰۷
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

۱۰۸
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

۱۰۹
یہ وہی سپنا اور کون کون ہے
اور شام کو دروازہ کیوں چاہی
کہ شام کو دروازہ کیوں چاہی

بلن گلگنی قبر سے اور شاہ وطن کو
بلن روح گلگوں لکی شیرین کہ بدن کو

پوشاک کی کچھ مجھ کو خبر ہو نہ دالی
اسٹریس اب خیر کے آن جبا کی

اے لشکر کو کہد کہ دل میرا عین ہو
یہ جنگ حسین بن علی ہو تو حسین ہو

<p>۱۱۱ ایسا نہیں ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے وہ اس کو بے پروا کر دیا ہے وہ اس کو بے پروا کر دیا ہے وہ اس کو</p>	<p>۱۱۲ اوسلک کی ترقی میں ترقی اوسلک کی ترقی میں ترقی اوسلک کی ترقی میں ترقی اوسلک کی ترقی میں ترقی</p>	<p>۱۱۳ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>
<p>ہاتف کی ندا آئی یہ مظلوم ازل سے تقدیر میں کبیر کی فقط جرحی کا چل ہے</p>	<p>پہا سا کسی دو گامی نظر آدیکہ شہید پیاسی تری گھر سے چلا جاو گیا شہید</p>	<p>دو نوٹسے عیان قدرت بت ازل سے بس نام خدا ایک ہی ایک علی ہے</p>
<p>۱۱۴ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>	<p>۱۱۵ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>	<p>۱۱۶ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>
<p>۱۱۷ بادشاہ میں صد شہین خاں پھر ہلوکے اسطرح چور و تو ہو تو کب پھر ہلوکے</p>	<p>۱۱۸ لہجہ پیر و ماچین طرہ سے بین بھی آزاد خدا کر دے جہنم سے بین بھی</p>	<p>۱۱۹ وہ کہتا تھا تو انکی میں انکا یہ گھر انکا تقدیر یہ کہتی تھی کہ آئیگا سر انکا</p>
<p>۱۲۰ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>	<p>۱۲۱ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>	<p>۱۲۲ کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے کہ جس نے اس کو بے پروا کر دیا ہے</p>
<p>۱۲۳ سیرات نبی پالی ہو فرزند علی ہے فضیلت کی ضیافت تو نہ روئی تھی ہی</p>	<p>۱۲۴ ویدار پیمبر کا ملاوین تھا کا روشن کیا شیریں گھر اس اہل وفا کا</p>	<p>۱۲۵ ہمتا ہی یہ دل لہجے ولام سے کہ مر یا ماہ محترم میں دیا ماہ صفر میں</p>

میں نے شہزادہ کو قافلہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

بہتر و بہتر شہزادہ کے سر نظر آئے
شب کو کئی خورشید برابر نظر آئے

بہتر و بہتر شہزادہ کے سر نظر آئے
شب کو کئی خورشید برابر نظر آئے

بہتر و بہتر شہزادہ کے سر نظر آئے
شب کو کئی خورشید برابر نظر آئے

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

پہچان لے شیریں کہیں ایسا غصیب ہو
ہو توں صد ہا حسینیہ کی پس اپ ہو

سیدائش کو زمین سوچیں اپنا نقطہ ہے
مسلم کی بہ انہو درمیں کرکٹ ہے

اب لاگو تم انکار کرو کسی کو یقین ہے
کیون قید یو یہ بانو ی شیریں ہے

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا
آری حضرت نے کو لایا ہوا دیا
میں نے شہزادہ کو لایا ہوا دیا

کو خاکہ تم حال غریب سے ہو بی بی
پر کیسی مشاہیر مری بی بی سے ہو بی بی

آباد تو بی بی مری شہزادہ کا گھر ہے
اب گو زمین تو باہر دیکھو کوئی پسر ہے

بانو نہ ہی بانو کی ہر شکن تو تو ہے
زہرا کی صد آئی بی مری ہو ہے

عجم
 کہ دارق حقیقی اور حقیقی حقیقی
 ہاشمی میری سید میں کون اور میری
 کہ دارق حقیقی حقیقی حقیقی حقیقی
 از خود کا خود کا اور ان کا خود کا

عجم
 کیا ایک کیسے کیسے کیسے کیسے
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا

عجم
 کیا ایک کیسے کیسے کیسے کیسے
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا

انگلیں پس پردہ نشین بلوچین ایسا
 وارث تو تھا اگر گریے واری شہین

ہندی ہی یہ سپ پردہ نشین کرب کی
 تو اسے خبر ہو چھو یہ سلطان عرب کی

درد اٹھایا رہ رہ کر سے دلین ملاح
 تیرے ہی جو اترو تو کچھ سے لگا لون

عجم
 بیستہ وہ جہاں سے دستوں کو بولا
 تم کو ان کے سر کا ہر ٹکڑے کو بولا
 دل عام کے ہاں ٹھہرو جا بولو بولا

عجم
 ابھی تو کیا کیسے کیسے کیسے کیسے
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا

عجم
 ابھی تو کیا کیسے کیسے کیسے کیسے
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا
 میری زبان میں ہے جہاں وہ کھڑا

مظلوم اسے کہتے ہیں جس کا کہ یہ ہے
 اور فوج جو یہ کہہ کر سب فوج ہے

پوچھا یہ سکتے تھے کہ لوگو کہہ گئے
 بولا سر نشین کہ شیرین کہ گھر گئے

ان دو دو بھری باچھو نہ یہ الی خازن
 مائے بین دو وقت اور تم آمان و جلاہ

عجم
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے

عجم
 اس سے کہتے ہیں کہ اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے

عجم
 اس سے کہتے ہیں کہ اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے
 تو یہ وہ اپنے بچے اور اسے وہ بچے

نسبت نہیں اس فوج کو فوج شہین ہی
 یہ فوج تو ہندی ہی آتی ہے کہ میں ہی

زلف سر سے بھری ہوئی لہو بڑی
 تیرے کو تے قائلہ سر سے کھڑی تھی

تو وہ ہر عباس کا تھا ہاں سے سکینہ
 تھی سر کی طرف گزرتی کھینک سکینہ

۴۱
قلند زور خستہ افکار کس کو زور نماند
مخارجین تو خستہ بیخود و بیهوش
خویشی تو خستہ بیاویج و حبیب کس کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۴۲
رنگ تو زور نماند چہ اس نام نہ ہو
ظلمات تلک نور تو خستہ بیاویج
دریا خستہ شش و شش بیاویج
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۴۳
بانگ تو زور نماند چہ اس نام نہ ہو
یہ اشک تو خستہ بیاویج و حبیب کس کی
قواہ تو خستہ بیاویج و حبیب کس کی
وہ داغ تو خستہ بیاویج و حبیب کس کی

۴۴
اندر براق نبوی خوش سب رو بین
بح القدس آتے ہیں تو زور کو جلویں

۴۵
عالم ہو سارو کجا جو کانا تو ملی ہوک پر
خستہ بی زمین تو زور کو افکار پر

۴۶
ایمان حضرت کو ہوس سیر نہیں ہو
سیار و کون ثابت ہو کہ اب خیر نہیں ہو

۴۷
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
ابن ہر دوین مویشے اس طرح آراہ
جن پر خستہ بیاویج و حبیب کس کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۴۸
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۴۹
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۵۰
برو کو پے قافلین بیوش پڑے بہن
برخوف ہو اللہ بدل ل کھڑے بہن

۵۱
اس مہر سے ذرو کی جو تقدیر لاری ہو
دن کو مع خوشید پہ آج ہس پرتی ہو

۵۲
اکدم قدم کا پوزین ہم نہیں سکتے
گر تو دین بین قطبین فداک ہم نہیں سکتے

۵۳
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۵۴
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۵۵
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی
خستہ بجز ادا و بیخدا و زور من کی

۵۶
بالاے زمین گرد سواری کی نہیں ہو
یرو زمین ہلاگرد زمین حیرت نہیں ہو

۵۷
یہ صحف بخ بلبلوں کے پیش نظر ہو
ہر باغیان سپارہ گل نیر و زور ہو

۵۸
افکار سے اثر و ملت شاہ زمان کو
دل سوز شہر رہنمہ کا جو ماہ کشتان کو

۱۲۷

تیمور بن سید شکر کو مین نیار
سپہ دار شکر و چارہ سپہ دار کی
و ناچار سپہ دار کی اسپہ دار

یہ پیری مجھ یا کے شوہر کو پھارو | بن باپ کے بچوں کی مگر جان بچا دو

۱۲۸

تیمور بن سید شکر کو مین نیار
سپہ دار شکر و چارہ سپہ دار کی
و ناچار سپہ دار کی اسپہ دار

یان رولی تھی شیرین و بان بیونکا بگاتھا | نامعش برین نام شاہ شہس راتھا

۱۲۹

تیمور بن سید شکر کو مین نیار
سپہ دار شکر و چارہ سپہ دار کی
و ناچار سپہ دار کی اسپہ دار

منصف ہو تو دعویٰ کرے لاف لانی کا | اسکے ہرے نام یہ شیرین سمعی کا

<p>۱۱۱ اسے ہرگز نہ پہنچے نہ لکھو نہ نشان اسے ہرگز نہ پہنچے نہ لکھو نہ نشان اسے ہرگز نہ پہنچے نہ لکھو نہ نشان</p>	<p>۱۱۲ کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے</p>	<p>۱۱۳ آگاہ نہ بیان ہوا کہ یک شب آگاہ نہ بیان ہوا کہ یک شب آگاہ نہ بیان ہوا کہ یک شب</p>
<p>۱۱۴ آتش مار ڈالیں سپہ شام کو آتش مار ڈالیں سپہ شام کو آتش مار ڈالیں سپہ شام کو</p>	<p>۱۱۵ تھی کیا پرچی سے جگر نور نظر کا تھی کیا پرچی سے جگر نور نظر کا تھی کیا پرچی سے جگر نور نظر کا</p>	<p>۱۱۶ فرزند نبی ارخت کمن مانگ رہا ہی فرزند نبی ارخت کمن مانگ رہا ہی فرزند نبی ارخت کمن مانگ رہا ہی</p>
<p>۱۱۷ انگریزوں کی تڑپت تڑپت انگریزوں کی تڑپت تڑپت انگریزوں کی تڑپت تڑپت</p>	<p>۱۱۸ کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے کیا ہے تم جو ہرگز نہ پہنچے</p>	<p>۱۱۹ تھی یہ ہیں کہ تفسیر اس کا تھی یہ ہیں کہ تفسیر اس کا تھی یہ ہیں کہ تفسیر اس کا</p>
<p>۱۲۰ اس طرح مسافر کوئی لئے نہیں دیکھا اس طرح مسافر کوئی لئے نہیں دیکھا اس طرح مسافر کوئی لئے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۲۱ ریشہ کو وہ روئی صدائی جو بارو ریشہ کو وہ روئی صدائی جو بارو ریشہ کو وہ روئی صدائی جو بارو</p>	<p>۱۲۲ حکم سلاطین سے بھی مل نہیں سکتا حکم سلاطین سے بھی مل نہیں سکتا حکم سلاطین سے بھی مل نہیں سکتا</p>
<p>۱۲۳ دل درد سے یہ سزا کا تھا نہیں دل درد سے یہ سزا کا تھا نہیں دل درد سے یہ سزا کا تھا نہیں</p>	<p>۱۲۴ مرنے کو یہ جانے نہ ہوا مرنے کو یہ جانے نہ ہوا مرنے کو یہ جانے نہ ہوا</p>	<p>۱۲۵ اور تھی تہا تہا تہا تہا اور تھی تہا تہا تہا تہا اور تھی تہا تہا تہا تہا</p>
<p>۱۲۶ سید ابو علی آہ سو سو اس نہیں ہے سید ابو علی آہ سو سو اس نہیں ہے سید ابو علی آہ سو سو اس نہیں ہے</p>	<p>۱۲۷ زمین ہتھیہ وہ لڑائی کا کرینگے زمین ہتھیہ وہ لڑائی کا کرینگے زمین ہتھیہ وہ لڑائی کا کرینگے</p>	<p>۱۲۸ سبھی شیبہ ہر جہان گذران کا سبھی شیبہ ہر جہان گذران کا سبھی شیبہ ہر جہان گذران کا</p>

۱۰۰
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

۱۰۱
 ز منم سخن که در دین است
 ز منم سخن که در دین است
 ز منم سخن که در دین است
 ز منم سخن که در دین است

۱۰۲
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

گردش همه روز شید گوگرد و زین
 بی پیمان چهرتی بینم باز پسین هر

گویی تو گوی گاشن سستی سحر سے ہیں
 صیاد و گوئیل کی طرح ہوش اور ہے ہیں

وان سورہ میں اک زیر ہر بیان شان جان
 یان زیر نہیں پشت ہا تائید خدا ہے

۱۰۳
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

۱۰۴
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

۱۰۵
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

برجائیش خود برق کو پر کا لوجی جل کر
 بہ جائیے توار و کو جو پھی پھل کر

تیشین ہیں نیامو فین مکر اب نہیں ہر
 ماوک ہیں بی چلو سے پر تاب نہیں ہر

لڑنا نہیں کچھ ذہن کوئی خاک روچکا
 رن چو گا رہن ہو گا وہ رن کج پر ٹیگا

۱۰۶
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

۱۰۷
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

۱۰۸
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید
 کس است که با تو سخن می گوید

بجائی کی تریا اور کک کج کجان ہے
 دن بن کو شرف نفل کجا درین تمان ہے

پہلی تو ہر اک اوٹ میں مگر گا کمان ہے
 مینا می مگر ویدہ مر م سے روان ہے

لڑنا نہیں وہ پیش عذاب پر تو لہو میں
 اب اونجا بھگتتا ہو جو اعمال کی زمین

<p>۳۱ بول کر سکر دیو بول بقیع کا پتہ وسواس جی پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۲ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۳ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
---	---	---

<p>ایسا کوئی حیدر کو گھرانے میں نہیں ہو حضرت سادو الغم زمانہ میں نہیں ہو</p>	<p>یہ صوبہ پکنس رخ گل رنگ پڑا ہو یا تختہ الماس پہ پا قوت جڑا ہے</p>	<p>روضہ کو ہمیں کے غراخانہ کرونگا رورو کرو میں ماتم اکبر میں مرونگا</p>
---	--	--

<p>۳۴ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۵ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۶ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
---	---	---

<p>پریون کو کہا بادباری نظر آئی سراج سلیمان کی سواری نظر آئی</p>	<p>استادہ ہوا خسرو جوہور کو لگے ناری نے قیام لگے کیا نور کو لگے</p>	<p>التقدیر روشن و تمیر کا میں جو ہون محمود امام اپنا بی فاطمہ تو ہون</p>
---	--	---

<p>۳۷ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۸ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۳۹ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
---	---	---

<p>یا شاہ و جنت کہہ کرو شکریہ چھینکے ہم کیا ہیں فرشتوں سے ہمارے رنگے</p>	<p>یہ کیا جواب بند کرو نکالیں ہانکوں امت کیلئے حشر میں کھولوں گے رانکوں</p>	<p>ہی ہر جان نیر کا تالاب کا پانی حضرت کے لیے خیر ہے آب کا پانی</p>
---	--	--

<p>۱۳۱ کبھی کبھی سب سے بڑا کبھی کبھی سب سے بڑا کبھی کبھی سب سے بڑا</p>	<p>۱۳۲ چلائی کہ حضرت نے بھی کسی کو بسکون دے تھے بلکہ صاحبزادہ شیخ ابو الفضل کو بڑا بڑا</p>	<p>۱۳۳ اور تو نے نہ تو میں نے نہ وہ تو میں نے بھی نہ تو میں نے نہ تو میں نے بھی نہ تو میں نے</p>
<p>بچو کی رفاقت بھی نہ لی ہاں کہ میں تھا علی اصغر کو سنا کے کہ میں</p>	<p>بی بی کو تو پہلا تو میں سب سے بڑا حضرت آپہ کرو غور کہ تمہا ہر وطن میں</p>	<p>ماگو نہ کئی کوس تک فوج عین ہے جز قبر کہیں جائیگی اب نہ نہیں ہے</p>
<p>۱۳۴ یہ قافا سب سے بڑا یہ قافا سب سے بڑا یہ قافا سب سے بڑا</p>	<p>۱۳۵ کیا کوئی بارود مارا ہو چکی کیا کوئی بارود مارا ہو چکی کیا کوئی بارود مارا ہو چکی</p>	<p>۱۳۶ جاؤں جہاں تو جاؤں جہاں جاؤں جہاں تو جاؤں جہاں جاؤں جہاں تو جاؤں جہاں</p>
<p>جب شہزادین فوج کے میں نہ کرنا خیر کے تھے بھائی کو بھی میں نہ کرنا</p>	<p>اب حال نا پونو گلیے غیر ہو میرا ماگو یہ دعا خاتمہ با کھیر ہو میرا</p>	<p>ایسے نہیں بچھڑے کہ عین قبر ہی سے تا حشر نہ اب ہوگی ملاقات کسی سے</p>
<p>۱۳۷ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۳۸ اب کہہ کر کہہ کر کہہ کر اب کہہ کر کہہ کر کہہ کر اب کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۳۹ اور وہ عین عین عین اور وہ عین عین عین اور وہ عین عین عین</p>
<p>عصہ شہزادان کا بھلا دیو پیرت امان کو کھل پھر کبھی پیرت</p>	<p>ماقمہ دو نہ کھل دو نہ پانی نہ خزا دو لیجا کے ہمیں تاکہ روضہ پہ پھا دو</p>	<p>رونا تھا قیامت حرم زار و حزمین کا اس وقت خزانہ تھا جسے شہزادین کا</p>

۱۳۳
راہ پتہ کی کوئی بات نہیں کیا
جو کہ سب سے پہلے ہی میں کیا
مگر جو سدا و قدا میں میں کیا
مگر جو پیش قدمی میں میں کیا

۱۳۴
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا

۱۳۵
وہ میدان کوئی نہیں کیا
وہ میدان کوئی نہیں کیا
وہ میدان کوئی نہیں کیا
وہ میدان کوئی نہیں کیا

۱۳۶
یا یہی حقیقت نہیں برکونہ دینگے
دکھلا کے بہا دینگے مگر کونہ دینگے

۱۳۷
تہا یہ نہ سب کو ٹاپڑن چاڑھو
ایک ایک لٹے حیدر صفر رکھو

۱۳۸
تھما ہا دو ہفتہ گرس سے گل آیا
ٹھاوس خیابان چین سے گل آیا

۱۳۹
ہر اک شاہ نوہا لیتے ہیں
مہاں پر دریا لیتے ہیں
مجموعہ مہاں کو لیتے ہیں
مجموعہ مہاں کو لیتے ہیں

۱۴۰
یہاں نہ ظالم لکھا ہے
مطلب یہی ہے کہ
ناگاہ کجوزن
ناگاہ کجوزن

۱۴۱
طوفان تہاں لکھا ہے
یہاں نہ ظالم لکھا ہے
مطلب یہی ہے کہ
ناگاہ کجوزن

۱۴۲
مشرین رسول دوسرے بھی کہتا
وہی ہے کہاں خدا سے بھی یہ کہتا

۱۴۳
دل کہتا تھا رحم آیا نہ اپنے تن سپر
نامہ روچکا پھر مشہر مردان کے سپر

۱۴۴
خالی جو ہو اسیاں تو لے تھے تو خف کے
مہر سناپ رکھو لٹا تھا خان لکھنؤ کے

۱۴۵
مردوں کو کھل کر بھی کس لکھا ہے
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا

۱۴۶
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا

۱۴۷
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا
تو یہ کہ تباہی توئی کرنا

۱۴۸
پا ہوں تو بھی عرق تیرے بدن جہاں ہو
وارہ مہر خون کو تر کاروان ہو

۱۴۹
تھا مہر کہ جو خان حیر کے سپر سے
تھے تھو شجاعو کو ہرن جان کہ سپر سے

۱۵۰
باہر جو ہو فیسیان کو گل تھو یا جل کے
مروانہ دلہن تھی جو جملہ سے گل کے

صنعت
 بیخاستن است نشانی از شکر
 رساند و در دو فلک از سفر بین تو
 نشانی بود و برای کاین بین قرار
 نشانی بود از اجلی است که در دو عالم

صنعت
 که در فرزند است نشانی از شکر
 رساند و در دو فلک از سفر بین تو
 نشانی بود و برای کاین بین قرار
 نشانی بود از اجلی است که در دو عالم

صنعت
 بیخاستن است نشانی از شکر
 رساند و در دو فلک از سفر بین تو
 نشانی بود و برای کاین بین قرار
 نشانی بود از اجلی است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

صنعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

نعت
 بدی گویا که در دو عالم
 است که در دو عالم
 است که در دو عالم

<p>۱۱۱</p> <p>ایمان است که در حق تعالی است و هر که ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی</p>	<p>۱۱۲</p> <p>بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار</p>	<p>۱۱۳</p> <p>ایمان است که در حق تعالی است و هر که ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی</p>
<p>۱۱۴</p> <p>دسته بود لک جانی بر آگ بدین شعله غضب حق که بر آرد که بدین</p>	<p>۱۱۵</p> <p>سکه کالمون صفت یا چال کا عالم تھا ابرو و خوشی سرین بسو چال کا عالم</p>	<p>۱۱۶</p> <p>سن او کا کھنا تھا جو دلیرانہ بر صحت منہ کی وہی کھاتا تھا جو منہ کی چر صحت</p>
<p>۱۱۷</p> <p>عالم است که در حق تعالی است و هر که ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی</p>	<p>۱۱۸</p> <p>بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار</p>	<p>۱۱۹</p> <p>ایمان است که در حق تعالی است و هر که ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی</p>
<p>۱۲۰</p> <p>بفرمایند فصل تھا ممل تن سرین و مگر لڑا تھا خاک پر سقم سقرین</p>	<p>۱۲۱</p> <p>دو تودہ ہیر و مکادہ پلہ بول کا کھا کا لہو اجگل ہو دہ لشک کے نشانہ</p>	<p>۱۲۲</p> <p>برعت میں جو یہ فعل در آتش نظر آیا خوشی ہر سہی بہاب بر آتش نظر آیا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار</p>	<p>۱۲۴</p> <p>بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار بگویند که حق تعالی بزرگوار است و هر که حق تعالی را بزرگوار</p>	<p>۱۲۵</p> <p>ایمان است که در حق تعالی است و هر که ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی بگذرد و ایمان را در حق تعالی</p>
<p>۱۲۶</p> <p>اس بیچ کی سارے کار میں من جو گذر تھا تیرہ میں کی جو بھی گردن یہ نہ ستر تھا</p>	<p>۱۲۷</p> <p>کب دیکھو میں صورت سیف و دست ہاں موت نظر آئے تو یہ بھی نظر آئے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جادو تھا لہجہ از ولادت تھا گھوڑا چھل پل تھا چھوڑا تھا ملتا تھا گھوڑا</p>

۹۱۱
 عقل کو جان و صدق و سواد
 تیار روان تکلیب پر بولنگزاری
 تم کو قابل نیند کی عمر خاری
 چاہے کہ جوں پہ چوں کہ جان باری

۹۱۲
 بہت سچی تم سنی تھی گرفتار
 جو عطر ابا جان لوٹتے لوٹا
 اور غصہ کر جا کہ سر نہ کرے
 ہنسی کو سپر کر دیا غصہ منے لگا

۹۱۳
 اسی کو کہ اس کی اسات کون
 چھٹی سنی تھی کا فزیر حسن
 اور سرد ہوا باہر ک غصہ دیان کا
 اور وہی ہو لب لبیب کی ہو گلستان

۹۱۴
 دیکھو تو وہاں بائے بیداد طری بین
 تیغ کو کھا کر ہوئے جلا و طری بین

۹۱۵
 بولا کہ چچا جان پہ میرے دستم کر
 حاضر ہے ماسر مری گردن کو قلم کر

۹۱۶
 دم نکال کے سو کہ سو بہہ کیا ہی ہو
 سو دیکھو کہ سکتے ہیں چہارہ گیا ہی ہو

۹۱۷
 وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۱۸
 مگر وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۱۹
 وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۲۰
 لگے کانہین سینہ میں جبکہ مرادم ہے
 اس وقت چچا پاش جاؤں تو دستم ہے

۹۲۱
 فرمایا جو گزرو وہ گزراں دو بیٹا
 آتی پلا صبر کرو آنے دو بیٹا

۹۲۲
 ملے کو شہید ہو مری جان سدھا
 لیکن پہ غصہ ہے کہ پزار مان سدھا

۹۲۳
 وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۲۴
 وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۲۵
 وہی لاکر نیند میں چھوٹی جان
 لہو لہو کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان
 نہ نیند میں کھڑے ہیں لہو میں چھوٹی جان

۹۲۶
 سینہ سے لپٹ لگایا جمال ہی حضرت
 مٹھڑ دیا اور خون میدان لہو حضرت

۹۲۷
 کرو وہی گئی آہ شہید شہید کی
 تیرے لگی قبر میں حسن کی

۹۲۸
 برہمکر قدر اندازوں تو وہ لکھا باہر کو
 غریباں کیا سینے کو پہلو کو سگر کو

وہاں
 حضرت کو کہا میری موت ہو چکی ہے
 ادا خان نظر آئے ہیں مگر ان کو نظر نہ
 قطع نظر اسے مجھ کو جھوٹا نہ سمجھو
 سب کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چلے گئے

وہاں
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ میں نے
 وارہو کر ان کو دیکھا ہے
 وارہو کر ان کو دیکھا ہے

مگر ہمیں شہید نہیں حکم دغا ہے
 پوچھا مجھ اس دکھ میں خدا کو عزت ہے

انہی ہی پہل کو اذیت نہیں دیتے
 جلاؤڑپنے کی بھی اہست نہیں دیتے

زہرا اوہم پر نے کفن جو نہیں ہے
 تمہارا اپنا علی علی زہرا پوچھ رہے ہیں

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

وہاں
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

حیرت ہے جانیکو کہا جاتے ہیں حضرت
 پر حکم خدا لیکے بھی آتے ہیں حضرت

پھر جانے قتل ابھی پروا کریں ہم
 جا کر مدد شاہ سراوند را کریں ہم

کیون بھائی مفرین ہی عدہ تہا ہے
 لٹے پر لاء گناجھے لاکے وطن ہے

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

وہاں
 حضرت نے فرمایا کہ
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے
 پوچھا کہ تم کو کیا خبر ہے

تو لاکھ کی آئین میں اور اک اسکا گلا ہے
 پیارا تر سے پیار کیا گرفتار بلا ہے

یہ شوق مدد گاری شاہ و دوجہاں تھا
 رستو میں آئین سانس گلینا بھی گلن تھا

وارث رہی سید لکھن پوچھ رہے گھر میں
 کیا ہو گیا ہے یہی غضب تین پر میں

<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>
<p>وہ دھوپ کی آواز کی طرح پوچھو چشمیر سے باقاعدگی کی روح پوچھو</p>	<p>سرکھولے ہو نام سلطان من میں پر تو تیرے سر سے پٹے وارہو تو رن میں</p>	<p>لو میں میں تیرا وہ جس میں امین ہو جبریل تو ہو سدا تم خاک نشین ہو</p>
<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>
<p>دل سینے میں بٹا تھا بدن کا پتہ تھا بالین پر رہا کھڑا ناپ رہا تھا</p>	<p>سینے میں سنان جسمتو زبان مٹی ہوئی یہ سے بہن قبر سے مان مٹی ہوئی</p>	<p>جنت میں فرشتوں سے میل ہو تو میں آدم ہاتھ سے خوراک لیے رو تو میں آدم</p>
<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>	<p>تمام کتب و کتب تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز تقریباً ہر روز</p>
<p>کیا بعض تھا ہر کو شاہ مدنی سے تو نہیں چھڑکتے تیرے لک طعنہ زنی سے</p>	<p>ہر خون جراثیم کا تو مخلو طہ عرق میں پالایز میں ہر عظم ہے شفق میں</p>	<p>پتھر میں جگائے یہ انسان میں کیسے کافر بھی نہ ہو مٹی یہ مسلمان میں کیسے</p>

بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز

بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز

بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز
بکینش خلق سبکباز

اؤکه نوا چچی خلق پشت شاری
نیکو پر خالق باری کاکیا هر باری

جان تر کرتی بین قصاب چق قریانیکا
قطره آنت قریه سیکو ریا پانیکا

جلد وی چه سنگار لو خوش الی سنی
سینج در آب سنی شمرگ اک جاق سنی

افاق علی زمین
شومار ایل
شومار ایل
شومار ایل

افاق علی زمین
شومار ایل
شومار ایل
شومار ایل

افاق علی زمین
شومار ایل
شومار ایل
شومار ایل

شتر تانی هر که جمعه بو تو ناخیر کرده
جمعه کو وقت نماز اوسکو نیکویر کرده

اسکے سینہ پر چرخا ستر کلیا دکیو
جای آداب پیروعت بیجا دکیو

العطش کی تھی صد اخلق شہ نشان
پیس او مار زبان کاتے تھو زبان

شتر طایم ہے کہ کارو نہ دکھاؤ اوسکو
فج کر کیلے قضا سہ ڈراؤ اوسکو

شاہ اولو وہ سوشاؤ کم دکیو
وج ہو تو تھے حسین ایل حرم دکیو

شتر طایم ہے کہ کارو نہ دکھاؤ اوسکو
فج کر کیلے قضا سہ ڈراؤ اوسکو

شتر طایم ہے کہ کارو نہ دکھاؤ اوسکو
فج کر کیلے قضا سہ ڈراؤ اوسکو

شتر طایم ہے کہ کارو نہ دکھاؤ اوسکو
فج کر کیلے قضا سہ ڈراؤ اوسکو

شتر طایم ہے کہ کارو نہ دکھاؤ اوسکو
فج کر کیلے قضا سہ ڈراؤ اوسکو

صفت بائدہ کے روتھکے کھانے کو
 صفت بائدہ کے روتھکے کھانے کو
 صفت بائدہ کے روتھکے کھانے کو

پہنچنوں کو منہ اب لٹو کھایا نہیں جاتا | کیا حکم ہے گردون پہ تو آیا نہیں جاتا

تیا وطن بیہوش پیکر کے گھوٹان
 تیا وطن بیہوش پیکر کے گھوٹان
 تیا وطن بیہوش پیکر کے گھوٹان

اجسان خدا کا ہر یہ ہو حکم خدا کا | دو اسکے مجبوں کو تو باپنی بکا کا

کب تکو و پیر اور مضامین تباہین
 کب تکو و پیر اور مضامین تباہین
 کب تکو و پیر اور مضامین تباہین

دنیا میں اگر دولت عقبا ہو تو یہ ہے | باقی مے دل میں جو تمنا ہو تو یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

یا نور و منیر یعنی کاغذ میں پھول چاندی
یا انجمنیں وار کوئی قبر پہ بھلا دیتا

پس کرنا نہ در خوف الہی کرنا
تا زینہ کوئی سے تو شاہی کرنا

الباقی سارے جو کہتے کہ جاؤ زینت
ہاتھ اوتھا کر کہ اوطاسی بہاؤ زینت

اور ایسا فرنگ میں نہ چھوڑے
تو چھوڑے کہ یہ کہو کہو کہو
تیسرا سا وقت میں سب ہم کو
فائدہ وار ایوان کجا برہو وار

گنہگار کیسے کہتے ہیں
شہ زفر کیا کہ ان کیسے
نہیں تین تین تین تین تین

گناہگار کیسے کہتے ہیں
انہی تین تین تین تین تین
ان کا بارگاہی کہتے ہیں

ہمیں ہی بچان کو مے پانی ذرا سا دینا
اور اگر پانی نہ دینا تو دلا سا دینا

میں ملنا ہے اسے ہارو گناہگر کی بھی لگا
جتنی دیکھا جی ایذا اب اسی کو دگا

ہمیں ہی فکر تھیں در پہ بہن روئی جو
فاطمہ روک کو چادر کو گھری تھی جو

تو کس نے کہا کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے

تو کس نے کہا کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے

تو کس نے کہا کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے
کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ یہ ہے

کل تک تھی مے سین کی وہ سوزی والی
اب وہی صاحب ماتم مری ہوئی والی

بے رودانی تو جی ناموس ہمیں کیلے
مازیانہ ہر وقتہ چاہدے نہ شرط کے کیلے

رود کو چلا کہ میدان میں آئی زینت
اور بھائی کو کہے ملنے نہ پانی زینت

۱۱۱
 اوجی کو قاتل چھوڑ دو وہ مال
 آؤ تیری اوجی کو کس طرح حلال
 دودھ کا ہونو تو کو آتا تھا شازہ رسول
 کفر کا کچھ بھی بچتا تھا تو کال

۱۱۲
 اسی شہزاد کی شہادت کا ٹیٹا
 شہزاد بھی ہوا جب وہ قاتل بچا
 اوجی ہو گیا کسی دفعہ شہزاد
 بیچ میں آج تک کھڑا ہے

۱۱۳
 اوجی کہہ نہ چکا تھا سپر شاہ نجف
 سوزا ایل جفا کو کس طرح کین
 سید لارو کو اور ایل شہزاد کو
 اگر جبار دیکھ لیں کس طرح

ان کا دل اوسکا اشار کو کچھ لیتا تھا
 دودھ کی ہوتی تھی خواہش وہ رو دیتا تھا

دیکھ کے زمین کو آہ دیکھا کرتے تھے
 اہ کرتے تھے اور آست کی ٹھاکرتے تھے

ہو کے پیش گری جیت دین گھوڑا ہے
 ساتھی کو دیر اشرعین گھوڑا ہے

۱۱۴
 یہ سب جرات منگنا تھا علی شہزاد کا
 کئی لاکھ مال نہ تھا علی شہزاد کا
 جھوٹا قندھسا جھوٹا تھا علی شہزاد کا
 دودھ پیاجی بچتا تھا علی شہزاد کا

۱۱۵
 ایک جان کا کھوڑا علی شہزاد کا
 پیاسی تھی وہی اوجی علی شہزاد کا
 نہ کوئی نہ دیکھو علی شہزاد کا
 ہر طرف عالم تو کھوڑا علی شہزاد کا

۱۱۶
 کیا قصیدے تھے شاہ کو وہ اوجی شہزاد کا
 بیچ اس اوجی تھے شہزاد کا
 بڑا دلچسپ قصیدہ تھا علی شہزاد کا
 شہزاد کو کچھ بھی بچتا تھا علی شہزاد کا

نہ سومان باچا بھی نام نہ اکبار لیا
 بے زبان کچھ کو پر صر ملنے مار لیا

اپنے رتبہ کا کسی کو نہ شناسا دیکھا
 دیکھا پیاسے جسے خون کا پیاسا دیکھا

سین اور یامین مے بعد کچھ رہنا ہے
 کچھ کچھ اپنی پیٹھوں کے لپکھنا ہے

۱۱۷
 بی بی کو دیکھو بی بی کی لاش
 لاش کی بی بی کی لاش کی لاش
 پوچھا کہ لاش کی لاش کی لاش
 وہی کیا کہی لاش کی لاش کی لاش

۱۱۸
 بی بی کی لاش کی لاش کی لاش
 لاش کی لاش کی لاش کی لاش
 لاش کی لاش کی لاش کی لاش
 لاش کی لاش کی لاش کی لاش

۱۱۹
 تم دو دن لگ کر اسے کرا لیا
 شہزاد لاکھ بھلا کر کے اسے کرا لیا
 کھانسی کو کرا لیا
 قلبہ لاش لاش لاش لاش لاش

ہنسلیوں لاکھ اور چھ مینے والا
 اسے بن پانی بول دودھ کپینے والا

اب کوئی پیاسوں میں ہی زمین میں پڑا
 چاہو پانی دو کچھ چاہو نہ دو پیاسوں

اور اتنا تو مری روح پر احسان کرنا
 دیکھو سیدانیوں کو سر کو نہ مریاں کرنا

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

موسیقی پر زمین نرسد قاتلے ہیں
آج دنیا سحر سپین بن علی جاتے ہیں

ہو یہ وہ وقت کہ یہاں طغیانی ریشہ
شہ کو ہر انگری پوشاک پہنائی ریشہ

آج مشکل میں گل قاطعہ شہزاد ہو
آج ناب شہِ ظلم سے سچا ہو

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

ہو یہ وہ صبح کہ مرے کو جاتے ہیں حسین
اے لوگو! آل سپہر کہ سناتے ہیں حسین

دیکھ کر میری کاسمہ سینہ پھٹا جانا
شہر ملعون کے طمانچو کا خیال آنا

آج برباد ہو رہے ہیں کمانی ہوتی
آج پانی پہ ہو گیا سوکھ لانی ہوتی

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

آج میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند
میرا روزگار بدست خداوند

ہو یہ وہ صبح کہ رگوشہ دین جاتے ہیں
ہاتھ پر گڑے ہو کر سچا کو بھجاتے ہیں

اب رضا بیٹو کو گرفتاری ہیں تی ہیں
تہ پہ ہو جائیو صدقہ قسم دیتی ہیں

آج سیدائین تھی شہ دین ہو تو ہیں
ایز عموار و کوا بشونہ کھڑے رو تو ہیں

۱۲۴
 جلد مگر کاٹ لیا ملے اسی ملے اسی
 منجے پانی نیو پی ملے اسی ملے اسی
 بیچ بیچا ہی کیا ملے اسی ملے اسی
 اچھے خر خرین کھچکے کسی بھائی سے
 کچھ ہو حیثیت کجی کی آپے مان سے

۱۲۵
 جی تم کتنے سیکھتے سب دار ہیں
 بن کر اچھے بچوں کی ہے شہنشاہ دار ہیں
 لیکن اب علم سے اعدا کے ہرنا چار ہیں
 فوج جاتی ہے سوسے الی پتھر بھائی
 وارثی الی کی کی کر وا اور کچھ بھائی

۱۲۶
 غلو بھائی کہ لعینوں اور کھاکو رہوار
 اور غلو بھائی کہ گئی تھیں دین فوج اکتار
 اور غلو بھائی کہ تو بیخ ہے بیٹیا بھار
 یون بہن بھائی ہے وقت میں کہ چھوڑیں
 اور غلو بھائی کہ صاحب غلو رہیں
 بھائی صاحب غلو رہیں

۱۲۷
 اور غلو بھائی کہ کایو سارا
 اور غلو بھائی کہ سیکھتے کھانچو مارا
 اور غلو بھائی کہ فرشتوں کا بوا دل پارا
 اور غلو بھائی کہ نہیں خامہ کو دم کا یادا
 اور غلو بھائی کہ ہے غن کی تو تیرے
 اور غلو بھائی کہ ہے غن کی تو تیرے

۱۷۱
 کھنڈی خاک میں شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۷۲
 آج کو مار کے جو میر سے سرھاڑے
 گیا جھجھ سوک کچڑ ہو پھانڑے
 آج کو مار کے جو میر سے سرھاڑے
 گیا جھجھ سوک کچڑ ہو پھانڑے

۱۷۳
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۷۴
 اب فطرت نبی برتا ہے کو باران
 آج دو ماہ میں جہاں زمین پر باران طوفان
 پڑی ہے آج اس آتش میں اور شہر میں پڑی ہے آج
 پڑی ہے آج اس آتش میں اور شہر میں پڑی ہے آج

۱۷۵
 پاپ کو مار کے جو میر سے سرھاڑے
 گیا جھجھ سوک کچڑ ہو پھانڑے
 پاپ کو مار کے جو میر سے سرھاڑے
 گیا جھجھ سوک کچڑ ہو پھانڑے

۱۷۶
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۷۷
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم

۱۷۸
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم

۱۷۹
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم
 ہم بی فاطمہ سادات بن تراق بن ہم
 ہم عزم صاف نہیں تم سرگرمان بن ہم

۱۸۰
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی

۱۸۱
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی

۱۸۲
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی
 بولین زمین کہ کہنہ کیا میرا کار کاہی
 اس کوست مارویہ مارا ہوا آزار کاہی

۱۸۳
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۸۴
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۸۵
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۸۶
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۸۷
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

۱۸۸
 شہنشاہ کی شاہی ہے آج
 بیخ پر سامے پرند و کونو تباہی ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج
 کج بنی بے باک کی جہنم کی جگہ ہے آج

پانچ
 ہر وقت کہتا ہوں کہ میں نے اپنے لیے
 کچھ نہیں کیا ہے، بس اللہ نے
 میری زندگی میں کئی کئی
 نعمتیں بھیجی ہیں، میں نے
 ان سے کچھ بھی نہیں لیا ہے۔

چھ
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

ساتھ
 ہر وقت کہتا ہوں کہ میں نے اپنے لیے
 کچھ نہیں کیا ہے، بس اللہ نے
 میری زندگی میں کئی کئی
 نعمتیں بھیجی ہیں، میں نے
 ان سے کچھ بھی نہیں لیا ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں
 لاشعور کر رہا ہوں، اپنی آرزوئی چیزوں
 کے لیے دعا کرتا ہوں۔

سور دریا میں خورشید سیاہی میں ہے
 کشتی آل نبی آج تباہی میں ہے

کف افسوس علیٰ غلہ میں مٹا ہوگا
 خنجر اب طلق پہ پیشیہ کے چٹا ہوگا

تین
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

چار
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

پانچ
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

لٹا ہوا حمار کا گلزار ہے آج
 بڑو وغش میں بڑا چاہتا ہے آج

آج عرق مصیبت ہو جاؤں حسین
 کشتی امت کی مگر پار لگاؤں حسین

یہ وہ وقت ہے کہ مجھ کو بھلا کر دے
 نیک انسانوں پر سوار ہوں، ہر دم چوتھین

چھ
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

ساتھ
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

آٹھ
 میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا ہے،
 بس اللہ نے میری زندگی میں
 کئی کئی نعمتیں بھیجی ہیں،
 میں نے ان سے کچھ بھی نہیں
 لیا ہے۔

حاکم پر عرض منظم بھی گرا چاہتا ہے
 شہر مظلوم کے سینہ پہ چڑھا چاہتا ہے

پس فاطمہ پر چیکہ پڑی آفت تھی
 یہی دن تھا یہی تاریخ نہری ساعت تھی

روئے میں حور و ملک فاطمہ کو جانی کو
 شیراب آتا ہے لاشون کی نگہبانی کو

۴۴
 تمام کتب جاہلیہ میں جو کتب اور کتب
 جاہلیہ تھیں ان میں سے جو کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 بجز اور ان کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 اور ان کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 حل شکل کو یہ اندر میں آئے بیٹا
 ملوق ہنڈو نہ چلنے وہ اٹھا بیٹا

۴۴
 لرزین ماش تہنشاہ مدینہ آئی
 خون بھر کرتا کہانے ہو سکندری

۴۴
 محبت کوئی اس درجہ بھلا کرتا ہے
 کہے ہنسا جی نہ بولے کہہ کیا کرتا ہے

۴۴
 ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 لاش کو نہ ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 ایک مظلوم نظر بند تھا ہے پروین
 شہر شہر کا بکرا گیا زخم پروین

۴۴
 آپ کے سینہ پر ظالم جو چڑھا ہے بابا
 اسے زخمی مرے کانوں کو کیا ہے بابا

۴۴
 اپنے دل سے نہ سکندری کو بھلانا بابا
 قید میں روزے خواہین آنا بابا

۴۴
 ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 لاش کو نہ ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 ہنڈو اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب
 اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب اور کتب

۴۴
 لاشراب وارثوں کو خاکے دکھاؤ انکو
 چہرین روئے میں نہیں بھی زلاؤ انکو

۴۴
 سہل مت جان سکندریہ کارانا ظالم
 بھول جائیگا غریبوں کا ستا نا ظالم

۴۴
 عرض کرتے سے کہ اب مقصد راجا نہیں
 یا علی چپوڑ کے دتیر اکھان باؤ نہیں

جلد دوم

<p>۱۰۰ لیجان طاق میں گزرا نہ تھی کوئی سنی چھتیاں جو آئی جب گیا پودہ پودہ جو ہے غیر خار تو سبسا خاک کے ٹکڑے کہہ دیتے تو غلط کا ہوتا</p>	<p>۱۰۱ ہاں وہ کہہ کر تھک گیا بولا بجا تھا جو چھتیاں بھی گھپے غمزدار لپہ جو رخا ہوسر صومالی گزرا نہ تھا لولو طاق موجود ہے کہہ دو تو اس طرح</p>	<p>۱۰۲ لہو کے کاغذیں گرا گیا ایک لہو لہو بنی لہو کی شام کو کہے پڑ گیا اسکا بیاباں پوچھو پوچھو لہو راہ لہو گنگ مایا کہہ چلا دو تو پڑ گیا</p>
<p>۱۰۳ دکھ سہو قید رہو نالہ و فریاد کرو لگے گو یوں کو جہنم سے پرآزاد کرو</p>	<p>۱۰۴ بیڑیاں مجھ کو پہناؤ تو قدم حاضر ہیں غمزدگسں ناگیا ہر طرح سے ہم حاضر ہیں</p>	<p>۱۰۵ قتل فرزند کو یہ ہونے نہیں دیو گیا طوق عابدی اسی خوش ہو چہن دیو گیا</p>
<p>۱۰۶ گھٹ پڑے ہو تو جاو بھنگ واد کہہ نہ نظر جانے لگے کہ نہ تھا طوق زخیر پڑے ہو تو کیا یہی جابجا مینجس روز کا شوق تھا داند کراں</p>	<p>۱۰۷ اسی چاؤ تو پڑے ہو بھنگ واد آئی جو روح حسین جان طاق آواز سے نایب و بیکس سے سرانجام ہوا خالق سے کہ لہو جو طاق آواز</p>	<p>۱۰۸ گم نہ کر دن جاوے تو لہو تنگ وادھا اور باو فرسہ سنگار نواز دیو گیا آجین کی زبان سے کہو جان طاق وہ بیکنا وہ پڑے پناہ چلنا اور ساگا</p>
<p>۱۰۹ قید سے آسا سر اسیر نہیں ہوتا ہوں مگر سر دیکھ کے مان بہنوں کو میں دتا ہوں</p>	<p>۱۱۰ ہاتھ کیوں اپنے بندھا نہیں کر لیتے سنگاری آئی جو بیٹا تری بیت کیلے</p>	<p>۱۱۱ باپ کو سامنے بیٹے پاس ہونے لگا وہ اوہم ہونے لگا باپ اوہم ہونے لگا</p>
<p>۱۱۲ پڑے ہو تو پوچھو کہ نہیں پوچھا تھکے سر دہی سے نہ آئی ہوا ویا تھی اسوقت پیچھا کر رہا کہ لہو آئی اسوقت پیچھا کر رہا کہ لہو</p>	<p>۱۱۳ پوچھو کہہ کر کھا کر کھا کر کھا کر تھے اس وقت پوچھو کہ لہو کا لہو پڑے ہو تو پوچھو کہ نہیں پوچھا تھکے سر دہی سے نہ آئی ہوا ویا</p>	<p>۱۱۴ جس جلاوڑ کا تھا نہیں کاگا تھے پوچھو کہ لہو کا لہو اور تڑکا سجاو کہو کہ لہو نہ پوچھو کہ لہو کا لہو</p>
<p>۱۱۵ تھکے سر دہی سے نہ آئی ہوا ویا تھی اسوقت پیچھا کر رہا کہ لہو</p>	<p>۱۱۶ کیوں مصیبت میں لہو پوچھو کہ لہو تھکے سر دہی سے نہ آئی ہوا ویا</p>	<p>۱۱۷ غمزداب لہو بھی دپیش جو تو لایو گیا قتل یہ نازوں کا پالا اسی جو بنا لایو گیا</p>

<p>۱۰ سر سبز ہزار بجلیں جیوان کا ہر بیت غزا قطعہ سبز باغ جنان کا فارہ چھپے گا کہ تو زبانی دیوان کا کلمہ پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر</p>	<p>۱۱ جان جو گیا عشق میں تو کیا تھا مشتاق بنی کے لب لہو کا خدا تھا نہ تیرے سخن کی سیڑھی نہ سونو نہ مینے نہ پیرا نہ تیرے سخن کی سیڑھی نہ سونو نہ مینے نہ پیرا</p>	<p>۱۲ سبوت سلامت کی پوری کواک اور اس سے ہر قسم کے ہر اور ایک گم سے وہ مدینہ کو چاہا ہر اور ایک کشت کا تیرے زبان کی</p>
<p>۱۳ وہ کوئی رسول خیزل خط زبان تیرے فیضان عرب آید عرفان شیرازہ جلیب ملک غالب قرآن استاد بیتان انزل آئیب یزدان</p>	<p>۱۴ سلطان کلام فصحا ہے سخن انجلی ہر تر تیرے قرآن میں کادین انجلی انوار الہی کا سبب شرف بدین انجلی گل دفتر نام ہر ایک خورقن انجلی</p>	<p>۱۵ پھر غریب کی بندہ کا تو پیر انجلی عاری و تیرے نصیحت سے زبان جو اور اقد نصیحت کا نہ سبب نہ تو ان جو اور شرف سبب سابق عمر و ان جو</p>
<p>۱۶ جانے وہ شرف انکا جو قرآن کو جانے قرآن سوال انھیں بھیجا ہے خدا نے</p>	<p>۱۷ ہر فخر رسولان سلف ذات انھیں کی رکھتی ہو دو عالم پہ شرف بات انھیں کی</p>	<p>۱۸ امید زبان قطع ہو خوبی بیان سے و نہ انہیں دانستو کہ بدائع زبان سے</p>
<p>۱۹ سب حال ہر آئینہ دل خیر امم پر دو نقطہ کو مانند دو عالم میں قدم پر</p>	<p>۲۰ قبلہ کی خبر تھی نہ اسے عیش و طرب میں پر اپنی جماعت کا وہ قبلہ تھا عرب میں</p>	<p>۲۱ پیر میں پڑھوں صاف سبق علم و سزا کا طالب ہوں میں میں کیا کے عوض نوزو ناما</p>

زیبا بی

مہل جسے آقا کی حضوری ہو جا

عصیان کنی تیرگی تو دوسری ہو جا

لے وصل سے عجب زور عسین

ناری بھی بیان آئے تو دوسری ہو جا

زیبا بی

اسان نہیں گزیم غرابین آئے

آئے تو پیاہ مصطفائین آئے

گر عی ہی کے دن تج کو شکاری خاطر

شہ پیر وطن کر بلا بین آئے

زیبا بی

تعم بن بیان روتا ہو

م فر گنہ اسکے خدا دھوتا ہو

پا بے حدیثیوں کر یہ قطرہ اشک

م نام حرم بن کی دوا ہو جا ہو

زیبا بی

افسوس کی جو مالک کو تر ہو کے

بانی نہ دم فوج کی شکر ہو کے

بان چا پور تظہیر کی ہو جو مختار

دوا سر نہ نیشہ پو نہ چا پور ہو کے

۱۱۱
وہ بلاد آگ آؤ نہ وقت خرابی سے
سب نیکو ہو نہ نہ خرابی سے
یہ کوڑھا جو شاہ شہید کی بی بی کا ہے
نہ ہوا ہے نہ ہوا ہے نہ ہوا ہے

۱۱۲
ان وقت تو وقت سے کہ عساکر
گم گئی کیا بارہ دولت دروہ کی
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۱۳
پہلے شوش شینجا اور غزوات کتھا
کہ روز کر باجے اس اونچے
کہوں بی تو اور واقعہ سوانح
یوں یوں میں بی بی کی بی بی کی

۱۱۴
شیعوں نے پیر کو گمہ گویوں پر جد کے
م ہوئے فراخیم سے اللہ ائذ کے

۱۱۵
انکہ کا یہ سرمہ تھا نہ یہ طور کا سرمہ
آتا تھا آیا تھا شیعوں کہ فقط طور کا سرمہ

۱۱۶
سنہ کا شاہ اشتری غزل رسا ہے
اب مجھ پر لکھا خاندانہ پیر نسفا ہے

۱۱۷
یہ تو نہیں کیا تھی نہیں کیا
نہ کیا تھی کہ پیر و جہ سے ہمارے
یہ کیا تھی کہ تھی کہ تھی تھی تھی
یہ کیا تھی کہ تھی کہ تھی تھی تھی

۱۱۸
ان خاک کا سرمہ جو بارہ کھین گویوں
مخافاتی ہے وہ پیر کو برباد
تھا خاک میں رقم خاطر تھی
بارہ ہوا کا جل رہی تھی تھی تھی

۱۱۹
کہ تبت میں کہو بی بی کی اور گفت
یہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے وہ تو ہے
پاکان کو اور انہ خضر خضر تھی تھی
ان کو پیر و انہ تھی تھی تھی تھی

۱۲۰
ہم کار برائی کو جاری ہوئے پید
ہم تعزیر داری کو جاری ہوئے پید

۱۲۱
ہر آنکھ کا مارہ سرمہ کامل نظر آیا
بچپن ہی میں فرق حق باطل نظر آیا

۱۲۲
یہ فوج فصاحت ہو جان حسن بیان
رہنا کچھ منصور ہیں جو کہ وہاں ہے

۱۲۳
آواز و فاطمہ پر آواز غناک
پیدا ہوئی تھی انہ تھی تھی تھی تھی
جو کچھ تھی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۲۴
ادارہ کو سرمہ سے سرمہ تو یہ آیا
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۲۵
وہ بولی میں انہ کبھی باطل تھی
خند و کز تھی تھی تھی تھی تھی
سکھائی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۲۶
لوش در کی وہ فترہ ہر مری نور نظر ہے
سرمہ بھی اسی خاک کا شظور نظر ہے

۱۲۷
اگر تو توانائی بھی ایک ایک گڑھی تھی
حیدر کی ولاہند کی کٹی بین تھی تھی

۱۲۸
سب لوڈیاں ہیں بی بی کو پس جہان میں
یہ پوچھا وہ مجھ خدمت خاتون جناح میں

۱۱۱

۱۱۱

۱۳۱
آرزو کیا خوشحالی کے لئے دعا کا
فراوانہ شکل نہیں پوچھنا کا
ہم ہیں سب وہ کہ بندہ متعلق ہونا
کس بقول کر ہو طلب ہر اکا

۱۳۲
یہ تیرہ نبی کو وائس الی قافانے
دشمن کیا کہ جو حضرت علی کا ہے
نبی علی خاتم کونفیات کی فضا ہے
در خیرہ کس گزرتے

۱۳۳
طالع جو بندہ کی فریب میں محرم
گر ہو نہ یہ زہر الی شہید عالم
بجز سہ میں ایک اس کو درخان کی
میں نہیں کھانے کھانے کی

جب عرش خراب گئے ہم اپنے مکان سے
کہیں حق فریبی باتیں اسی بندگی زبان سے

اسی ہو یہ گزارش اگر ترک ادب ہو
تو خدا دہر خیر نشانہ کا لقب ہو

فراؤ تو مادر نہ جسے شیر پلائے
بندہ ابھی آب دم شمشیر پلائے

۱۳۴
نئے زادہ کوں کا حسید کرار
بانہ سے بی نطق خدا کا شکر
بچان سے سوا کو چکر کردہ دنیا
اور نذر قصاصت میں ہمیشہ پنا

۱۳۵
تیرے گریبان ہو اور واقف انجام
بگسوں کے تیرے چہرے کا ماضی نام
بہرینے میں دل تھلا دیا کہ بی نام
طلب تھا کہ جس گریبان سے تیرا نام

۱۳۶
ان دنوں پہ کھشت زبان بے شکور
بیس تارہ چین منور ہوا پیرا
ارشا کر دیا یہ چہرہ تیرا کیجا
دینا سبک ہی جو کہ کون کیا

ماستھائی زبان فصحا دست خدا سے
اور نور نظر پایا پھر ہر کی دعا سے

مولو کو مگر شاہِ ولایت نے سنبھالا
ہاتھوں پہ نبوت کو امانت نہ سنبھالا

اک عدد وہ ہوگا کہ مر نام نہ لگے
شہیر کا سر یہ میں بے پیر کو دیکھ

۱۳۷
دشمن ہوں گھر کا کہ دشمن کی پیدا
فخرشہید کا بنفشہ اشرف کی پیدا
لو فادہ الی ہر ہر کی پیدا
آواز یہ ہفتی کی بار ہوں پیرا

۱۳۸
جو پیمانہ مہر نبی کے کتب کو
پوچھا کہ تیرا وہ سب حرف الی
تم اسکی ولادت سے کہ تیرا
کیا اس کو ہوا تو کچھ لگا لگا

۱۳۹
چال و چلن تیرا دیکھا حال
اس روز میں تیرا کو کچھ بوجا پایا
اک شہر میں تیری شہرہ تھا
کھڑے تھے تیرے تیرے کھڑے

شاہ شہیدان کی عمر اشامین یہ لگی
دن یہ روز اہمیت کو شوم کو دگی

گر خدا دہر عترت اطہار نہیں ہے
اس طرح کی نبی مجھ درکار نہیں ہے

کیا کیا سے کتبہ کی مدارات کر لگی
زندہ ان میں یہ زمین بڑ کی ہلاکت کر لگی

<p>۳۳۳ سبقت حاصل کیا میں غور و فکر سے میں نے شہر میں اور کئی خانوں قیامت خدا کو قسمیں آراک علی کی ہونے مجھ میں اگر کچھ بڑا راست</p>	<p>۳۳۳ تو تھی تو تھی یہ اس کے وہ ان خلافت لیکن میں نے لگا کر کے جو وہ وقت خدا تھا کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر</p>	<p>۳۳۳ الفت طلاق تک جو دنیا میں نہ کرارہ کتاب میں نہیں کہ اور داخل باجہ قدرت میں کہ طے کی عام نہیں میں میں کہ لگا کر نہیں گاہ</p>
<p>۳۳۳ میر میرے پیسے کو سب اہل وطن لے بن گیا کافر سے حسین حسن لے</p>	<p>۳۳۳ یہ رنج کو اراکب معصوم کی خاطر یہ ظلم تھا پہلا شہِ مظلوم کی خاطر</p>	<p>۳۳۳ اشر نے وارث میں حیدر کا کیا دنیا کو طلاق اپنی بزرگون نے دیا</p>
<p>۳۳۳ فراق ہوئی سو گشت فراق کی تھا لڑائی ہی ہند کا سلطان کی تو ظفر سے کیا شہر و دولت میں تو نے نہ نہ صفا قصد کی دعا ہو</p>	<p>۳۳۳ کی تھی تو تھی یہ اس کے وہ ان خلافت لیکن میں نے لگا کر کے جو وہ وقت خدا تھا کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر</p>	<p>۳۳۳ تو تھی تو تھی یہ اس کے وہ ان خلافت لیکن میں نے لگا کر کے جو وہ وقت خدا تھا کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر</p>
<p>۳۳۳ ہند الی جو بان عقد شہر میں پچھلی صف ماتم پس ہند کے گھر میں</p>	<p>۳۳۳ یہ عقد نہ باعث ہو کسی بے ادبی کا کی نہ کہ میں ال میں شمال میں</p>	<p>۳۳۳ سایہ بھی ریا کا نہیں اس نور خدا میں سردی کا فقط حق کیلئے راہِ رضائیں</p>
<p>۳۳۳ انعام جو ہند میں شہر تھا صفا میں لے گیا کچھ کا پہلی کی تو تھی یہ اس کے وہ ان خلافت لیکن میں نے لگا کر کے جو وہ وقت خدا تھا کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر</p>	<p>۳۳۳ میر میرے پیسے کو سب اہل وطن لے بن گیا کافر سے حسین حسن لے</p>	<p>۳۳۳ تو تھی تو تھی یہ اس کے وہ ان خلافت لیکن میں نے لگا کر کے جو وہ وقت خدا تھا کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر کس نے لگا کر کے میں نے لگا کر</p>
<p>۳۳۳ اسکے دل تارک میں اس چاند کا یہ عقد ہوا محس کہ عقب میں</p>	<p>۳۳۳ شہر کو ہر نامہ دکھاتے تھے مولا اور شرم سے گردن کو جھکا لیتے تھو</p>	<p>۳۳۳ بیٹا ترا بس دشمن اولاد علی ہے ہے قاتل شہر پر ارشاد علی ہے</p>

۲۳۳
 مان تو تاملین کن ملک بین شکاری
 رخصت کیا بسم اندر جی ماوی دانی
 پیمانہ دیا پھر غصہ فتنہ یوری سی جباری
 کیم چلی عشق میں شریک برابری

۲۳۴
 مرزا نے لفظ عشق رسول میں لکھا
 فہرست اس سجادہ چچائی عطا کی
 اے صوفی ہوئی بندگی تو اقبال ساری
 فغان طبع کہ پش پش غیبی فدا کی

۲۳۵
 جا تا جا جو کھر سطرودہ درخ
 پتھر پتھر چرخ چرخ چرخ
 پتھر پتھر چرخ چرخ چرخ
 پتھر پتھر چرخ چرخ چرخ

۲۳۶
 وارد ہوئی خرتیا یہ تیرے وطن میں
 گھر سے جو زمین کی بازو تو خیر میں

۲۳۷
 شغل عمل نیک ہی صبح و سہا تھا
 سو یہ اثر تربیت خیر نشا تھا

۲۳۸
 سجادہ تو تھا صاحب تطہیر کی خاطر
 آنکھوں کو بچھاتی تھی یہ پیشہ کی خاطر

۲۳۹
 حاضر ہوئی تیری ہر طرف سے
 تیرے چہرے پر خاک دیدیکے انا نشان
 حضرت کو کس سورت اور لطف اور ان
 ہرگز نہ کیا سبب جان و سید نشان

۲۴۰
 دل انقدر تو فصاحت میں ہوا نام
 یہ ایک شرف خاص تھی ہے جی ناکام
 سو دیدہ و سنیچ کی کیا سلسلہ انجام

۲۴۱
 روبرو ہو کر سب کو سب کو سب کو
 فواریا ہے ہر جہ سے ہر جہ سے

۲۴۲
 معصومہ کو گھر لے آئے خوش کرم میں
 اس کہنے کے ہمراہ گئی ہند صرم میں

۲۴۳
 رہیں نگہ پاک ہوئی چشم ادب کی
 دکھلائی بجلی شدہ مظلوم لقب کی

۲۴۴
 میں باپ کی امت سے طلبگار و فاپولہ
 جو ہر سبب چون کا محب اسپہ فدا ہولہ

۲۴۵
 کیا آسماں از خوش تیری مصون ہو گیا
 مہر خانی تو لاکر کوئی مادی نوشتہ
 حضرت کی ماہوشی کو کہ لکھ لکھ
 تیری چہرے کے اقبال سے ہم غیب ہو گیا

۲۴۶
 بنیسی ہی بندگی کا نام کی
 کولانی وہ دلیل شہسوار کی
 ہر روز اندک جان کی ہی تو شکر کی
 ہوا از بندگی سے جہ جہ جہ جہ کی

۲۴۷
 احکام تو ہم سے اور الامام سے
 نفویض حسین میں آئی کی لطف و عطا سے
 ہوں بندگی سے شکر ہوا آل علی سے

۲۴۸
 سب لوہے تو پتھر تیری عنایات ہو رہے
 پہ ہند مری محسن سادات ہو رہے

۲۴۹
 آنکھیں رخ شعلہ پر دل زیر قلم تھا
 سر بند کا اخلاص کی محراب میں خم تھا

۲۵۰
 بھائی کی طرف بند کو جو پائی تھی زمین
 ہر بات پہ خلعت آہو پھانی تھی زمین

<p>۴۴۴ وہ بولے اور یہ تمہیں خود نظر ہے کچھ یاد رہی نہ تھی کچھ کوئی کچھ مشتاق ترا شام کے عالم کا لپیٹے نہیں ہو گیا کہ کچھ فاقہ و جانست ویر</p>	<p>۴۴۵ وہ خوش نشین و خوش نظر کا کچھ کہ کوئی خوش نشین تو نہیں تھی وہ غول تو نہیں تھی وہ خوش نہیں تھی کہ خوش نہیں تھی</p>	<p>۴۴۶ وہ زار ہے وہ گردن ارباب خدا کا اور نام خدا سچ ہے یہ دست خدا کا وہ حرف غلط لفظ غلط فرد غلط ہے</p>
<p>۴۴۷ یاد آج و مصیبت وہاں پیش خوشی ہو وان غربت شہمت یہاں فاقہ کشی ہو</p>	<p>۴۴۸ وہ غارتگری و غریب و غنا کا نام شیطان کا نام و سوزن صافا نام وہ درویشی و کسب زینت نام وہ دیرینہ کعبہ جو کفر نام</p>	<p>۴۴۹ وہ بے لبت و بے لبتی کا نام وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام</p>
<p>۴۴۸ بتلا و تمہیں کون بھلا در بخت ہے وہ ہند کا پوتا ہے یہ زہر کا خلف ہے</p>	<p>۴۵۰ وہ جہل میں جہل پریش میں ہی ہے وہ کل میں قارون یہ شہت میں غل ہے</p>	<p>۴۵۱ نخوت ہے اگر ملک پہ اس اہل جفا کو مجاتے ہیں بان و نون جان یک لگو</p>
<p>۴۵۱ وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام</p>	<p>۴۵۲ وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام</p>	<p>۴۵۳ وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام</p>
<p>۴۵۴ اب میل کسے دولت و تیاں طرف ہے کافی محو تازیت یہی فخر و شرف ہے</p>	<p>۴۵۵ یہ خیر ہے وہ شر ہے کلونی وہ بدی ہے وہ بے لبتی کا نام ہے وہ نام</p>	<p>۴۵۶ اللہ کا طرف ہے نہ ہمیشہ کا ادب ہے سادات کی لونڈی ہے یہ کیا فخر و غصبت ہے</p>

۱۴۴
یہ عالم اور این شکر لاک کے اوپر
نہیں ہوگا جو تک سید صلیب کا اوپر
پہنچے جس سے سوسہ ہر گل خاک کے اوپر

۱۴۵
یہ شکر نگار دین کے آئینے پہ عالم
کل سنگ کی ہوگا ترسینے پہ عالم
قارون کی طرح جو بول نہ کہے
مندان کو لب نہ کہے بچنے پہ عالم

۱۴۶
وہ ان کا کہ کو کھٹا خطیبہ سے ناگاہ
سینہ کر کے تیرے کس شکر سے
وہ ان جاگی حاکم نہ نہ نہ وہ نہ چاہے
نہیں سے روان کی کہ تیرے سے

۱۴۷
جو تیرے نظر کر نہ گمان ہیں نہ ملین ہیں
تجھ سے جو زبردست تیرے وہیر زمین ہیں

۱۴۸
بے ملک نہ اقبال نہ یہ مال ہر میگا
پرنا بہ ابد صدمہ اعمال ہر میگا

۱۴۹
جب ہوئے سوار پکا گدڑ راہ گدڑین
داخل یہ کرین ہند کو لاکر جسے گھرین

۱۵۰
میشیہ فاروقی قی عالم پہ بھولا
نہیں قیامت عمل غلام پہ بھولا
اور غم دور نہ کہہ اس پہ بھولا
انجام کو نہ دیکھے اس پہ بھولا

۱۵۱
یہ چوچا جو بیہوش کشو اسلام
حال سبوی اسید اور افش کشو اسلام
طالب ہوا اسطو بیہوش کشو اسلام
اور بند کر کے بیہوش کشو اسلام

۱۵۲
اگر تیرے نہ چلو چکر نام سے ناری
گوشتو دین سر راہ چوچو خوش باری
کھا جو کہ وہ ان بندگی آئی جو سواری
اگر ان فتنہ سواری پر گری فتنہ سواری

۱۵۳
یکساں نہیں رکھتا ہر فلک دور کسی کا
یاں آج ترا دور ہے کل اور کسی کا

۱۵۴
ہر نامہ و پیغام کا مضمون جدا تھا
یاں نام علی دل کے گلیں پہ کھدا تھا

۱۵۵
بولی کہ خبر دار جو کچھ بے ادبی کی
میں خادمہ ہوں سبط رسول کی

۱۵۶
یہ عالم غمخواران کی عورت کی وہ ہے
تیرے آکر کون کون لگا رہے
گو نہ بین سب قریب قریب حال کھلا رہے
نہیں فتنہ سواری اور لایقانی صاحب

۱۵۷
یہ جی و بی بی بلبل و متی ہوں کوئی نہ
نہ شوق کا دست تھا جو طبع نہ
تھی یہ طلاق اسکو وہی وقت نہ
خیرت کی زاریاں تیرے تھی

۱۵۸
یہ عین کی دو لہجے جو فتنہ سواری
نہیں سے زیادہ جو جانی کی تیرے
اقتلے سے جی بجز نہیں چاہتا یہ
جو عین میں آئی کرت ناموس تیرے

۱۵۹
جوہ گئے تھی میں بہ زندہ ہیں مرے تھے
تجھ کو بھی یونہی بعد سے یاد ہے تھے

۱۶۰
اس عشق میں جہر شن برائی ہو گیا
عاشق جو زلیخا ہو تو پوسف کی خطا کیا

۱۶۱
یا فاطمہ کہہ کہہ ایسی کو تو ان زمین پر
پھر عرش میں رہو زمین عرش میں پر

جمع
کار و دست و پند و اندرز
تو در دست کسور با علم شاد و زینت
نظر لال لال کسور
نیکو بوی گل و گلین

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

گل نمانه کجا قتل شہ تشہ کلوتے
سبز ہو ابالے کیے کلمح لال لموتے

مشریہ بیانا تالہ جنات و ملک سے
دنیا میں برستا ہوا لوگ فلک سے

کیون قتل وہ ہو گا کیا ہر خطا کی
کچھ کہہ کہ کوئی تقصیر امام دوسرا کی

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

تا گاہ مصلحتے گلگون نظر آیا
طبوس جو پینے تھی وہ پر خون نظر آیا

اس مصر کہ میں تیرا خزانہ ہوا خالی
ہلتی ہے زمین کس کو زمانہ ہوا خالی

اس کھنڈے تیرے میرے مراد ل کانہ پہا
کچھ مہل بڑا کی کہ مری ضد سے کہا

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

جمع
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر
تو تیر تیر تیر تیر

سبھی کہ بلا عرض سیدہ فام سے آتری
پرستی ہوئی وہ ناد علی بام سے آتری

انار یا کدین نام زمین جرح کس میں
اک روز نہ شمس و قمر آئے سحر کس میں

سدر جہ جو لو اپنے تصدق جو فدا ہے
ہلنا تو کہ نہ ہر اسے ذرا بت کچھ کیا ہے

۱۳۱
 نظر نگار در سلسلے کنارا
 آنقدر مارتی مچو نہکست و قدرارا
 دیکھا آون قدم حضرت زینب علیہا السلام
 دیکھا آون قدم حضرت زینب علیہا السلام

۱۳۲
 کئی کئی سیدیا حال شہر ابرار
 کئی کئی سالیں تھیں تو آون
 غرضی میں یہ کہہ چکا کہ آون
 کئی کئی سالیں تھیں تو آون

۱۳۳
 توڑی آون توڑی آون
 انکے ہاں آون توڑی آون
 توڑی آون توڑی آون
 انکے ہاں آون توڑی آون

۱۳۴
 امیدد پر خوف پاک کو دیکھا
 پترب کی طرف دیکھ کے افلاک کو دیکھا

۱۳۵
 سیدانیوں کے شوق زیارت میں دنگی
 پھر مشتک قبر میں تڑپا ہی کر دنگی

۱۳۶
 یہ وہم نہ تھا آسکو کہ لٹا کی زینب
 بھائی کا لہو نہ پھلے لٹا کی زینب

۱۳۷
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۳۸
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۳۹
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۴۰
 کانپا جگر ہں ظلم پہ یون شاہ ہدا کا
 جو ساتھ کیجے کہ ہا عرش خدا کا

۱۴۱
 وان دیکھو تو آل پیمبر کے حتم کو
 اس شان ہی دیکھا ہر نہ زینب کو دیکھو

۱۴۲
 آون کسی اور طرف وصیان لعین کا
 پہلے جو دیا حکم تو قتل شہر دین کا

۱۴۳
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۴۴
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۴۵
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے
 آون کیلئے آون کیلئے

۱۴۶
 تھا ہند کا احوال مگر سوگ نشین کا
 کلمہ تھا اسے نام جناب شہر دین کا

۱۴۷
 لکھا ہر کہ آون بھائی شوکت شان سے
 یہ وصیان تھا زلف بندھی گی سنان سے

۱۴۸
 لشکر تو پہلا شام سے شہر وطن سے
 عاشور کو قتل من چھٹا بھائی بہن سے

<p>۱۰۴ ایں بازار میں نہ کبھی جاوے ناموس حسینی کی جو بار بار انہو بازار و فخر خانہ جانے کو غازی کی برائیت تو ہوتے کیا</p>	<p>۱۰۳ کوئی تو وہ چہ چہ کہی گئی تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>	<p>۱۰۲ سیدہ ہونو تو نہیں تھی قابل تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>
<p>۱۰۵ تسہیر ہوئی گوچہ و بازار میں بازار سے اب جاتی ہے دربار میں تسہیر ہوئی گوچہ و بازار میں بازار سے اب جاتی ہے دربار میں</p>	<p>۱۰۶ تھا سقہ زرخوار ہے پیر کے سر پر کپڑا تھا شیشیر کی ہنسی کے سر پر تھا سقہ زرخوار ہے پیر کے سر پر کپڑا تھا شیشیر کی ہنسی کے سر پر</p>	<p>۱۰۷ سرنگہ ہنسی ہنسی امام بدنی ہے ہی ہونہ کو ہے افنی بدگنی ہے سرنگہ ہنسی ہنسی امام بدنی ہے ہی ہونہ کو ہے افنی بدگنی ہے</p>
<p>۱۰۸ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>	<p>۱۰۹ اور زہدہ دیا بندہ پیا پیا دیار کا سب حال ہوا بندہ پیا پیا اور زہدہ دیا بندہ پیا پیا دیار کا سب حال ہوا بندہ پیا پیا</p>	<p>۱۱۰ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>
<p>۱۱۱ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>	<p>۱۱۲ جلائی کہ فریاد رسول عربی کی یہ تو مری سیدانی تو ہی ہونے کی جلائی کہ فریاد رسول عربی کی یہ تو مری سیدانی تو ہی ہونے کی</p>	<p>۱۱۳ کری سگری بند حزمین سہو کو پیر کے سوتی ہا ہر گئی چادر کو گرانے کے کری سگری بند حزمین سہو کو پیر کے سوتی ہا ہر گئی چادر کو گرانے کے</p>
<p>۱۱۴ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>	<p>۱۱۵ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>	<p>۱۱۶ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>
<p>۱۱۷ لو پیر کے اب کوچہ و بازار میں کو کبھی جاوے دربار میں قیدی لو پیر کے اب کوچہ و بازار میں کو کبھی جاوے دربار میں قیدی</p>	<p>۱۱۸ شاکہ یہ نہیں خواہر شیشیر نہوئی ایسی تو مے بھائی سے نصیر نہوئی شاکہ یہ نہیں خواہر شیشیر نہوئی ایسی تو مے بھائی سے نصیر نہوئی</p>	<p>۱۱۹ تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر تو کبھی جاوے درازہ وہ منظر</p>

مجموع
 وہابیوں نے تھوڑے سے ایک ایک کا نہیں کیا
 ہر سب کے گرد وہ جو ہوئے ہیں وہ نہیں
 نہیں ہے ہر کوئی وہ نہیں کا تو ہوا
 تو وہ نہیں کہ نہیں کی ہوتی ہے اور وہ نہیں

مجموع
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا

مجموع
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا
 اس کے لئے کہ وہ ہو کر نہیں کیا

پوچھتے ہیں کہ بند و کوہی ہونے خدا کا
 شہرہ اطاعت کا عقیدہ ہی و لا کا

کہہ کر کے خواصوں کو کہنا غیر ہو بی بی
 حال آپ کا اس وقت بہت غیر ہو بی بی

دل ہلکے جنس میں زمین خاک کے
 سرنگے بنی فاطمہ کے تکلف کے

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 باوجود وہ جو ہے تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

ہر ایک جو ابال انکا تو میں بھی نہ جیونگی
 یاں بیٹھا کیسا نہ کھڑے پانی پیونگی

آسنو مڑا ترستے محاسن پہ ہر بین
 اس قافلے کے کہتی پیٹا ہو بین

ان بکلیوں کی باغ میں خشک کیا ہو
 شیر و گھا انھیں چھلیوں کی خون پیان

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

مجموع
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں
 جو کوئی نہیں تو نہیں تو نہیں تو نہیں

با کیلئے ال عبا کہ ہے تو
 مد و کو تو جہولا شہا خدا کو جسے تو جہولا

اک بی بی کے سر کھنے سے یہ حال کلہوین
 گویا کہ مری فاطمہ کے بال کلہوین

غل تھا وہ ماٹا نہ ہو حسین ابن علی کا
 بہ سیدوں کے سر بہن پر کنبہ ہوئی اگا

موسیٰ مرزا دہلی

حکومت
نورینت ظفر خضر کی بیوی کا
نورینت زورم سرور کے
نورینت فرخ و گلین کے
نورینت کی سارا دارا کے

حکومت
نورینت زورم سرور کی بیوی کا
نورینت زورم سرور کے
نورینت فرخ و گلین کے
نورینت کی سارا دارا کے

حکومت
نورینت زورم سرور کی بیوی کا
نورینت زورم سرور کے
نورینت فرخ و گلین کے
نورینت کی سارا دارا کے

کتابہ یہ بلا میں جسے کرب و بلا کا
اور قافلہ لوٹا ہوا شاہ شہدا کا

رہ چکا کہ طبع خاص قدری ازلی ہو
نورینت کہ ول لا طوفین تم بہت علی ہو

ہر ہوسے مولایہ ترا سر سے لگن میں
ہر ہوسے شہزادی یہ میری پسر میں

حکومت
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے
یہ نام سنا کہ شکر کرب و بلا کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

حکومت
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے
یہ نام سنا کہ شکر کرب و بلا کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

حکومت
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے
یہ نام سنا کہ شکر کرب و بلا کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

پیشی کوئی رہی ہے زمین کہ ہو ہے
با اکل کجانی بی بی بی کی بو ہے

انکی یہ لیاقت ہے کہ دربار میں آئیں
سر کھول ہو سے شام کے باز میں آئیں

آداب پیر ہے کیا ہا عشقی نے
اس طشت کے خاتمہ میں بی بی کی بو ہے

حکومت
صاحب بے ہوش اتنا ہے
جسکو ہون زورم سرور کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

حکومت
صاحب بے ہوش اتنا ہے
جسکو ہون زورم سرور کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

حکومت
صاحب بے ہوش اتنا ہے
جسکو ہون زورم سرور کے
پران ہوتی ہے شاہ شہدا کے

لونا ہی ہے اولش خوار مکھڑا زمین کی
صورت یہ نہیں کی تو یہ گفتار زمین کی

میں پار لوموں کا سیکو پڑی زمین کی
یکہ سہی نہ چھو پیر کے روٹیلی زمین کی

یہ ب میں پیر صومد میں سونک ہان پر
اب شمر کے کو چو دین پیر ہونک پر

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

بنت شہ فرودان ہون مرتبہ ڈرونگی
 اسوقت تو قائل تھو مجھ میں کرونگی

سب ارب ہندو سے پیسہ لین
 ہم ال بی اڈو تاشہ کے لیے ہن

سرنگے جو یہ صاحب معراج کا کتبہ
 باب یہ کسی حکیمین محتاج کا کتبہ

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

واجبہ تھو بالو کی دلگیر کی حمت
 وہ ہوتی حمت یہ ہر پشیم کی حمت

موزنی ہوا ہوش را گد حضرت کی بہن
 بے وارث و والی ہن گرفتار بلا ہن

سب قوم کے اشران میں خاصان این
 بے وارث و والی ہن گرفتار بلا ہن

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

عنوان
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری
 پانچویں مرتبہ کے صاحب کو بیگاری

چلا آیا ہلو ہند کی صورت کو نہ دیکھو
 فراتے ہن حیدر مری عمرت کو دیکھو

رکھ لیں بردہ مری عزت کا حیا کا
 صدقہ علی اکبر کی جو انیک قضا کا

سرنگے جو یہ اصلا مختار کا کتبہ
 یا اور کسی خاصہ غفار کا کتبہ

<p>تو تین سو اور پانچ سو اور عشترتین سو پانچ سو نویشتان ازین جگر انا پیر کسکا</p>	<p>مخبر کون کون این سخن در کس سو کوی صفت کون و در معصوم کون بر او در زردان فانوس نیش نیش نیش نیش</p>	<p>مخبر کون کون این سخن در کس سو کوی صفت کون و در معصوم کون بر او در زردان فانوس نیش نیش نیش نیش</p>
<p>وہ کونسا بندہ ہے جو ہنساں خدایے مکمل ہے مگر عالم امکان سے جدا ہے</p>	<p>ہر خاص الہی پر کم عام ہے کسکا کو نین نوالہ خور انعام ہے کسکا</p>	<p>ہر کون کہ ہر نور خدا غیر نہ دیکھ وجود کوئی اسکے سوا غیر نہ دیکھا</p>
<p>وہ کسکا جو کہ خلیل کسکا ہوا بیش جہان شمسندہ ہو وہ کسکا ہوا ہر کون کجا کہ خضر کجا ہوا بیش میں شفا کو غرض ہر ہوا ہوا</p>	<p>مخبر کسکا کہ جو نقش پر گشت کسکا کہ جو نقش پر تو کسکا کہ جو نقش پر تو کسکا کہ جو نقش پر</p>	<p>وہ کون کہ جو خلیل کسکا ہوا بیش جہان شمسندہ ہو وہ کسکا ہوا ہر کون کجا کہ خضر کجا ہوا بیش میں شفا کو غرض ہر ہوا ہوا</p>
<p>وہ کون ہے جو فخر ہوا حکمت رب کا جیسے بھی ہے ہر اک نسخہ نویس اسکے مطب کا</p>	<p>وہ کون ہے ازہر جسے کل صحن ہے بچپن میں لطف کبھی درد میں ہے</p>	<p>بہتے ہیں تو برتر تھا ہر میر کے برابر کھا تا تھا خدا ایسے گھر و قبر کے برابر</p>
<p>کس کس کس کس کس کس کس کس نیلین بر کس کس کس کس کس کس نقش کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>کس کس</p>	<p>وہ کون کہ جو خلیل کسکا ہوا بیش جہان شمسندہ ہو وہ کسکا ہوا ہر کون کجا کہ خضر کجا ہوا بیش میں شفا کو غرض ہر ہوا ہوا</p>
<p>گر خاک ہو تو کج جو اہر کی خوشی ہے گر خاک ہی تو تیل ہے سر رہ کشتی ہے</p>	<p>کس نور سو آدم کا شرف خاک فرمایا کس طور سو اوج ابدان خاک فرمایا</p>	<p>دشمن پہ کچھ گرم ہوا جلنے سے گھر وہ کیا تھا گر گیا اس کے ڈر</p>

۱۱۸۸

ایوب بی صاحب شکیبائی کو صدر سے
سیف مرتضیٰ بیانی اور غازی کو صدر سے
عبدیہ کے تین تیری چائی کو صدر سے
کوچر کو صدر سے
لوڈی سری انجرا نامی کو تصدق
کوئینجی دودہ و غازی کو تصدق

۱۱۸۹

آقا کو رفا کو کمان چھوڑ کر آئے
مقام کوئلے علی آکر کوئلے لائے
عجائب کے زخماں شور و دھماکے
ظفر نین لوڈی کو چھوٹین چلائے
آوارہ روی سرگرمی نہا نین چہین
کبھی کے سرگرمی نہا نین چہین

۱۱۹۰

بی بی غواص کو دو حکم کر جب
مساک کی سب غور کو جو حکم آئے
اس لوڈی کو سو لاکھ ادا بناو
اب طور چھوڑی کہ موت کا تباہ
بولہ سرگرمی کہ اجرا سکا خدا سے
دو غور چھوڑی اپنی اسلیمت کو حکم سے

۱۱۹۱

علیٰ سکیڈ کیمین قرآن تھانے
بازدور سے کھلاو دوید اللہ کی یاد سے
بعد آئیے ظالم نے ظلم چھوڑے
نیلے پین یہ زخماں چھوڑے
لکڑا سیرون کی خبر چھوڑے
چادر چھوڑی ان کو دلایے بابا

۱۱۹۲

خاندن و پیر کی بہو خان کو
بازدور سے زخمی نہ لگے
کوئینجی سے زخمی نہ لگے
آرول قادی کو زخمی نہ لگے
عالم نینجی دان و منجی کی کسی
بڑے تھکے خاص کا سال سے

<p>۱۱۱ موعی گرد جان نوری اسرار کتب و کتب بیاد کتب و کتب اصل موعی</p>	<p>۱۱۲ موعی کتب و کتب اسرار کتب و کتب بیاد کتب و کتب اصل موعی</p>	<p>۱۱۳ موعی کتب و کتب اسرار کتب و کتب بیاد کتب و کتب اصل موعی</p>
<p>پوچھ جو کوئی کون وہ خالق کا ولی ہے قرآن بھی حدیثیں بھی پکاریں علی ہے</p>	<p>کاندھو پر بس اک تار کفن لیکے گویں گردن پہ فقط داغ رس لیکے گویں</p>	<p>محمدین جو غلامان علی کہتے ہیں کیا ہے بس میرے نقارہ شاہی کی صد ہے</p>
<p>۱۱۴ مقصود قضا فیہ خرافا فیہ فخر سلطان بدشاہ ازل عودہ دفا فوشش بیخ بدیم مرقع شیا اقبال عیب انجیم چلیجا</p>	<p>۱۱۵ اس نام کی طبیعت کا بظاہر اس نام کی طبیعت کا بظاہر اس نام کی طبیعت کا بظاہر</p>	<p>۱۱۶ اس نام کی طبیعت کا بظاہر اس نام کی طبیعت کا بظاہر اس نام کی طبیعت کا بظاہر</p>
<p>بیت الشرق مہر درخشان امامت دارالکتب آیہ قرآن امامت</p>	<p>فامہ ہے شکر زید مدح شہر دین ہے یوسف کی طرح مہر سخن زیر نگیں ہے</p>	<p>مذہب میں مگر کبریا کی جہلی ہے والدہ کبریا کی ولولہ دست علی ہے</p>
<p>۱۱۷ کیا باپ کو والدہ کو کیا باپ عزیز یونین نام زیدار سا ہے اس مخلص نابینے کے لیے جو چاہے مہر مرقع اور چشم اور بجائی ہے</p>	<p>۱۱۸ موعی کتب و کتب اسرار کتب و کتب بیاد کتب و کتب اصل موعی</p>	<p>۱۱۹ موعی کتب و کتب اسرار کتب و کتب بیاد کتب و کتب اصل موعی</p>
<p>وہ احمد زبیم ہی یہ دست احد ہے و لا اسد اللہ کی مان بنت اسد ہے</p>	<p>آفاکی بدولت ہے زرا افتابین اپنا مثل زرخوشید ہے راج سخن اپنا</p>	<p>اس مدح کا شہ نہ او ہود و سر ہے آغاز نبی سے ہو تو انجام حد ہے</p>

حاجت
 حال غافل گویا که در عالم
 بیدار بود و در خواب بود
 و در خواب بود و در بیداری بود
 و در بیداری بود و در خواب بود

حاجت
 خلق خسته ازین عالم
 و ازین عالم خسته خلق
 و ازین عالم خسته خلق
 و ازین عالم خسته خلق

حاجت
 این عالم را که در عالم
 بیدار بود و در خواب بود
 و در خواب بود و در بیداری بود
 و در بیداری بود و در خواب بود

مؤمنین نبی بجهت پیران احسان
 شریف علی سنی هو قرآن تمھارا

عالم تھا یہ کچھ فرج شو جن فلک پر
 خورشید نمانے کو یہ عالم فلک پر

زہرا سے خبر دار تھی اسیہ فدایت
 اترتے گھبران کہ زہرا سے سولت

حاجت
 بیدار تر خفته و در عالم
 بیدار بود و در خواب بود
 و در خواب بود و در بیداری بود
 و در بیداری بود و در خواب بود

حاجت
 وہ وہ خفته و در عالم
 بیدار بود و در خواب بود
 و در خواب بود و در بیداری بود
 و در بیداری بود و در خواب بود

حاجت
 این عالم را که در عالم
 بیدار بود و در خواب بود
 و در خواب بود و در بیداری بود
 و در بیداری بود و در خواب بود

خالق نے وہی روز ازل جسکو کیا ہے
 اب تم بھی وہی اسکو کہو کہ حکم خدا ہے

حیدر شہر اقلیم رسالت کی جلو میں
 گویا کہ امامت کسی نبوت کی جلو میں

نور افشان جو سر کشت امام و مہر تھا
 فوارہ خورشید میں اب اسکا سہرا تھا

حاجت
 حیدر شہر اقلیم رسالت کی جلو میں
 گویا کہ امامت کسی نبوت کی جلو میں

حاجت
 حیدر شہر اقلیم رسالت کی جلو میں
 گویا کہ امامت کسی نبوت کی جلو میں

حاجت
 حیدر شہر اقلیم رسالت کی جلو میں
 گویا کہ امامت کسی نبوت کی جلو میں

کافر دستا میں کہیں پھر نہیں دین کو
 پھر سنگ توڑیں وہ دندان چین کو

نیزے جو تگر و عیان کا فرزند ہیں
 وہ کعبہ تازہ تھا بلند زمین ستون ہیں

بیعت بسر دست امیران سے ہوگی
 شیون میں بنا عید غدیر کی سے ہوگی

<p>۲۳۱ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۲ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۳ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>
<p>پیشکش پوشاک زمین ہاتھ سرب ہو نہ ذرہ افلاک یہاں ایک وجہ ہو</p>	<p>پامین تو فلک بیضہ ہو اور فیہ فلک حیوان ہوا انسان اور انسان ملک ہو</p>	<p>آگاہی ہو پوشیدہ ہو بھی شیر خدا کو دانستہ بھلا تو مین ایش کی خطا کو</p>
<p>۲۳۴ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۵ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۶ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>
<p>لاکھوں ہی سلیمان بن دبار علی بن خیاباک ادیس ہے سز کار علی بن</p>	<p>گر و صیان گران گوش کر و شاہ کاب تا کفہ سخن کان ہو سنا بھی سب</p>	<p>اعجاز مین مکیں امامت کی بنا ہے اور خاتمہ مین خاتمہ شیر خدا ہے</p>
<p>۲۳۷ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۸ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>	<p>۲۳۹ یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب یوسف بن علی بن ابی طالب</p>
<p>پر ضعف ہو بنائے فرشتوں مین کیا ہوتا جو رقم نام بیرون پر نہ علی کا</p>	<p>ہو حمد مین لکے یہ ادب شرح نبی کا سوز و زین ظالم کے کیا خون علی کا</p>	<p>پرستے مین نبی خطبہ امامت علی کی خود فر تو ہو جاؤ محبت مین علی کی</p>

۱۴۴
 طول و قدرت تو کجا کفایت
 سبقتی بنیاد از کج برین تن
 تمام شیخ رسد آن سلف و مودان
 شوره زمین بجی طاعت حسد او کین

۱۴۵
 ہم
 ہم زنت مدد اللہ شد لاکشتی
 من تو خانی است از تو فرزند آقا
 مجبوری که از تو فرزند آقا
 ہم زنت مدد اللہ شد لاکشتی

۱۴۶
 اب
 ابوباسم کجانی کجانی
 ابوباسم کجانی کجانی
 ابوباسم کجانی کجانی
 ابوباسم کجانی کجانی

۱۴۷
 بر نخل و صاف ایند طاعت کز آشت
 آسان بر تراشے کوفی عنیک جو نطبتے

۱۴۸
 ہمیدر کے قدم سے نقشہ لولاک کر پائے
 دو درجہ بلند از تو اعراض نکلا سے

۱۴۹
 بر ذرہ ترقی سے کیا چن برینا بہ
 ذرہ و فلک پر تو تار تار تھے زمین پر

۱۵۰
 کج ذویان کجی کسراک میں نیبا
 کج ذویان کجی کسراک میں نیبا
 کج ذویان کجی کسراک میں نیبا
 کج ذویان کجی کسراک میں نیبا

۱۵۱
 بان با مالک عشق اسد و دروغ کج جھاد
 بان با مالک عشق اسد و دروغ کج جھاد
 بان با مالک عشق اسد و دروغ کج جھاد
 بان با مالک عشق اسد و دروغ کج جھاد

۱۵۲
 ان شطرت کج ذویان کجانی
 ان شطرت کج ذویان کجانی
 ان شطرت کج ذویان کجانی
 ان شطرت کج ذویان کجانی

۱۵۳
 افسانہ تعریف مخالف سے کہو نکی
 بان گیا رہ اماموں کو میں قبضہ میں ہوگی

۱۵۴
 ہم دیکھینگے آج عالم بستی از بلق کو
 کہ تو بین ہی آج ہی نامب حق کو

۱۵۵
 جبار جو قمار ہے قادر راکھت
 آواز آواز آواز آواز آواز

۱۵۶
 اس شان کو مغلین کج ذویان کجانی
 اس شان کو مغلین کج ذویان کجانی
 اس شان کو مغلین کج ذویان کجانی
 اس شان کو مغلین کج ذویان کجانی

۱۵۷
 بان جو وہ طبع کج ذویان کجانی
 بان جو وہ طبع کج ذویان کجانی
 بان جو وہ طبع کج ذویان کجانی
 بان جو وہ طبع کج ذویان کجانی

۱۵۸
 کج ذویان کجانی کجانی
 کج ذویان کجانی کجانی
 کج ذویان کجانی کجانی
 کج ذویان کجانی کجانی

۱۵۹
 وان صاخره گرتا دل و تمنن دیو کو تھا
 پزیر ہوئی امیج میں مولا کا قدم تھا

۱۶۰
 عاشق میں بی اور علی رب بد کے
 سب اپنے درو گئے زمین تہ قد کے

۱۶۱
 اسکا یہ قدرت اور کرم تو فرعون میں
 ہم سب گھر اک صحت کر گیا ان میں

<p>احم وہ اور کون ہے جو نہ ہو نہ خدا جان کر ہم سب سے علیحدہ ہو کر نہ ہو نہ خدا جان کر ہم سب سے علیحدہ ہو کر نہ ہو نہ خدا جان کر ہم</p>	<p>احم اسے دیکھو کہ کس نے یہ سب کچھ کاموں کی خاطر کیا ہے جو کچھ نہیں کرنا چاہتا ہے وہ کر رہا ہے</p>	<p>احم مراؤں کی اور تو وقت بات کیا ہے میں بھی کیا تھا یہاں بھی صفتا انہوں نے کیا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے</p>
<p>آپ خنک اسکا اثر جگہ دو اٹھا سستی و ناکہ واسطے وہ ناک شفا تھا</p>	<p>کہ کہہ تو کچھ ہونا ہو پروبال ملک کعبہ بھی صحرا میں اتر آئے فلک</p>	<p>مشاق نہی سب خلق کہ کیا وہی خدا ایسا تو نہ مجمع کبھی ہو گا نہ ہوا ہے</p>
<p>احم پس تو خدا کی شکر کہ کیا ہے نازل ہو جو چیزیں بصد تیری نافر کی عرش کہ لاہو یونین ہو بفرخا پر خدا اول تو دور کہ شکر بیا</p>	<p>احم تو کیا ہی نہیں ہے تو کیا ہے تو کیا ہی نہیں ہے تو کیا ہے تو کیا ہی نہیں ہے تو کیا ہے</p>	<p>احم ان کا وہی ہے کہ مسلمان کہ جاو بان نامب اللہ کو اور نہ میں لاو خدا کر کہ لاو سے وارث کہ جاو کچھ بھی ہے تو کیا ہے تو کیا ہے</p>
<p>اور پر پیمانے کہ وہ فرمان خدا ہے نیرن ہر گرفتار عتاب نہیں بھر ہے</p>	<p>پیمانہ کروں اسکو تو رسالت میں ملانے اور نام نبوت کو بحدیدہ سے نکل جانے</p>	<p>بوحیدر صفدر کہ میں خطیب پر صو گنا ابست خدا تعالیٰ کے مہر پر پھر صو گنا</p>
<p>احم نابا محکمہ لڑا کہ وہ کیا ہے وہ با تو کرم کھلے علی کی کیا ہے میکر کی ماست میں شادانہ سب سے بھی کہ کبھی میری کیا ہے</p>	<p>احم بان جاہد ترست سب کہ وہ کیا ہے سلطان گدا میری جوان میں کیا ہے شبہ میری جو کھڑی سب انصاف مہاجر سب جان مقل ایچہ سب اصناف</p>	<p>احم میں میں مسلمان ہر وہ کیا ہے عبد میری کو گناہ سے لڑا کہ کیا ہے ایشان نزل اسد اللہ کا سوجاہ سب سے بھی کہ کبھی میری کیا ہے</p>
<p>کہ نہ کیا کچھ نہ کیا کام ہمارا بہد وان کو۔ یا ایک نہ پیغام ہمارا</p>	<p>کہدو کہ سنیں ان کے دن اگر وہ ہوسو اٹھنے جو لوح پہ لکھا ہے قلم سوسو</p>	<p>جبریل فدا ہوسے میں مولا کہ حتم پر پر فرش زمین کرتے ہیں ایک لگ قدم پر</p>

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

گراہی ہجرت نامہ ان میں سے
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی

گراہی ہجرت نامہ ان میں سے
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی

گراہی ہجرت نامہ ان میں سے
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی
 وہ جن نے ہجرت کی وہ جن نے ہجرت کی

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

ذرت آدم تو بوجی شیت بنی سے
 اور نسل مری ہوئی حسین بن علی سے
 یہ سب قرآن ہے پریشان نہ کرنا

ذرت آدم تو بوجی شیت بنی سے
 اور نسل مری ہوئی حسین بن علی سے
 یہ سب قرآن ہے پریشان نہ کرنا

ذرت آدم تو بوجی شیت بنی سے
 اور نسل مری ہوئی حسین بن علی سے
 یہ سب قرآن ہے پریشان نہ کرنا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

مصر
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا
 جو کھانا کھاتا وہ کھانا کھاتا

البار کیا گول حیدر کو شک
 سو بار کیا کعبہ و اور گو شک

ان کے یہ شرف تھا نہ نبی اور ان
 ان ساروں کو کمال ایک عالمین

اگر حشر میں شیو کو وہ عصیان کی سزا
 آجا علی امین اور سب کو بچا

<p>فردن برین غافل و غافل فلاقتن اوس و درازت پر اوس چراک ایت و میان کی چو وقفظ ازل اس کا گاہ ایچ</p>	<p>جوابی غافل و غافل بقفا درازت اس کا گاہ ایچ اور بولتو صاف چو ایچ</p>	<p>غافل و غافل غافل و غافل غافل و غافل</p>
<p>اقلم اید کشور پائندہ ہے اسکا جو اسکے سوا ہی بخدا بندہ ہے اسکا</p>	<p>ہر غالب ظاہر پیچم اور عرب پر حیدر کو امیر کج خدا کی سپر</p>	<p>اسکا جو عدو ہو گیا اس راہ سپر وہ بت کا ہو استغفار اللہ ہی سپر</p>
<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>	<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>	<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>
<p>وہ جو فاق کی طرف رو ہے یہاں رکھو خدا چاروں طرف سو ہے یہاں</p>	<p>ہم پائی ہو سب محب اسکی نظر میں ہم سایہ فرعون سے عدو اسکا سفر میں</p>	<p>جو اس سے پہراچ نہیں عصیان کو اللہ سے پہراچ طواف حرم اسکو</p>
<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>	<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>	<p>کے غافل و غافل کے غافل و غافل کے غافل و غافل</p>
<p>رہا کہوں میں تو نبوت کا خط ہے ہو تو مسلمان تو کہا بندو گاڈ ہے</p>	<p>ما نظر کو میں تعویذ میرے گلے میں ویکھو نہ انھیں باندھو حیدر کے گلے میں</p>	<p>سورہ سوران جو میرے لیے ہو وہ حیدر و ذرین حیدر کے لیے ہو</p>

۹۱۴
 کیا مہربان اور مہربان کا شکر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر

۹۱۳
 کیا رہی تو تین سو سال
 گھر چھوڑ دیا سارے
 ہاتھوں سے لے کر
 نہ لیا بھلا تو بولتا تھا

۹۱۲
 تین وارمی تھی کہ اب عدالت
 پوچھا سون پوچھا سون
 ہر طرف سے کہتے اب عدالت
 ہر نقطہ پر خالی

یہ زور علی اور خلاق سے جدا ہے
 کیوں سب سے سوا زور نہ ہوتے

یہ تباہ میں تھی دل بے خوف کے مانند
 یہ صبر و قرار گیا ایوب کے مانند

کرتے ہیں ہی عدل بیان ایوبی کا
 جو حال عدالت میں ہو میرا سون علی کا

۹۱۱
 بے خوف کی یاد میں رہ کر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر
 بے خوف کی یاد میں رہ کر

۹۱۰
 کیا رہی تو تین سو سال
 گھر چھوڑ دیا سارے
 ہاتھوں سے لے کر
 نہ لیا بھلا تو بولتا تھا

۹۰۹
 تین وارمی تھی کہ اب عدالت
 پوچھا سون پوچھا سون
 ہر طرف سے کہتے اب عدالت
 ہر نقطہ پر خالی

کہو تو تھے بیکل جو علی دست رسا کو
 اسپان دوندہ نہ اٹھا سکتے تھر پا کو

اخبار زمین پر کہوں عرض میں پر
 کہ عرض پر پہنچیں تو سنو کال میں پر

سر لگنے بھی جیکہ ضیا میں یہ فعل لگے
 کیوں شمع نہ فالوس کر شعلے سے لگے

۹۰۸
 کیا رہی تو تین سو سال
 گھر چھوڑ دیا سارے
 ہاتھوں سے لے کر
 نہ لیا بھلا تو بولتا تھا

۹۰۷
 تین وارمی تھی کہ اب عدالت
 پوچھا سون پوچھا سون
 ہر طرف سے کہتے اب عدالت
 ہر نقطہ پر خالی

۹۰۶
 تین وارمی تھی کہ اب عدالت
 پوچھا سون پوچھا سون
 ہر طرف سے کہتے اب عدالت
 ہر نقطہ پر خالی

اندھری بھی تیر لولاک کی طاقت
 ہر نیمین ہی خیرین پاک کی طاقت

وان لاشہ شبیر تو دوسوب پڑا کی
 یان تین شب و روز ملک قبر لاک کی

اک شخص دریا در سجد میں اوب سی
 اسکا قد بالا کہ میں بالاتحارب سی

وہ کہہ کر کہیں کو جسے کیا اجاں
چو پوچھوں کہ کون اور کون کی بات
تو قاضی ارفع اور قاضی اجساد
میں سے سو لوگوں کو فتنہ کیا کرتا

ہم
کبھی کبھی کیا فاقہ سے کہیں
جرا کر کہیں کبھی نہ کہیں
فراہم کہیں کبھی نہ کہیں
میں کہیں کبھی نہ کہیں

ہم
کبھی کبھی کیا فاقہ سے کہیں
جرا کر کہیں کبھی نہ کہیں
فراہم کہیں کبھی نہ کہیں
میں کہیں کبھی نہ کہیں

پچھتے ہو کیا حق علی جانب حق
میں وصف علی کرتا ہوں حق کہتا ہوں

حق کا ہوشیر اور یہ مولا ہر مختار
میرا ہے وزیر اور یہ آقا ہر مختار

آئی یہ ندا عرش معظم سے جی کو
اللہ کی جانب سر کر و پیار علی کو

ہم
موتوں میں غل غل نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

ہم
موتوں میں غل غل نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

ہم
موتوں میں غل غل نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

بزم علی مثل نہ تھا جو ملک کا
یہ نام علی در نہ تھا ایک فلک کا

حجت جو مہر پہی نے وہ ادا کی
بوقفہ خدا نے کہا حجت خدا کی

اور وہ کہ زمانہ شہ مردان سے میرا ہے
اور فاطمہ پہ حمل میں دروازہ گر ہے

ہم
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

ہم
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

ہم
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں
بے جا کہیں کبھی نہ کہیں

اک ٹوکے کہ وہ کم نہیں گننے سے کیسے
میں نے کہا کیا بولا کہ اوصاف علی کے

باقی کوئی بندہ نہ رہا ارض و سما
کوشن کی بیعت ہوئی اک است خلیفہ

نے مادہ بیعت ہو نہ وہ حکم نہیں ہے
دشمن کو فقط شورش قتل علی ہے

فصل
مجلس اول
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس دوم
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس سوم
در بیان فضیلت علم و تقوی

اندر سینه چنگا... جو فتنه لقب اسکا
فتنه نے جلایا کردیا اس پیر سے مس کو

انت کو جو آرام بہین... جو ہو تو کی
وہ پیر ہوں ہم فاخرین اسبق ذرا بہ

ہائے دل جو کیا ہے
اک سہنت فتنہ زارہ سردیاب ہے

فصل
مجلس چہارم
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس پنجم
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس ششم
در بیان فضیلت علم و تقوی

دینداروں کی اسیر دل پاک فتنہ
ہم خاک ہیں خاک سہ زرخا ہے فتنہ

فتنہ کو است فی جنابیا لفظن ہیں
کیا ہے فتنہ کی چھوڑا یہ بیت بن ہیں

وہ سب کچھ جاننا
فانق ہوئے ہر جاننا

فصل
مجلس ہفتم
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس ہشتم
در بیان فضیلت علم و تقوی

فصل
مجلس نواں
در بیان فضیلت علم و تقوی

یہ حال ہی پیرا میں خاتون عرب کا
سو نہ سم گہر سے کانہیں رک ٹب کا

حیدر زو کہا فتنہ سوزہ یاد خا میں
یہ قرص طلا ڈال سے تو حوض طلا میں

اک ڈتہ درگاہ شہین و ملا بہن
اللہ کا مخلوق میں خوشید فلک میں

<p>مثنوی</p> <p>اگر شریک بنیاد و نقش الطوار در کون بر زمین که نصب جگر کے سر اقدیس بی بیعت کی بوجہ کون بیان کرنا جو بی بیعت کی بوجہ</p>	<p>مثنوی</p> <p>سب خلق خدا سے خلق حق کی شکر گوئی کہ ابوت پروردگار باہر کیا فرماتے کہ جو کس بی بیعت کی بوجہ کی بوجہ</p>	<p>مثنوی</p> <p>بہترین کرم و لطف مٹا گا کون جان بجا کون سے بی بیعت کی بوجہ بی بیعت کی بوجہ کی بوجہ بی بیعت کی بوجہ کی بوجہ</p>
<p>مثنوی</p> <p>حق و شرف ناد علی کس کو دیا ہے کہدو حق و باطل کو جدا کئے کیا ہے</p>	<p>مثنوی</p> <p>مارا جو چھاپے وہ سزاوار سزا ہے سب سے کہنا یہ آپ بتائے تو سزا ہے</p>	<p>مثنوی</p> <p>ڈون سے زیادہ دیا رابل زمین کو گوہر دینے مار و نسو اسو اچھ برین کو</p>
<p>مثنوی</p> <p>بے لطف و محاسب ہو اور خوش باسعدین زمین کی بوجہ تباہی و تباہی کے بوجہ بوجہ کی بوجہ کی بوجہ</p>	<p>مثنوی</p> <p>سب سے کہنا یہ آپ بتائے تو سزا ہے سب سے کہنا یہ آپ بتائے تو سزا ہے</p>	<p>مثنوی</p> <p>بے لطف و محاسب ہو اور خوش باسعدین زمین کی بوجہ تباہی و تباہی کے بوجہ بوجہ کی بوجہ کی بوجہ</p>
<p>مثنوی</p> <p>ردہ وہ یوسب اور بندہ کھڑے ہیں اٹل نہیں ملتا ہی تر و درمیں پڑتے ہیں</p>	<p>مثنوی</p> <p>بگیر ادا کر کے کہا شہر خدا سنے کہتے تھے مارا ہی وہ لاکہ چھاپے</p>	<p>مثنوی</p> <p>بچو ٹھائی یہ حال نہ کیرے ہن تہ گنہ فاقو تے ملاتے ہن پھر کر تون کو پینہ</p>
<p>مثنوی</p> <p>مگر خلق خدا شکرست با حق کہ جو کس کے بوجہ کی بوجہ</p>	<p>مثنوی</p> <p>سب سے کہنا یہ آپ بتائے تو سزا ہے سب سے کہنا یہ آپ بتائے تو سزا ہے</p>	<p>مثنوی</p> <p>بے لطف و محاسب ہو اور خوش باسعدین زمین کی بوجہ تباہی و تباہی کے بوجہ بوجہ کی بوجہ کی بوجہ</p>
<p>مثنوی</p> <p>ہی بی بیعت پاک کو سب پیر و جوان دت ایسے ساٹھ ہزار لگے رہا ان تھی</p>	<p>مثنوی</p> <p>غیر و کچھ لپے بخشش لو شاک سدا سٹی ثابت نہ سرفاطمہ زہرا پر روا تھی</p>	<p>مثنوی</p> <p>دہن و وہ جس حال میں ہن گمن سے کیا ہی تخلیف کے انما ہن میں خالق کا گلا ہی</p>

۱۲۱
 کتب کرمانیہ و غیرہ سے منتخب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۲
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۳
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

حمیرہ کی سواری سو مردوں سے چلی ہے
 جاگو پر تپ تپ در شب قتل غارت ہے

مرد کے تصور میں سے ہوش کوڑھین
 سکھن زنی او۔ صاحب بھی توڑھین

کوڑھے جو کہ سے خاطر کھو وہ تپ تپ
 ہر شہیدہ حیدر کوڑھے شاہ ظاہرین

۱۲۴
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۵
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۶
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

رشتہ مے اعضا میں اور دل بھی خیز ہے
 تھنہ کوئی خالق کیلے پاس نہیں ہے

دور وزیو دنیا میں بس اب قوت ہمارا
 اکیسویں کو اٹھیکا تابوت ہمارا

کل شہیدہ بھی سر کھولنے اور اہل جرم بھی
 زہر لکی مدالی کفن چھڑا کر پھوڑ بھی

۱۲۷
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۸
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

۱۲۹
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب
 کتب کتب کتب کتب کتب کتب کتب

دو فتح بھی ہی نہ تھی ہی در گاہ خدایان
 دیکھو نہ مجھ کو کیا مناسبت طاعت کی خدایان

کھوئی بہت انگوٹھ حیدر کی نظر میں
 کوڑھین بدیہ نہیں کے سب سے وہ گھر میں

گلدستہ جو حیدر سے سرفراز ہمیشہ
 یار ب رہی دنیا میں یہ آواز ہمیشہ

علاء
 کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث
 اگر در سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

جو بگم و مخالف بن دره پیشک سقری بن
 تو اورتے شیخہ جنم سے بری بن

جو جان علی بیچ میں اللہ ربی کے
 اللہ ربی دونوں گلبان بن علی

سیر پہلو خدا کیلیہ اب و صیان کدھری
 یہ تیغ ہوا در حیدر کر کر اے کاسرہ

علاء
 یہ کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

سجد ز عیان واع علیا کی صد ہے
 ممبر کو جو دیکھا تو وہ ویران پڑا ہے

گتے ہرین جسے شان کری سواد کھادی
 کافر نے تو دشمن دی حیدر نو عادی

ابو یون کو شیعوں کے کیا تمہے تو آ
 دنیا سی تنگ آیا ہوں تو بچھ کو اور خالے

علاء
 یہ کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

علاء
 این کتاب در شرح و تفسیر سوره و احادیث
 از سوره و احادیث معتبره و فواید کثیره
 در کتب معتبره و فواید کثیره در سوره و احادیث

ہر جا ہی مقام ایک ہی ایک ہی کا
 باطل ہوا ان تہمین نہیں نام علی کا

دھونڈو تو نشا ہی نہیں حیدر کا بھرا
 باقی فقط اک نام مبارک ہے او نہیں

تم حیدر کا دن روو گئے پیرتے لپٹا کر
 روئیا حسن باپ کے ممبر سے لپٹا کر

۱۳۱

تو شکیں تے فتنے الچی کو جو افزو
ناگاہ کیے تے مائے عاشق بیجو
شکین بندھا قاتل بنی اور دوا پیر ہو
ماض ہو بیان باد پیر مینی بود مردود

۱۳۲

پیر کیسے کہ پرہ کہ قاتل کو بلا
بان کھول سے شکین مے آسے لاو
تو شکیں بھی اور دھڑکی کو زنی ناو
جو پیر کی کھنڈی ہوں خند و ہنگامو

۱۳۳

کیا تو جسے جلا کو شہوت چو پائے
مظلم پیر کا کھین باننی پائے
چو کو تو تہو پیر آخار دہ دکھائے
اور جہ پائی کے عوض تیر لگائے

فرمایا کہ ظالم کو جاب ایگا جھسو
لاؤ نہ مرے سائے شربا گ جھسو

اسدم کوئی بھج نہ حقیر اسکو نظرین
قاتل کی ضیافت سے بد اللہ کے گھرن

قاتل کی تو شکیں کھین مہر کا علی مین
سادات بندہ ہاتھ گئے بزم تھی مین

۱۳۴

اور شام کو افطار جو کینکے سولا
اک سا فر تیر اپنے قاتل کو بھی بیجا
میز پر تھی تھ کا گیا کہ عوض تھا
اسے نہ پیا پیر دیا لے بہ آقا

۱۳۵

پرہ ہو اور زیادہ جلا دجی ناگاہ
اور کھینوں کو کینکے بستہ اور شاہ
ظرائے ہوئی مائوں کی دو جام لیاہ
قاتل سے نسبت کیا پائی لے لکھ

۱۳۶

ہر چند کہ باقی ترا جی روئے کا سفین
اور تازہ مضامین مین سے کجی افزون
اور شہید پر دار مگر سطلہ گر دون
مختر افضل علی سی ہو امونون

خندو کہ خوشی ہو ترا زنی نہ جیے گا
یو جیو تو مے ہاتھ شربت لپیے گا

افسوس تو فاتی سے گھرن علی کے
۷۰ روڈ لگا خلق یہ احمکے وہی کے

یہ عرض دہیر اب یہ چھکے وہی کے
ایسا مجھ تم دو کہ نہ حاجت ہو کسی کے

<p>۱۳۱۱ چرخِ ابرو زان کجانی آواز زانی اور شیبِ خلقِ کجی کی درانی درین صحرایِ آگاہ ہوئی ساری اور فریادِ زاریوں کا لڑانی</p>	<p>۱۳۱۲ عیاںِ حقِ منتِ جو ہر کجی کی بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>۱۳۱۳ سببانی توین کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>
--	---	--

<p>سببِ حقِ کجی کی کجی کی کجی کی اور نہ یہ کجی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>شہدِ حقِ کجی کی کجی کی کجی کی اور نہ یہ کجی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>اور بولی کہ یارب مے والی کو شفا ہے صد میں پس سوتی ہوں اے کجی کی</p>
--	--	---

<p>۱۳۱۴ یادِ آگاہ ہوئی کجی کی کجی کی اور شیبِ خلقِ کجی کی کجی کی درین صحرایِ آگاہ ہوئی ساری اور فریادِ زاریوں کا لڑانی</p>	<p>۱۳۱۵ عیاںِ حقِ منتِ جو ہر کجی کی بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>۱۳۱۶ سببانی توین کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>
--	---	--

<p>رونا یہ کجی کی کجی کی کجی کی کوئی نہ تری لاشِ کجی کی کجی کی</p>	<p>سببِ حقِ کجی کی کجی کی کجی کی اور نہ یہ کجی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>بی بی کجی کی کجی کی کجی کی شہدِ حقِ کجی کی کجی کی کجی کی</p>
---	--	--

<p>۱۳۱۷ عیاںِ حقِ منتِ جو ہر کجی کی بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>۱۳۱۸ سببانی توین کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی جو بھلائی کی کجی کی کجی کی</p>	<p>۱۳۱۹ یادِ آگاہ ہوئی کجی کی کجی کی اور شیبِ خلقِ کجی کی کجی کی درین صحرایِ آگاہ ہوئی ساری اور فریادِ زاریوں کا لڑانی</p>
---	--	--

<p>انہو فرشتوں کا اور اور اور اور اور شیعوں کا غول کے ہر کجی کی</p>	<p>لو خاک تو منہ یہ رو اسپیدانک سر کی لے آمان چلو لیکر کولاش آئی پور کی</p>	<p>زلت سر شہدِ حق ہے اور چوبستان ہے بھلائی کے بار بار عیاںِ حق ہے</p>
--	--	--

زباہی

مہ چند ہزار سال آؤم روئے
تقیوت بھی فرزند کو پچم روئے
جندم کیا جا سب ان قدر مٹے حساب
بچا کر روئیے بہت کم روئے

زباہی

سے منو نقاب بزغم کی تو تیر پڑی ہے
کر کھڑے ہو کر جا طشتیاں بیٹھی ہے
بہو کہ یہ بیان آؤں میں کج بین شکے
مجس نہیں دربار حسین بن علی کے

زباہی

میتا میر سنت اساقی کو تو موم ہو
در علم آئی کے ہو گم گم موم ہو
بچا نہیں کہ کتاب و میر کے آقا ہو
انکار کے بعد بندہ پور موم ہو

زباہی

باب کو دو اور نہ خدا کے تے ہیں
موتابے تو زخمیر ہلا کے تے ہیں
سادات کو قیاس نہیں تے ہیں کیا
تبدیلی کو مگر میں تھا ایسے ہیں

<p>۱۰۱۱ مینا را بی باغ و بوستان آفتاب که در آرزوی کس نیست چو در آرزوی کس نیست چو در آرزوی</p>	<p>۱۰۱۲ تو که در عالم غم نشا و زین لایا که شک خوار و کجا که کسین و در و کجا که کسین و در</p>	<p>۱۰۱۳ تو که در عالم غم نشا و زین لایا که شک خوار و کجا که کسین و در و کجا که کسین و در</p>
<p>۱۰۱۴ اس اشک غزا سو سو چو ستیاره زمین بی چشم زمین بت برین دل زمین بت برین دل</p>	<p>۱۰۱۵ کیا تو بچ نعت شکار آتش کفن پاکین موتی سرشته بتول او کی سرشته بتول او کی</p>	<p>۱۰۱۶ او که آفتابان اشون سرشته بتول او کی سرشته بتول او کی سرشته بتول او کی</p>
<p>۱۰۱۷ آید برون آفتاب کجا که کسی در دامن و در پاره دامن و در پاره</p>	<p>۱۰۱۸ و کجا که کشته در و کجا که کشته در و کجا که کشته در و کجا که کشته در</p>	<p>۱۰۱۹ آید برون آفتاب کجا که کسی در دامن و در پاره دامن و در پاره</p>
<p>۱۰۲۰ پر کرب تھا اسکے لیے ہمسایہ زمین ماتم تھا امام ندنی کا تھا امام ندنی کا</p>	<p>۱۰۲۱ کا ندھو پودہ سب اور عقرب اڑو گئی بھر میں بھر میں</p>	<p>۱۰۲۲ بے شیر ہی جھانکوں جوڑی ہوئے غنّے سے ماتم اگڑا کے ماتم اگڑا کے</p>
<p>۱۰۲۳ آج وصل ما سے تہنہ بیچے کو کفن آئے جاگد سو سو غم جاگد سو سو غم</p>	<p>۱۰۲۴ اور دو ملک کو اور دو ملک کو اور دو ملک کو اور دو ملک کو</p>	<p>۱۰۲۵ اور دو ملک کو اور دو ملک کو اور دو ملک کو اور دو ملک کو</p>
<p>۱۰۲۶ کتنا کہ تہید ست ہوں شہید کا صدقہ چو اشکوں کو گھر دو اشکوں کو گھر دو</p>	<p>۱۰۲۷ خاصان خدا گرد اللہ کی سرکار کو مختار کھڑے ہیں مختار کھڑے ہیں</p>	<p>۱۰۲۸ چین کسکو دیا ہے جو چاہے کسے عالم کو نہیں ہی شہید کو نہیں ہی شہید</p>

ع
 بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو
 بہن بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو
 بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

میں تو گریے بھر جان جو ایشہ رہی ہیں
 اس گھر میں بنی ہاشم کے گھر بنے ہیں

ہم حشر کو ہر عذر گنکار
 رو زمین خطا کی تو نہ زنا رسنیگار

مذہب خطا کی کہ ہوئی ہو نہ کسی سے
 شرت نہ کیا ہو حسین ابن علی سے

ع
 اس بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو
 بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو
 بنی ہاشم کی ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

شعبہ مصاحب پیدائش و نبی کا
 نایاب ہو دربار حسین ابن علی کا

رویکو لیے چشم ہو کافی سو عطا کی
 پھر تیرے جو گریہ نہ کیا عین خطا کی

یاں مور ہو محشر میں سلیمان ہو یہ آنسو
 یاں ڈرہ ہو وان ہر درخشاں ہو یہ آنسو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

ع
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو

مدد گو میں غلامان ستمشاہ زمین پر
 پیسے مائیں بہن عابد کے چلن پر

ماؤ کا سفارش نہ علی کی نہ علی کی
 رو نہ غیری حسین ابن علی کی

یاں ہر ایک شاخ میں جو ہر ایک شاخ میں جو
 یاں بیضہ ہو وان اوج شہادت کا ہمارا

۱۳۱
 گو کہ عجب ہمیں یار سزا خدا بین
 مشو جهان مغویاں عالمین
 بند بگویندین علم خدا بگو بیا بین
 سلمان پاک کہ یار ایم بجا بین

۱۳۲
 پوچھ بیان آئے تو میں نے معلوم
 اور دل میں جو خاک اور آتش
 اس غم میں تیرا جی بے شک
 کہ تو اور دل میں

۱۳۳
 ہم وہ مہر سے ہرگز نہیں
 پوچھتے ہیں تو کہہ دو
 کہ تو نے کیا کیا کیا
 کیا کیا کیا کیا کیا

۱۳۴
 جب خواب میں پوچھا اے نیک کسی نے
 پشیمیر کے نام کا وہ حکم نہیں ہے

۱۳۵
 ثابت نہیں پر شاہ تیرے سے کسی کی
 سرنگے ہیں ان حسین حسین ابن علی کی

۱۳۶
 کرافت و اخلاص میں صادق ہیں وہ ہیں
 دنیا میں جو پشیمیر کے عاشق ہیں وہ ہیں

۱۳۷
 دار و دار کی بنیاد و سر
 ناگہ شب بے شکم آئی صفی
 اور آگے لگی سو تو میں نے
 سہل علی اختر خلیفہ کو

۱۳۸
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان

۱۳۹
 تو نے تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 تو نے تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 تو نے تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو

۱۴۰
 سو تو میں نے غیب سے سو اور کسی کی
 تم کہ سواری اور آتی ہوئی کی

۱۴۱
 تمہا ہوش حیدر رکونہ زہرا دہی کو
 ہم ہند میں روئے تھے حسین علی کو

۱۴۲
 ہستیا کہ ان ایک ایک اہل
 کل تھی نہ خیر آج کی آج ہے کل کہ

۱۴۳
 کیا وہ بیکار غریب ہیں اور دانا
 پشیمیر میں سے وہ لوگ کہ ہیں
 پشیمیر میں سے وہ لوگ کہ ہیں
 پشیمیر میں سے وہ لوگ کہ ہیں

۱۴۴
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان

۱۴۵
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان
 کیا سب سے بڑا کو ہمارا کہیں بیان

۱۴۶
 پہلو میں علی زہرا تو میں نے معلوم
 وہ آتی ہیں شرب کو یہ جاتی ہیں کج کو

۱۴۷
 پیارا ہو حسین انکو وہ پیار ہیں ہی
 وہ چاند کا بہ ستارہ ہیں ہی

۱۴۸
 پشیمیر وید القدر ہی حسن
 بیان پشیمیر کے اودھر پشیمیر کے

<p>۱۳۱ آنکه اهل طهارت و تقویٰ در دنیا از آنکه اهل دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>	<p>۱۳۲ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۳۳ بی طبعی بیجا و بی حد در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>
<p>۱۳۴ آنکه اهل طهارت و تقویٰ در دنیا واجب کیا پنے لیے ہر وقت بجا کو</p>	<p>۱۳۵ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۳۶ روشن یہ ہر اک روضہ کو ہر کام نظر تھا ران بر جو نہیں گئے کبھی خود نشید کا گم تھا</p>
<p>۱۳۷ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>	<p>۱۳۸ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۳۹ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>
<p>۱۴۰ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>	<p>۱۴۱ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۴۲ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>
<p>۱۴۳ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>	<p>۱۴۴ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۴۵ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>
<p>۱۴۶ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>	<p>۱۴۷ بان روتق عاشورسی به راز عیان شمشیر بهان مقدس شمشیر در آن روز</p>	<p>۱۴۸ در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند در دنیا و دنیاوی باشند</p>

۱۴۴
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۴۵
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۴۶
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

درد دہماری کہ عزیز نونے چھٹے ہیں
 کعبہ کہ مہنا فرتری سرحدین سلطانین

کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

میرے کور غنت پہنچے تالیق ہوئی رہی
 اس فتحی عالم کو بڑی عید ہوئی ہو

۱۴۷
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۴۸
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۴۹
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

کہ پوچھ گیا وہ کیا تری مرض ہو جاو
 میں ہاتھو کو جوڑوئی کہ باا سواد

اس وقت جسے ہند کا عالم نظر آیا
 ماتم کا مرقے سے برہم نظر آیا

کے ہو گئے کہ وہ سونے کا لین وہ کو
 کراں دوق غرق بخونج لین وہ کو

۱۵۰
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۵۱
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

۱۵۲
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر
 کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر کھڑے ہو کر

غم باب کا رولوا مارو چپ ہو نہیں سکتی
 ہر شے سے ملانجوئی مگر رو نہیں سکتی

ایتہ و طھار کے حیران ہوئی کوئی
 سرگوندہ کوئی بی کا پریشا ہوئی کوئی

یہ ہے پھلر کات کے رکھا ہوئی کا
 اور رخ ہو رکھ کر کی طرف فتح مستی کا

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

بھائی کا لے حلقہ ہمیشہ کے آگے
پر زور کسی کا نہیں تقدیر کے آگے

منظور ہو یہ طوق تو گردن میں پہن
سب کی سیدنی پٹیچے ہوں ساد اکھڑے ہوں

جہاں قیام خالقوں جہاں ہاشمو ملک
ہر سو را بچہ نہ پھر اکھڑے سے نکلے

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

جائے ہر صوم مجلس و میوہ ارمین جانین
عابدیے ان ہنوں کو دربار میں جانین

لاریب یہ عقرب ہیں یہ نیش اور یہ قرین
پہ خار ہیں یہ نوکین ہیں اور یہ گل ترین

بندوی ہیں خلیفہ انہیں خوف کسی سے
فریاد ہماری کروا تشوہی سے

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

صاحب دوم
مجلس شریف
بانی و سرکار
بانی و سرکار
بانی و سرکار

و نہ مانگتے پانی ہیں اب رو کر ہیں پنچے
بلوہ ہو غضب تم کو خشن ہو کر ہیں پنچے

العیاذ باللہ شوراہہ الفتح کامل ہے
جو ہی یہ عزت کے پیر خیمہ برشل ہے

و خون کیا ہے کسی کا نہ خطا کی
چلے سر در بار دو ہائی دو خدا کی

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

مطرب ہو کر تیسری کھن پھینک کے دن کو
 رفاص کھڑے ہو کر تیسری کھن کھڑے کو

انہ دونوں نے یہ آمان حکم دیا ہے
 قرآن سے حدیثوں سے حرم انکو کیا ہے

کوئین اور کمزین یہ مخلوم خدا ہیں
 منعم ہرین متنج ہیں سکین میں گدہ ہیں

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

نے قہقہہ و لعل مینا کی صدا تھی
 مجلس میں فقط ہا حسینا کی صدا تھی

زندگیاں میں نے آرزو نہ جاری نظر لے
 اور لاشہ سپید کر کو ہم دفن کر لے

جس وقت یہ سب کروئین زانو ہو کر
 ہاتھوں پہنی طوقی پہنچا لو یہ لو لے

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ع
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
 و انما ابی بنی ہاشمی بن عبد
 المطلب سے چل کر حضرت علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہما سے تعلق ہے۔

ہم زور خدا الطیف خدا قہر خدا ہیں
 سحر اور دکھا تو ہیں ہم اعیان ماہین

گھول تو ہیں ہم با جہان عقد و شری ہیں
 رہتی ہیں بندہ اب تو تھے انکھڑی ہیں

سب پر وین ہوں اور رساوات کھلا ہے
 رہنبر احوال ہی کھولدے بال اپنی گویا ہے

سب کو کسب کیا ہے این سخن بے غش و غم
 دست سوزی می بین که زبان بین کون کون
 نو بر کمان آواز کمان کمان کمان
 بوی و باغ و باغ کمان کمان کمان

اب عاقل و در آن کجاست با م پیرانی بی
 فراتر نظر نیست علم پیرانی بی
 غش و غم کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

سب کو کسب کیا ہے این سخن بے غش و غم
 دست سوزی می بین که زبان بین کون کون
 نو بر کمان آواز کمان کمان کمان
 بوی و باغ و باغ کمان کمان کمان

ہر کج و دھڑکا جو حسین ابن علی کا
 وہ دل پر ہی کا وہ کلہ پر ہی کا

چھڑا وہ زمین نام حسین ابن علی کا
 آئیگی نہ پھر کوئی بلا سبط ہی پر

بھی بیٹ کو سر خم کیا تسلیم کے خاطر
 سند پر کھڑی ہو گئی یہ کلمہ کے خاطر

اب کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

سند کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

اب کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

چلائی اہل بڑی ہو تو تن کے زمین پر
 خط کچ گیا خنجر کا گلونے شہر دین پر

و اللہ لگی چوٹ مرے قلب میں پر
 یہ نوحد و شیون ہو فلک پر کہ زمین پر

ہوتی یہ نہیں صاحب القصر کی صورت
 بالکل ہوئے حضرت تسلیم کی صورت

اب کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

اب کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان کمان

امت کا نہ ہاتھ اٹھیا کاسیدہ بلالون
 ان بات پہ کہیں تو میں قرآن اٹھالون

عریان بدن وفاقہ کشن آغذ بگرہین
 کچھ میدان کچھ پوچھیں کچھ روکے روکے

عالم سے آقا کے کمال کو کھائے ہے
 دوسرے ہر جو انویں انویں یہ حق نہیں

<p>۱۰۰ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>۱۰۱ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>۱۰۲ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>
<p>اس خبر حضرت یوسفؑ کو پوچھا اور شوق و پھر خواب کی تعبیر پوچھی۔</p>	<p>یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>بالکل بے پرواہی سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>
<p>۱۰۳ کتاب جلالی میں ہے کہ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>۱۰۴ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>۱۰۵ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>
<p>آداب مرآتیاہ عقیر اور حزمین ہوں ہوں گل نشین کنو کا اور خاک نشین ہوں</p>	<p>ہم گھر میں ہے اور سفر کر کے بابا ملنے کی بھی امید نہیں مر گئے بابا</p>	<p>اکھون کے گھر چہر کی روحا دیکھو صورت تم جو حسن پاک گردا ما کی صورت</p>
<p>۱۰۶ وہ مسکرتی ہو کر سو رہی تھی وہ بولی بولی تھی وہ بولی بولی تھی</p>	<p>۱۰۷ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>	<p>۱۰۸ یوسف نے اپنے والدین کو بلوایا اور ان سے کہا کہ تم نے میری بیوی سے کچھ کر لیا ہے اور اب تم کو اس کی سزا دینی ہے۔</p>
<p>شوکت میں جلالت میں سرسبز مین اس عہد کے یوسف نہ تو تھیں خلق مہذب</p>	<p>یوسف پر پڑوئے تھی دھن جفا کے یہ تو کہا اور رو ڈولنے پشت دکھا کے</p>	<p>یوں تو سمجھ لیا کیا نہیں سامان نظر آیا اک خواب گر سخت پریشان نظر آیا</p>

<p>ص بیاض سوادک کوی کوی سوزان نیا بین ضربانی در وقت ایمان غلت تمامه دندان صفت مشهور بیاض من مخرج در آلوده تابان</p>	<p>ص بیاض سوادک کوی کوی سوزان نیا بین ضربانی در وقت ایمان غلت تمامه دندان صفت مشهور بیاض من مخرج در آلوده تابان</p>	<p>ص بیاض سوادک کوی کوی سوزان نیا بین ضربانی در وقت ایمان غلت تمامه دندان صفت مشهور بیاض من مخرج در آلوده تابان</p>
<p>ص سچا و همی خوشید و هملان کسن سخا بیاض بین پولس سچا و هابی کادین سخا</p>	<p>ص دیگیکی ضروران کبندال بی مگو کیون کبیر کے وارث کوی چیدالیک کچوچی</p>	<p>ص غیرات ادعوی اور ادعوی کوی و صلی بو غیر الی پسر پسر نسبا کوی</p>
<p>ص عالی تمامه کوی کوی کوی کوی عاشق کوی کوی کوی کوی کوی عفر کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>
<p>ص سوزیکان کمانا کمانا سامان خوش سخا دیر دیرن حاکم کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص پردی کیلیه پاسه نه پشیر کوی چوچورا بمانی کوی قضا لیگی پشیر کوی چوچورا</p>	<p>ص سستی بی یاد از مشوش هوئی زیب بان قفل کھلا اور وہان خوش هوئی زیب</p>
<p>ص کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی کوی</p>
<p>ص ہم یہ نہیں کوی کوی کوی کوی کوی روزین مرہا کوی کوی کوی کوی کوی</p>	<p>ص تب بسند کلی آہ بی از اسی صفا سیدانیاں بدین جی کوی کوی کوی</p>	<p>ص لے سکنا کوی کوی کوی کوی کوی دم نور تاب کوی کوی کوی کوی کوی</p>

سوال ۱۱۱
 افغان تہا پھر برا جو ہستی و کلمت سے
 سب زیر نگاہ گرفت اس شخص کی بوست

سوال ۱۱۲
 بیان کن تیرے کو دوسری بولی جانے
 ان تہا سب شکستہ ہو چکی ہاں پوچھ
 ان تہا یہ تو افسوس ہے یہ کجا کجا

سوال ۱۱۳
 افغان تہا پھر برا جو ہستی و کلمت سے
 سب زیر نگاہ گرفت اس شخص کی بوست

سوال ۱۱۴
 سطر سے جو تری استید بر آسے
 کیا جگہ بنتا ہے کہ وہ پتھر مرنے

سوال ۱۱۵
 پھر تو سے کھنڈ کا یہ سب پاس کرینگے
 اب پیری مدد حضرت عباس کرینگے

سوال ۱۱۶
 افغان تہا پھر برا جو ہستی و کلمت سے
 سب زیر نگاہ گرفت اس شخص کی بوست

سوال ۱۱۷
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا تہا
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا تہا

سوال ۱۱۸
 بیان کن تیرے کو دوسری بولی جانے
 ان تہا سب شکستہ ہو چکی ہاں پوچھ
 ان تہا یہ تو افسوس ہے یہ کجا کجا

سوال ۱۱۹
 افغان تہا پھر برا جو ہستی و کلمت سے
 سب زیر نگاہ گرفت اس شخص کی بوست

سوال ۱۲۰
 اور ہمارے تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

سوال ۱۲۱
 سوئی لو کہو گی تو قیامت میں کرو گی
 آتا ہے علم کسا نیرت میں کرو گی

سوال ۱۲۲
 کہا تو قسم پر سر پھیر نہیں ہے
 زہر کے موقع کی یہ گفتور نہیں ہے

سوال ۱۲۳
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا

سوال ۱۲۴
 بیان کن تیرے کو دوسری بولی جانے
 ان تہا سب شکستہ ہو چکی ہاں پوچھ
 ان تہا یہ تو افسوس ہے یہ کجا کجا

سوال ۱۲۵
 افغان تہا پھر برا جو ہستی و کلمت سے
 سب زیر نگاہ گرفت اس شخص کی بوست

سوال ۱۲۶
 جب پڑتی ہو وہ نقش تو تہا تہا تہا
 حضرت بھی زیارت کریں سنگو گی بولو گی

سوال ۱۲۷
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا
 کیا ہے تیرا تہا تہا تہا تہا

سوال ۱۲۸
 کہا تو قسم پر سر پھیر نہیں ہے
 زہر کے موقع کی یہ گفتور نہیں ہے

تمام
چوہ و محرم سے بچ کر شاک نشان
عاشق سے بچ کر وقت بجز عشق نہ دانی
بہ حضرت ازاد صاحب سے مراد ہے

تمام
بہ روز و تیرے تقدیر کی حالت کمان سے
دو دن میں تیرے سہرا کے پانی سے
تقدیر کا پورا پورا کرنا ہے

تمام
بہ اسی میں اور حضرت سے عشق نہ دانی
بہ اسی میں اور صاحب سے عشق نہ دانی
بہ اسی میں اور صاحب سے عشق نہ دانی

ہو یا میں نہ ظلم نذر آہوئے دیکھا
برقع سر زہرا سے آہوئے دیکھا

بقصد کمان تم سب آگاہیئے لوگو
شہسپہر سلامت میں کہ مار گئے لوگو

رکس شہسپہر میں بچہ آما موٹا پلے ہو
واللہ یہ تنگ آئے غلامو ٹک پلے ہو

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

فرمایا کہ صدہ نہیں امت فرمایا ہے
سر سٹکے کسی ہمسز ہیرا کو کیا ہے

نے کھر سے نہ وارث ہو پڑا اندر وہی
اب کیوں مجھو تقدیر فرمایا ہے رکھاری

ہی چاہتا ہوں دور کو قدم نہ کروں میں
حضرت زینب کھوان اور گھر چھوڑیں

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

تمام
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے
بہ حضرت کی توفیق سے مراد ہے

خاطر کرو بہ جان کو مجھ دستہ بگر کی
میں ہی تھی کسی خادمہ ہیرا کو کیا ہے

چادر نہیں سر پہ زینب تر م سے تم میں
باور تجھو آئے کہ بی ناویان ہم میں

روشن ہی مے دل پہ کہ تم نور خدا ہو
اقلب ہے کہ شمع کبہ چھیر نسا ہو

۱۰۰

زان میں بین بیکر شکر اس کے کا جو مقدار
 کفن و گور
 زان میں بین بیکر شکر اس کے کا جو مقدار
 کفن و گور
 زان میں بین بیکر شکر اس کے کا جو مقدار
 کفن و گور

ہائے کما پشت پر زہر اچھی کھری ہو مر داو و عسکدارک پر سے کی کھڑی ہو

۱۰۱
 چھین کا فاسمہ ہوتا ہے کیا پیدا ہو
 جگر کی جی تھی زہر ایا خافہ یا ہو
 ۱۰۲
 چھین ہزار پانی سے دل بن جاوے
 پیل بن ساقی کوڑی کی ہر دم یا ہو
 ۱۰۳
 خوشے عالی مدنی جائے زندان کی ہون
 زانہ زہر آواز مبارک یا ہو

۱۰۴
 روز نشور الی بلو جو قہر مصطفیٰ
 موش کی برک جاوے زہر کیا رو دا ہو
 ۱۰۵
 لور سی آئی صا صدمہ ہو جی دا ہو
 زنج پیا کار ہا شہر کو جاوے ہو
 ۱۰۶
 زہر کینا تھا سکیہ ہو تو کیوں کی ہون
 تو کہتی تھی مجھ پر اٹھا جو یا ہو

۱۰۷
 زہر پیوی مصیبت کا سنو اور کر
 موش کو کھوپڑی پوچھو کار شاو ہو
 ۱۰۸
 زہر تھی زہر کینا زہر ایا خافہ
 زہر زان میں پوچھو کار شاو ہو
 ۱۰۹
 زہر بان کو لڑا شہر تھی تھانہ
 زہر تھانہ شکر ل پوچھو کار شاو ہو

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا وقت
 اور نظر اور ہنسنے کا وقت
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

سليم فتح کرمی ہو جھک جھک راہ میں
 اندام دین کی بونا در گاہ میں

خلعت ہو میرا تیر دستان ہو چنا ہوا
 اس وقت میرا دل ہو دو طہا ہوا

الترکے چمک رخ روشن کر نور کی
 پر تو سوسکے غار ہی شمع طور کی

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

اس میں پر جدم شہنشاہ ملک کو
 دن کو شفق کے پر دین تار و چمک کو

خبر ہے حسین نے میرا پول ہو
 یار بدم سے پسری شہادت بھل ہو

ہر چند پاس آئے گا پر دل سے دور ہو
 خیر اب بھی رخ شہر ہو جہانک فرود ہو

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا
 اور میرا دل میرے غم سے بھرا

چین سو مشن کرتے خود میں سوان
 میں ختم سواری ہو چمک دل طول پر

فیاداب ریگی نہ فوج غرور کی
 سر نذر فودہ آئی سواری حضور کی

کیا تھر ہے چین سکر کے واسطے
 وہ لون پیاس مالک کو تڑکیوں سے

شاه کو توتختی بنویسید یکجا بچی آکیر کاوان
رکوعی گو گادی جو صاحب اولاد بودی

ساقی کو نوش کنو پیر کما شیشی نے
کیا قراخا آب خنجرین کی ایک یاد بودی

شاه کو توتختی دکھا فاصلا کرنا ایک پیکر کی
پہنچا ادیب پنا اور یہ داماد بودی

بولے ناما یکجا مجھو قائل کی جا اویزی
پر اودا حضرت جبریل کا استاد بودی

قطعه
قل قلم قاسم بنم باشو کونما آسمان
بندگان حق جو کوزار سو کج بودی

رات کو دو طلبا اور گھڑی مار گیا
بہت قاسم اپوں پر جیکر یاد بودی

جیب ماکا پونٹے مارا سکیٹینہ کرکھا
کس طرف بیٹھو پورہ دروازی نو یاد بودی

بہتر نکلو کے نام کے صدقہ دے دیا
قیاندر وہ عالم سولہ آزاد بودی

توضیح
محبوب ناما پورکے سے دم جیب قبل گاہ
زیب پکاری جانی کرکٹ پر گاہ
وہ قید ہو کر آئی سے با حالت تباہ
تو جیکے حق میں سے پونٹو پھر آہ

اسلامت کرو دوسرین پر سر سین
زیب اگر پیر شود و آبر سوسین

توضیح
جیب فاطمہ صغیر اکا دل چھوین گھیرا
اور فرما المستی سے پونٹوں کے آبرو لیا

جبریل سے کوئی ہدم آسم پونٹوں ناما
نما علیہ السلام فی بان باکو سے لکھا
اگر دوشہرہ و لیسان واد از غم نہمانی
دل و تو جان آمد وقتت کہ ما زانما

عاشق
 این بجز کسی بیایمان زندا
 آنکه در صفت کون و کونین در دنیا
 بواجب و کونین صاحب است و کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

عاشق
 بر کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

عاشق
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

تصراک و پوچھا کیا تو فرشتہ ہی موت کا
 کی عرض ہاں یقین ہے حضرت کی گفت

اسے تو صاف رہیں جو حیدر کا در لیا
 اور تو ذہن میخوشی ز شہرا کا لکھ لیا

ناطق بواقف لفظ لفظ کہ حق کی بیان میں ہم
 گو یا جو حرف حرف کہ قرآن کی بیان میں ہم

عاشق
 کیا یا عبادت کو کہم یا عبادت کو کہم
 کیا یا عبادت کو کہم یا عبادت کو کہم
 کیا یا عبادت کو کہم یا عبادت کو کہم
 کیا یا عبادت کو کہم یا عبادت کو کہم

عاشق
 تاجر اس کے خیر رسوالات
 تاجر اس کے خیر رسوالات
 تاجر اس کے خیر رسوالات
 تاجر اس کے خیر رسوالات

عاشق
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

نے تاج نے عصا ز شیماں رہ گیا
 برفکری جہاں کا پہ ارمان رہ گیا

خدمت ہمارے شیعوں کی دوزات کر دین
 اپہر فرشتے فرہو بہا بات کر دین

میدان تیغ فیرہ وہ قیر قیر یہ ہے
 ہنگام آناش تیغ دوسرے یہ ہے

عاشق
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

عاشق
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

عاشق
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین
 کونین کونین کونین کونین کونین

خون حسین خون نبی سے جدا نہیں
 سید کے قتل کر نہیں ظالم بھلا نہیں

واقع ہا کے شافع روز جزا ہی ہیں
 ایمان کی ابتدا ہی ہیں اور نما ہی ہیں

شہ لو لے ہم حرا نہ روز جزا کی ہیں
 اجازت حسین میں سب انبیا کو ہیں

۱۱۰
 اس طرح کوئی اور طرح نہیں
 ہے نہ یہاں نہ دوسرے جگہ کا اختتام
 ہے بلکہ وہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۱
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۲
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۳
 فی الفور یہ ہو ہی نہیں سکتا
 مثل حساب کا کھلی اور کچھ نہیں

۱۱۴
 یہ وہ حسین کے مدور دگار سے
 کا ٹھیکے براہ نام شہ ذوالفقار سے

۱۱۵
 کہ جسے کا وہ جمال وہ ساماں کیا ہوا
 فرعون کیا ہوا رسہ یا کیا ہوا

۱۱۶
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۷
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۸
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۱۹
 راک فعد اس ویارویح اس زیاد کا
 وحشت وہ قبر کی وہ تلام فشار کا

۱۲۰
 پر عرق بہن جو ال مہر کی چاویں
 یوسن کی طرح ہونے فدا کی تہا نہ

۱۲۱
 آہوش میں اسے یہ زمانہ کا حال ہے
 اور اسپہ شجہ کو خواہش جاگیر مال ہے

۱۲۲
 وہ فخر و کبر کا اتنا ہے سوال
 وہ گزرا نہیں ہے اس سوال

۱۲۳
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۲۴
 یہاں سے ہی شروع ہوا ہے
 اور یہاں سے ہی اختتام
 ہے اور یہاں سے ہی شروع ہوا ہے

۱۲۵
 قافل علی کے قبر میں بھی چین کے زمین
 منکرت سب آل نکیر من کر زمین

۱۲۶
 آئی اہل تو آپ کیلے جسے
 سب کچھ تھا کھر من مجھ مگر کچھ نہ لگے

۱۲۷
 صرف خرام وہ تو اسخار عصا ہوا
 اور نازل آسمان سے بیاب قضا ہوا

۱۰۱
 ان کی توجی سے بدو مع بودا نام سے
 لائے گئے کہ وہ نونو کا خادم ہو
 ایسا دن بھی کہ اگر ان دن میں
 ہزارا دیوں میں ہوتے تو ہزاروں

۱۰۲
 حضرت سیدنا ابوالفضل علیہ السلام
 بیان شاہدین کو کہیں پیری تھی
 ان کی توجی سے بدو مع بودا نام سے
 لائے گئے کہ وہ نونو کا خادم ہو

۱۰۳
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار

جب وقت بہت شیرانی کا نام لوں
 شاخو نسو اپنی تیغ دو پیکر کا کام لوں

قرضہ ہر تیغ سے تندر خونین
 چاہوں جو میں توفیق نہیں تو نہیں

ان چارست پھیل کر سب سے کیا
 جنگل سے کہتے ہیں بالکل سا گیا

۱۰۴
 کیوں کہ وہ ان وقت شاہ اسماعیل
 آفت میں خیرال علم وین کر
 شہید ہوئے ہیں پیرت کو کر
 شہید ہوئے ہیں پیرت کو کر

۱۰۵
 پیرت کو کر ان کا کھڑا ہے کیا
 ایذا و صوب کی بڑا کھڑا ہے کیا
 بوسا یہ دو صوب میں پیرت کو کر
 انصاف ہو گا شکر کے دن پیرت کو کر

۱۰۶
 ان وقت میں تین سو چالیس ہزار
 ان وقت میں تین سو چالیس ہزار
 ان وقت میں تین سو چالیس ہزار
 ان وقت میں تین سو چالیس ہزار

جھ کو غریز ناما کی است و سر نہیں
 آہو خطا ہی اہل خطا پر نظر نہیں

بہتہ کی پسینہ ماسر کا پائون پانہنگا
 ظالم وہاں پو پتر کمان ہو تو لاینگا

فاروقی مثل دلکو جھلون کے رنج تھا
 قبضہ پر آکر سستی اعدا کا گنج تھا

۱۰۷
 گئے کہ ان کے زمین پو پو کا ویا نام
 عدت میں آہو ان میں کسی کو
 پہلے پہلے پو پو میں گئے ان
 پہلے پہلے پو پو میں گئے ان

۱۰۸
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار

۱۰۹
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار
 ان دنوں میں تین سو چالیس ہزار

نہیں کہ ساتھ آٹھ برس کی سر گئے
 اگر بھی در گئے ہاں غریبی در گئے

پہلی جو وہ انفقار علی کو یا علی
 اگر شمار ہوڑ کے مرخصا علی

اب عمر شمس ہی نہ عمر تو نہ فرود نہ
 ہستی کے ماہ و سال کا ہی ہی غریبی

درد کا خون کو کہے علم آسمان
ظلمت کو کہے شاد آسمان
موت کو کہے پودہ پتیل غرق آسمان
پتیا کا صاف نور کو کہے پتیل آسمان

پتیل کا نور کو کہے علم آسمان
ظلمت کو کہے شاد آسمان
موت کو کہے پودہ پتیل غرق آسمان
پتیا کا صاف نور کو کہے پتیل آسمان

پتیل کا نور کو کہے علم آسمان
ظلمت کو کہے شاد آسمان
موت کو کہے پودہ پتیل غرق آسمان
پتیا کا صاف نور کو کہے پتیل آسمان

جاری زمین پر میں نہ وہ آسمان پر
گو یا قرار آنگاہ شہ کی زبان پر

حاضر غزال شیریں اس ان ہو گوی
شیر خدا کے لال پہ قربان ہو گوی

کے بند وہ اب خدا پہ جو جاے خدا کے
جس کا کہ ایسا شیر سے ہی گوی کیا کرے

بوجہ بجا جو شکر کہ بنا جو
ان میں میں نہ شکر کہ بنا جو
حضرت کی پیاس کو کہے پتیل آسمان
کوئی دیکھ کر کہے پتیل آسمان

حضرت کو کہے پتیل آسمان
بکھانا کو فضل کو کہے پتیل آسمان
اب کبھی نہیں مری قدر کا اختیار
مظالم روزگار کو کہے پتیل آسمان

چو کہ پتیل کے بولیں سو آریوں
پتیا کا نور کو کہے علم آسمان
نور کو کہے پتیل آسمان
کوئی دیکھ کر کہے پتیل آسمان

ارشاد ہوا صریح شمس کا
جاو مجموعی بوجہ شکر کی پیاس کا

افسوس تم میں ایک کو میرا دیکھیں
اس زور پر قصاص کی مجھ کو طلب نہیں

نانا کو میرے کہنے پہ آنسو ہائے شکر
تجھ کو خدا کے پتیا کا جبریل لائے شکر

آرزو نہ ہو شکر کہ بنا جو
پتیا کا نور کو کہے علم آسمان
پتیل کا نور کو کہے علم آسمان
پتیا کا نور کو کہے علم آسمان

پتیل کا نور کو کہے علم آسمان
ظلمت کو کہے شاد آسمان
موت کو کہے پودہ پتیل غرق آسمان
پتیا کا صاف نور کو کہے پتیل آسمان

پتیل کا نور کو کہے علم آسمان
ظلمت کو کہے شاد آسمان
موت کو کہے پودہ پتیل غرق آسمان
پتیا کا صاف نور کو کہے پتیل آسمان

دہندہ ہر پتیا کا درد و حین کا
ماہی سے تابا ہر سیکہ حین کا

حیوان کو کبھی مجھے معلوم ہیں
جان میں جو خدا کے وہ حکم ہیں

آہو کو کبھی سید ہیں دنیا میں کم ہو
یاں فرج بے گناہ غزال حرم ہو

دعای
 جگرانی آنگ گمانی روانی
 گریه کنی ز غمبانی روانی
 کس صفا آئی سر کوفتانی روانی
 سیمای رخسار آئی روانی

دعای
 من تو ایمان تو بی تو چه سود
 زنی مرا در دست تو جان سپردم
 کج چو دل سلف این خیر بود
 بیایند چه بختار تو بودم

دعای
 کلاه شاد ز کوه خورشید
 منجم ز جمل کوه خورشید
 کلاه شاد ز کوه خورشید
 منجم ز جمل کوه خورشید

دعای
 ایان تری بان گری از صغری
 اس چال زمین به موت کوهی گری

دعای
 اس نمر خورین سر جو عین زگر
 مثل حباب چار طرف است چرخ

دعای
 ز بخت حاجت گم کو که بوی
 باک اک بین ایک ماتخین ز لیز بوی

دعای
 منم کوه خورشید ز غمبانی
 کس صفا آئی سر کوفتانی
 سیمای رخسار آئی روانی

دعای
 ایان تری بان گری از صغری
 اس چال زمین به موت کوهی گری

دعای
 اس شان کوه زمین لک کوه
 ز با جو بدی سیمان کوه

دعای
 نقصان کوه آن کوه نادان
 چل بر حصو کوه کوه و دلیتی

دعای
 سنا توفیق چیا تو سنا
 نقطه کسبی بنا کسبی بر کار

دعای
 جن کوهی چو کوه خورشید
 اس کوه اشک کوه کوه

دعای
 یوز کوه کوه کوه کوه
 کوه کوه کوه کوه کوه

دعای
 کوه کوه کوه کوه کوه
 کوه کوه کوه کوه کوه

دعای
 کوه کوه کوه کوه کوه
 کوه کوه کوه کوه کوه

دعای
 بازو کی چلیون کوه کوه
 چو رنگ ماهیان عناصر کوه کوه

دعای
 قسمت بین جو غراب چشم زیاد
 آن کوه کوه کوه کوه کوه

دعای
 سران سرشان جاز و عراق
 شمشیر زین کوه کوه کوه

صالح بن علی شاد کوه کوه

بجای آنکه در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

بجای آنکه در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

بجای آنکه در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

سوال بر سر جوتیج دو پیکر کو تول کر
 روح الامین سپر سو شپیر کو کھول کر

سکو جو سس کی کسی کی خوش را نی سی
 سر کو کر کے خاک میں تن کو ملائی گئی

عالم میان عالم اسید و ہم تھا
 جوزا شمال تیج دو پیکر دو جیم تھا

سوار و سوار
 سوار و سوار
 سوار و سوار

سوار و سوار
 سوار و سوار
 سوار و سوار

سوار و سوار
 سوار و سوار
 سوار و سوار

بھاگ نام قبضہ شمشیر چھوڑ کر
 دن سوجی کیاں کو کسان تیر چھوڑ کر

سوج کی شکل خوف و دروب گئی
 پر پوش اسکے پر تو سے و سو پئی

جانی تھی و سو پیکل پر نہاڑی ہوئی
 پر سو تیج خوف ہو کر دن ٹھری ہوئی

بجای آنکہ در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

بجای آنکہ در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

بجای آنکہ در این عالم
 بماند و در آنجا
 بماند و در آنجا

قارون کو دلہہ مخبر خوف اجل لگا
 گا و زمین کی شلخ میں سوار پہل لگا

اوی ہوئی لو فرق عدو کو فرو کیا
 کر کر اٹھی تو راکب مرکب کو رو کیا

مستی تھی کام تیج کے مسب حال ہو
 مان کل میتی تیرے فاقے حلال ہو

صومع
 باول بی کمان آموختان دانک
 زنده گشته ز شکر کوهی فرا
 از کمان قاطع ز شکر بی فرا
 کس فرستنج کیلیه زده حق ادا

صومع
 بدی حسدی گنگ من چون چو چو
 آج هیچ کج یک قدم پودن بر او چو
 رده نیش بر سبیلستا جو چو
 باطن جلوسن آتفونو کون باطلو

صومع
 انظر منظر کاردی کسب این کسب
 نطقه نطقه نطقه نطقه نطقه
 حرکت به چو پاره و پاره آتفونو
 اک یک یک یک یک یک یک یک یک یک

دو کر کے ایک ایک کو جو هر و کھا دیا
 تیر و کمان و چلہ کو شش پر بنا دیا

آئی فنا قریب بقا دور سہٹ گئی
 وہ تو بر صا اصر کو اصر عمر گھٹ گئی

کون کن کے آتفون کون کون جو کھا گیا
 اک اک ستر کے حصہ میں اک اک عطا کیا

صومع
 زوزان شیخ از خطایا بصرف غیب
 چا پاک صومع و از نطق شکر غیب
 غالب بود حق پس سبای کفر غیب
 ایلیه ز یک ادا کاش از غیب

صومع
 زوزان شیخ کتیا شاه دن چو چو
 مفرغ ز کون نطق از حق و انطقا
 شیخ طبع کی دصا پر اپنی جو دصا
 نوا از شیخ من موک انک غیب انطقا

صومع
 گاہ دین سعد ز نطق کوهی نطقا
 کسب کسب کسب کسب کسب کسب کسب
 نطقه نطقه نطقه نطقه نطقه
 اک یک یک یک یک یک یک یک یک یک

کر ز کران بھی لقمہ شمشیر ہو گیا
 گوشکھل میں تھا پیش مگر زیر ہو گیا

اری بنی جوشق تواری لعین ہوا
 گردن پہ سرتوزین پہ بھاری لعین ہوا

وم لینے و وہ قاطع کے نور میں کو
 سینے پہ نیزے رکھے گرا و جیلین کو

صومع
 بولے پیکر کے شمشاہ وادرس
 کون او جو صلیبی زانی کا ایس
 آتفون کے سترے بیجا بیس
 آتفون و بیجا نطقه نطقه نطقه

صومع
 اوائل آتفون و در نطقا ایس
 دستا ایس کی شکل اصر نطقا
 نطقه نطقه نطقه نطقه نطقه
 نطقه نطقه نطقه نطقه نطقه

صومع
 سلطع سترے کسب کسب کسب کسب
 بولے نطقا ایس کسب کسب کسب
 او تیرم نطقا ایس کسب کسب کسب
 نطقه نطقه نطقه نطقه نطقه

پہنچو لو رکھا قبضہ شمشیر تیز
 طین و خفت تیز ہوا دست تیز

آئی کمر میں تھاب کسب کسب کسب
 کھوٹے کو اور سوار کو چونک گئی

بولا کمر جدا کسب کسب کسب کسب
 بچرے بوسے کا وہ میرت کسب کسب

۹۱۲
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا

۹۱۱
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا

۹۱۰
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا
 بے پروا و بی پروا

بہ پانی و کبھی میں کچھ جانتا نہیں
 غیر از غم کسی کا کھانا جانتا نہیں

تھانا گوارا خط کر بیان ہو توں کو
 اس وقت کی خبر تھی بہت سوں کو

خبر ملائی سے مگر ہر طرف
 مرقدین کا طمٹہ دہلی کو خوش آگیا

۹۱۳
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے

۹۱۲
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے

۹۱۱
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے
 دنیا سب نہیں کرے

سے کی تشنگی کو نہ دل سے بھلاؤ نکلا
 تو پانی پی میں نہر سے پیسا سابی جاؤ نکلا

جن پینے میں قدیو نہیں شور مچا
 رہا کہ تین بیٹوں میں بس ایک حسین

یوجہ دل لہ یہ نہیں منہ قون کو
 جلاؤ فوج کہ تہجر نہیں حسین کو

۹۱۳
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے

۹۱۲
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے

۹۱۱
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے
 کھانا کھانے سے

کس دل ہو تو نے بڑا دبی یہ قبول کی
 ہر جہ پوسہ گاہ ہر میرے سوں کی

جادو و جادواعت حق سے بخل کنی
 تو بڑھو میرے کبھی پہل کنی

پہلے تو بھائی جان کو اپنے سپاوشی
 پھر اڑتا ساتھ اپنے گے کو لٹاؤنگی

بیدل سوار گرو سب اس ان ہو گئے
 بیکس کے قتل ہونیکے سامان ہو گئے
 بیچو بیچو بیچو بیچو بیچو بیچو
 بیچو بیچو بیچو بیچو بیچو بیچو

یہ کھلی کھلی ہوئی ہے
 ہر قسم کی ہتھیاروں سے لیس ہے
 ہتھیار رکھا ہوا ہے ہر قسم کے لالان
 ہتھیار ہتھیار ہتھیار ہتھیار ہتھیار

اس ہمدرد و اہم نام کو بخش گیا
 اگر کے جفا و غم کو فصل کھول کر گیا
 سینہ دیا تو زخم بر سر سنیہ کجا بیٹھا
 دریا بود کا جا پارٹ خاک کیو گیا

بیدل سوار گرو سب اس ان ہو گئے
 بیکس کے قتل ہونیکے سامان ہو گئے

آقا کو نہ سکینہ نہ زیر تپ کی یادھی
 اس بزم میں جو رو تو رہن ان سب کی یادھی

آنکھوں کو کھولا اور کہا سنیہ سنیہ علی
 تربت میں کانپ کانپ کے مرتضیٰ علی

یہاں نظر نہ رہے ہر طرف دراز
 ہر طرف سے فتنے فتنے کی آواز
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

یہاں ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

یہاں ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

زیر اے دل کو قبر میں کیونکر سمیٹا تھا
 ان حربوں کیلئے تو نہ بیٹے کو پالتا تھا

بازو کو تو ہونڈھو نہ گئے اور تو عین کو
 آخر کو بخش نے گئے آمارا حسین کو

سینہ پر بیٹھا جو یہ نیادل کا کینہ ہے
 کونجینہ علوم الہی یہ سینہ ہے

یہاں ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

یہاں ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

یہاں ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

قالبو میں انگلیان تھیں پہنچا امام کا
 سر خاک پر پگنت تھا سہ دم کا

دریا ہو کا سینہ سے ہی جو ایل پڑا
 دریا ہر کا ساتھ انی کے گل پڑا

پانی پائے اب تو مر احوال غیر ہے
 بولا شعی کہ اور بھی تڑپو تو سیر ہے

مطلع
یہ کج گشت با نون علی سو قتل گاہ
جاری مہانتہ کردا غلبہ نواذ افغانہ
دود و قدم پر نوتی تھی درسیانہ
جہان تھی حسینؑ کی جان کو پوانہ

مطلع
قافل تو خطف کو سر کب نے چلا
نیلیا پیرین بیان کن شاہ کربلا
طبل ظفر چلا کر گئے پیرین خدا
خون پر کیا تہ سید مراد ابن ترغلا

مطلع
پتھر کو لگا نون پانی میں
زخموں نے جانی تھی چکر اوزن میں
انہوں نے دود لعل نون پانی میں
جادو بران کر کے چکر اوزن میں

ہرے تھارے چاہنے والے بھی مر گئے
کس جاہو کس طرف ہو کمان ہو کہ مر گئے

کھیتی علیؑ کی لٹا گئی بستی اجڑ گئی
پرو دیس میں حسینؑ آریٹہ بچھڑ گئی

ہرے ہی سے میرے اری ہی پیدا ہو گئی
تم ہو گئے شہید میں بر باد ہو گئی

مطلع
افسردہ گئی نون میں فوج کو قوتین
آواز ظفر کا کھنڈہ نہ مارا کاسر چین
گمبیر ہوئے تھے چاہو لفظ سید کین
جہان راہ دود چکر لے شہوان بن

مطلع
دینو بن لو لیا ظفر لاشہ را ما
دینو بنین با تھو لال کھیتی وہ تھو لاشہ
کھلے گئے گاتے کا گیا کھرام
انہی کھنڈے تیری تھی ہو کر شام

مطلع
بھینجا بیجا کی تہ گھر تھے لکھا
بھینجا کی تہ اور امین پانچ پڑھے جاو
بھینجا میں جوں جوں تھارس چھوڑا
بھینجا کی تہ کھنڈے تیری تھی ہو کر شام

یہ ابن فاطمہؑ میں زہرا کی جانی ہون
یدار آخری کی تمنا میں آئی ہون

گہر سے گل کے اور قدر آلت لیا
یو پگی جو پاس میں تو سر پا کٹ گیا

تہا سدا حارسا تھر کیونہ لکھا
اوسو نہ حوون کمان تیا بھی کین کا نہ لکھا

مطلع
یہ پتھر کو لگا نون پانی میں
زخموں نے جانی تھی چکر اوزن میں
انہوں نے دود لعل نون پانی میں
جادو بران کر کے چکر اوزن میں

مطلع
پتھر کو لگا نون پانی میں
زخموں نے جانی تھی چکر اوزن میں
انہوں نے دود لعل نون پانی میں
جادو بران کر کے چکر اوزن میں

مطلع
پتھر کو لگا نون پانی میں
زخموں نے جانی تھی چکر اوزن میں
انہوں نے دود لعل نون پانی میں
جادو بران کر کے چکر اوزن میں

زینبؑ حسینؑ کی بھی آؤن پانی تھی
یان بیگناہ کمر و نون میں جدائی تھی

کیا جلد جلد تھر سے سر کو جدا کیا
میں حضور کا نہ کوئی حق ادا کیا

تدبیر کوئی موسیٰ چلتی نہیں ہری
نا چاہ ہوں کہ جان نکلتی نہیں ہری

۱۱
 عزیز و سنگدل شکر کی حسین کا صاحب
 بد دون با جس سے دنیا میں کیا کار ہوئے
 قطعہ آتی جو زینت تو ابو عبد اللہ
 کہ ہم جناب محکم سے شرمسار ہوئے
 کیا جواب پوچھتے تو ہم خود جو جواب
 تجھ سے پوچھتے ہیں پھر کیا پوچھتے
 ہونے جو کب چمن تو ہم تنگ شہیدوں کو
 خزان کے بعد وہ کل غیرت بہار ہوئے
 آئے خانہ زندان میں شاہ جنت سے
 کرسی کشید کی فرقت تھی تو راز ہوئے

۱۲
 حسین اہم کے تن پر گلے تھے میر
 وہ سارے تیری کہ جب کہ پاز ہوئے
 ۱۳
 جیو میں کیسی دو غم اکاب تھلے آہل
 عجب جیو میں سے کب پوچھو سوا ہوئے
 ۱۴
 پست ماریت ملعون عجب غریب سے
 نہ سید کب کس کے گلزار ہوئے
 ۱۵
 نونو کا بھائی سے بھائی کو بعد مرگ پیاں
 بے جو نہ ہون لاش تو کھنا رہوئے
 جمان میں کوئی دلدلنا بجز قاسم
 کہ جس نے پورا حشر گل کے ہاں ہوئے

۱۶
 مع جو کھمرا کر بلا میں ما مول
 تھے غلام ہوت صرف انتظار ہوئے
 ۱۷
 کیا مانی
 اس نے آ کر دعوے پر اور جنت میں ان
 نسوین وہ ان کہ جو کھمرا ہوئے
 ۱۸
 فتاویٰ بول سے دستم داع و حلیت
 کئی چیز نظر کی قیمت میں ہون
 ۱۹
 کیا عی
 یارب خلاق مہر و ما ہی تو
 بنشندہ تاج و تخت شاہی تو ہے
 ۲۰
 بے منت و بے سوال و بے استحقاق
 تیا ہے جو سب کو یا الہی تو ہے

ع
 ہرگز در بر اسم میں گام نہ شام
 کرتا تھا کہ جو کہ نہیں ہو کر
 تہا تھا کہ اور تو چون کہ اور
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

کیا مٹتے خاک عرض کرے بڑھکا تو تیر
 پاس اور پینے ہو کہ ہمارا ہو دور تو

جاؤ سلام شہزادے سے
 اکثر یہاں سے دوست کو ہے ہاتھ

تھی میں توڑ تیر ہر زبان بھاری ہو
 اٹھا روانہ میں غل الجھو بھاری ہو

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

اب جیسا ساتھ ہر یوین عظیم ہو
 شہزادے کی رکاب ہو اور میرا ہاتھ ہو

آتا نہیں تو بہ بردگاری حسین
 سے وای از غریبی و دیاری حسین

زیست دعا میں شادی لہر کی آہ
 ہر ساعت ای کی خیر مناسے گزرتی ہے

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

ع
 اگر تو در زمان گناہ گویا
 تہا نامہ ایسا ہے غلام
 وہ سنا ہے کہ نہیں ہو کر
 تہا پید ہو کر موجود ہے غلام

تبدیل کا و دخل تھیں ہر نوشتہ میں
 دوزخ ہو جسکو چاہو بلا او بہشت میں

خالی مرے مجھوں کو پار زبے کو
 اصغر چلے ہیں ساتھ مرے ہر کھانے کو

دشمن کو اور دوست کو پہچان لیجیے
 اکثر کو جان آل عبا جان لیجیے

۱۰۰
 جب شاہ کو خطو راطے پر لکھ کر
 بیان فرماتے تھے کہ گنگا میں
 رخصت ہوئی ہے جی سے شام
 روانہ دارم سفر اگر ہو جسے

۱۰۱
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

۱۰۲
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

کوئی وطن ہوا ساتھ ہو کوئی راہ تو
 اور سب نے راہ خلد کی لی قتل گاہ تو

منزل میں اوج اختر اسید کا ہوا
 اک جا مقام ذرہ و نور شید کا ہوا

فخر لاکھ شرف جبریل سے
 یا قوت گو شوارہ عرش جہیل سے

۱۰۳
 یہ وصف زمرہ شمسہ جہاں کیا
 بس کہ بزم قین کا کھتا ہوں ہا چرا
 جو بوجھ شمشیروں سے راہ میں لا
 کہیں سپاہ آگیا کھتر سے فدا کر سوزا

۱۰۴
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

۱۰۵
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

پروانہ سان طواف چراغ حرم کیا
 اک ماہ میں ثواب دو حج کا ہم کیا

کیا خیمہ کی شکوہ ہو کیا آب تاب ہو
 فرش زمین پر عرش برین کلوپ ہو

سننے کہ قافلہ میں یہ پیشور فاطمہ
 فریاد بچراغ ہوئی گور فاطمہ

۱۰۶
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

۱۰۷
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

۱۰۸
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام
 شام شام شام شام شام

یاں آرزو میں شہ پاک روئے تھے
 کو فرین زنج مسلم مظلوم ہوئے تھے

سجدہ کر لے زیرِ توقف گناہ ہو
 یہ بارگاہ قبلہ ایمان پناہ ہو

شہر عمر لے دیدہ و دانستہ کیا کیا
 اپنے نبی کی آل کو خود بے روا کیا

میں
 جھوٹی بیباکانی کی تھی کون نذا
 کہیں چاند اس کے جسے تھی اندھا اور کیا
 اس کے جو جس غلام کو لیا گیا تیرا
 منہ را کہیں تیری شایانی والا

میں
 ہم شمشیر سے تیرے سر کی تھکان
 بولیں شمشیر سے تیرے کمان
 مہلتے ہی جلال سے آیا تھکان
 ہر دم ہر زمان تو شہر سے دہلیان

میں
 کھول تو دل میں نہ تھی کون
 میں نے تیرے سین میں تھی کون
 میں نے تیرے سین میں تھی کون
 میں نے تیرے سین میں تھی کون

جنگو طلب کیا ہے حسین غریب نے
 سینہ فریو طرح مہیبت نصیب نے

جسوت اپن مرد و نکو غیرت لالی میں
 برقع آتھیں انار کی اپنا اڑھائی میں

جب وقت جنگ نے ہو یا قافلہ کروں
 سو لشکر زید کا میں خاتمہ کروں

میں
 صوف ملا کہ نہ تھی دل لہو تیرا
 کاغذ ہوا تیرا سر اور وہ چھو تیرا
 شوقی بنشست تو کو کو شایب جا
 منہ تیرے پیر ہر ہر تیرے

میں
 اگر روز دنیا نہ تھی یہی کی کیا
 یہی نہ تھی یہی نہ تھی یہی نہ تھی
 شوقی کہ سر ہر ہر کی کو کو
 تو خاک تیری وہی تو کو کو

میں
 قدرت خدا کی اس لہو خزاں ہے
 لہو تیرا ہے تیرا ہے تیرا ہے
 اور تو نصیب تیرے ہے تیرا ہے
 جھکو تیرے ہے تیرا ہے

عم اپنی جان کا تھانہ اسبابے مال کا
 پر تھا قلوب تباہی اہل و عیال کا

بالکل غلامی تھے مروان بھلا دی ایچ
 تو اربانہ صغونی تھی غیرت اٹھادی ایچ

ایمان دیا بہشت وی اور ان ندویا
 احسان خیرین کا فرہوش کرویا

میں
 چاہتے تھے تیرے ہر ہر کی کیا
 چاہتے تھے تیرے ہر ہر کی کیا
 چاہتے تھے تیرے ہر ہر کی کیا
 چاہتے تھے تیرے ہر ہر کی کیا

میں
 اور غصہ تھی تھی کا تو قرار دیا
 اور غصہ تھی تھی کا تو قرار دیا
 اور غصہ تھی تھی کا تو قرار دیا
 اور غصہ تھی تھی کا تو قرار دیا

میں
 کہتے تھے تھی تھی تھی تھی
 کہتے تھے تھی تھی تھی تھی
 کہتے تھے تھی تھی تھی تھی
 کہتے تھے تھی تھی تھی تھی

رود قبول میں محمد اندیشے آتے ہیں
 کیا یا حسین نہ مجھ کیوں بلاتے ہیں

خاک و سیاہ کر دوں یہی مشرقین کو
 رستم تو دیکھو آگہا اٹھا کر حسین کو

کھا نہیں حسین تھی کچھ ناک لہو کو
 جہا ہوا ہر ہر ہر ہر ہر ہر کو

میں
 کیا ہے جو کہ میں نے کہا ہے اور آ رہا ہے
 فرستو جان نوا گوارا کے گھر کو گیا
 مگر وہی چھوڑی چھوڑی تو میرا کیا بنا

میں
 آئی ہے کہ سطرے سطرے خالوں
 ناگاہ کہ غلام کا ریا رویہ
 صل جلدیو شادی چوٹی پیر تو

میں
 جان سنیں چھوڑی چھوڑی
 تنظیم کیسے تھی بائیس تالیف
 کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے

اندیشہ جان کا نہیں الیہ کو راہ میں
 دسویں کو قتل ہو گیا مگر م کے باہر

کیسویں نون کا نہ صونکا اوپر پڑا ہے
 دروازہ پر رسول خدا میں کھڑے ہوئے

گمہ قلبنا لدرک کا بریا خرویش تھا
 گمہ روخنا فداک کے نگر کا جوش تھا

میں
 اور اسے پیر نے وان کی تھی جن
 فکر خدا کا نشانہ تھی مخرج وطن
 دل باغ دل چھوڑی چھوڑی
 غلام پر طعام میں بیٹھ گیا

میں
 پتھر پتھر داغ کا نذر ابر تاب
 پتھر پتھر غمش میں پتھر کا تاب
 پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر

میں
 بالائے شکر کوئی نہ ہو تو
 تب سب کے لیے ایسے ہی تھے
 میں نے مٹنے نہیں ان پر مٹنے

اور وہ جہ زہیر جو عظمت شعار تھی
 فانوس خیمہ میں وہ نہان شمع و ارتھی

قدرت کا ہے جمال خدا کا جلال ہے
 کوئین میں شمال نبی بے شمال ہے

فہرست خط و خال رسول ان میں ہیں
 فرد جمال خاتم پیغمبر بران ہیں

میں
 یہاں سے نہیں ہے یہاں سے
 بلین میں اس غبار کے پورے کار
 ہنسی کی صورت حق آجاک سوار
 زنا فریب نہیں ہو چکا وہ نامدار

میں
 یہاں سے نہیں ہے یہاں سے
 بلین میں اس غبار کے پورے کار
 ہنسی کی صورت حق آجاک سوار
 زنا فریب نہیں ہو چکا وہ نامدار

میں
 یہاں سے نہیں ہے یہاں سے
 بلین میں اس غبار کے پورے کار
 ہنسی کی صورت حق آجاک سوار
 زنا فریب نہیں ہو چکا وہ نامدار

خصل شیم عطر عرق سے مہک گئی
 ہمہ میں ایک نور کی بجلی چمک گئی

داخل جو وہ جوان ہوا خیمہ گاہ میں
 نقش قدم کی طرح بچھین آگھین راہ میں

پہاں سفر میں ہجرت ہے ہلکے پھول ہے
 صخر کی یاد میں دل اکٹرا دواس ہے

۱۱۵
 کیا ہے جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۱۶
 وہ بولا کہ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۱۷
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۱۸
 سننی ہو میں سیکھتا بہت کچھ
 کہد و آہنی سے چکے یہ لوٹتی تھاری

۱۱۹
 وہ بولی خیریت ہر مین اس پر بھی شاد ہوں
 کیا قائل تھے کہ بیٹوں نے میں زیادہ ہوں

۱۲۰
 پڑھ کر نماز شہ کے کہا ہے کچھ سوال کر
 وہ بولا تھے سایہ طوبے نہ مال کر

۱۲۱
 کیا ہے جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۲۲
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۲۳
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۲۴
 رونق زیادہ آجکے ماتم کی ہو
 یہ میرے ساتھ آجکے لاشے یہ روٹگی

۱۲۵
 نپے روٹی سے اپنی مجھ کچھ گلانیں
 عزت مری کچھ آل نبی سے سوہنیں

۱۲۶
 سر نہ دینے جا ہوں زہر لال کو
 مجرام تو کہد یہ ہم پیر کی آل کو

۱۲۷
 کیا ہے جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۲۸
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۲۹
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے

۱۳۰
 کھوئی میں میرے ہوش تر شوٹوین
 مقبول کی میری کنیزی حسین

۱۳۱
 وقت نماز حکم جو بخشا امام نے
 یہ رکن حفظ جگیا قبلہ کے سامنے

۱۳۲
 نعرے جو الوداع کے ہر سمت ہوتے
 اصغر ہی اسکے واسطہ جو دین تو تھے

بہشتی بند بندین کی خوشی کی کیا
بولڈی بڑی بڑی خوشی کی توں تارا
اوقاط کی غامدہ خاص کی جا
تو دماغین اتنا تھا توں کی

میرا ہر شے پر کہ کیا
مولا زنجار کی خوشی کی کیا
بیاہر ہر شے پر کہ کیا
بیاہر ہر شے پر کہ کیا

میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا

پھوڑوں اگر کاب شہ مشرقین کی
مجھ سے قسم لے مہیوں رو سکتی ہیں کی

کیا تھے عشق سے ہی کائنات کو
سہ رنگے ہیں خواب میں دیکھا تھا ات کو

تو جاؤ خلد تمام کے آقا کے ہاتھ لو
پھر جاؤ نہیں ہی چھوڑ کر رہے ساتھ کو

آئی اندازت سے مسرورست کر
روح مہول کی آسوس ہوا
تو دسکتا ہوں غم کو توں کوں غم

رو دو کہ جو ہے توں کوں غم
عجاوبیوں کوں غم کوں غم

تو دسکتا ہوں غم کو توں کوں غم
عجاوبیوں کوں غم کوں غم

ہر مشکل مصروف توڑتا تھا ہاتھ ہی
لیکھ کہتی رہی تیرے ساتھ ہی

مہر کے روز سہلی بجات آتا ہے
جو جو ہے ایسے ساتھ خدا کے ساتھ ہی

میں لو تندی ہون حسین کی کرو غلام
تیرا امام ہے تو ہر ابھی امام ہے

بہشتی بند بندین کی خوشی کی کیا
بولڈی بڑی بڑی خوشی کی توں تارا
اوقاط کی غامدہ خاص کی جا
تو دماغین اتنا تھا توں کی

میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا

میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا
میرا ہر شے پر کہ کیا

پچھلے تو پچھا سب سے میرے بھائی کو
جب پاس آیا آپ کو پیشوالی کو

تو جاؤں کو مجھ کو توں کوں کی چاہی
بی بی تری وہ ماہی پیری ماہی

فردوس کا زبیر کو رستہ بتا دیا
کیا میں وہی تیرے مول سے بھلا دیا

قصہ
 وصف دو چشم پاک بنیاد چشم
 بہان توین سید و سید و سید
 ایک جالب اور سفیدی کو چشم
 کچھو دو عیب کرکے نیت و زین

قصہ
 کچھو دو چشم خفا شہد فخر
 کو پین بر کر مطلع ابروین پنجاب
 قدرت کر کرکے نشتی اور کچھو
 چوڑا ہر ایک بعد پر ایک کجا

قصہ
 اور سید شاد مین کو نور و زین
 کر و انباف سوچ کرکے نور و زین
 اکوڑوہ مین دیکھ کرکے نور و زین
 قدرت خلقی و مین نور و زین

کب مثل چشم پاک ہر ہر ہر چرخ
 پر چشم ہے جوان کی تو وہ چشم ہر چرخ

بر زمین ہر سایہ پرورگار ہے
 سایہ کا سایہ لب پر یہ صاف شکا ہے

چار آئینہ سی ہونہ کسی چار آفتاب
 وہ ایک آفتاب ہر چہ چار آفتاب

قصہ
 یعنی کند زلف و تارک کنگان
 حسن سا پر اسکا کنگان کنگان
 لاوت کنگان کنگان کنگان
 کنگان کنگان کنگان کنگان

قصہ
 دندان کی شہدائی نرما
 بہتر لب کسب ارباب کیا
 وہ صرف نقطہ لب مین کیا
 ہو کر مین لب کسب دو کنگان

قصہ
 پیر و ماسک عددہ جاک پانچون
 فکروہ کسب کنگان پانچون
 وقت مزار اسکا کنگان پانچون
 کنگان کنگان کنگان پانچون

خجلی مین شاہ حسن یہ اختر نہاد ہی
 پوچھو نسب تو زلف کا یہ خانہ زاد ہی

دندان کو اس عدو و شرف اشکاپین
 لتے گھر امانت پرور و کار مین

پیر و گمان رکوع و دعاست ثبوت بز
 انکی سپر بھی دست دعا قنوت بز

قصہ
 بوضف خط کا عقلم سا و سب
 وضو نہ اسکا خط عالم و سب
 اس خط کا خطی اسکا خطی
 اسکا خطی اسکا خطی اسکا خطی

قصہ
 اور اتھا کا جو حسن خطی کنگان
 زکشت اور تو یہ سبلا مری بان
 دستانا کا خطی شوبہ بان
 سبلا کا خطی شوبہ بان

قصہ
 اپنے توجہ کا اس طرح لاجب
 توجہ لاف کی ہے خطی خطی
 بسین عاقلست عاقلست
 عاقلست عاقلست عاقلست

خط کے ڈبھی رخ کی جب بناسیے
 لوزیر مشق خط و رق آفتاب سیے

تو صیف پائین غصوب مال شہدین
 اس ایک پا کون کرتے انھون شہدین

رو کو سپر یہ مہر جو ضرب کی حربین
 مانند ماہ کوشے ہون میں ایک بسین

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

بالو کے ساتھ شیر و الا کو روٹیوں
 مجھ کو نہ روٹیوں آقا کو روٹیوں

سہ روئے گرد چہ کی دہن جھاڑ کر
 دشمنوں کو باندھا چا در تظہیر سھاڑ کر

جب یا علی مدد میں قلم سے رقم کو لے
 مضمون عجیب مثل اے بے رقم کو لے

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

دوست میں تیرے جانیسے بے درستیوں
 خالی پڑا ہے یہ نہ لکھ کر حسین بن

طلوع یہ رشک مہر ہوا جبکہ زمین پر
 سایہ کہ میں دھوپ دیکھا زمین پر

دیکھو تو کیا جمال زہیرا بن قین ہر
 یہ ابن قین خاص شہ مشرقین ہر

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

طلوع
 کرم و پکاری کج و دوستی کج
 دلدار سولہ زار دیون کج
 کرم و پکاری کج و دوستی کج

بدم کے رفیق کے آشنا سے
 محسن کے شفیق کے باوفا سے

یا یوس ہر طرف سے گرد و غبار
 اسقاط عمل ما در ہر آرزو ہوا

صادق مثال شمس و قمر کی نہ انی نہ
 کیا تاب نہ تو دیکھو جو بر رو ہوا کینہ

۱۱۱
 تو میں خوف گنہگار دو کوئی شمار
 ہو جائے تو نظر ہر اور وہ جاب دار
 حال کے بال سے ہونا نہ تو شمار

۱۱۲
 تو اب بھی کچھ کیا نہیں دیکھتا ہوا
 تو اب بھی کچھ کیا نہیں دیکھتا ہوا
 تو اب بھی کچھ کیا نہیں دیکھتا ہوا

۱۱۳
 غمزدان غم ہی غم ہی سون کی آہیں
 اور وہ تو بوجھ کر دیکھتا ہے
 غازی کو نہ بھرا کر اور وہی ہے

۱۱۴
 ہونچا جو میں شرم نہ تو کیا نشانی
 گھوڑا لگا گیا کاوی نہ نہ بلا بلا
 پڑھو لگا کر کہ لکھ کر تم کو بھی جان

۱۱۵
 پانی فدا کر لیا سے کیا کہ دو بلا
 دیکھ کر حق نے غم کو کچھ کھلا
 زہر اگر کو مہربان کر لایا تو نہیں ملا

۱۱۶
 طوفان چار سو فوہ دیا خون رخا
 منج جاب بابر کا ب آئین چھیا
 ہاتھ سے بھینچ گیا جی نیک جا

۱۱۷
 احمد کے دو نو سو گین جو اک میں ہے
 خان کا پیرا قاطمہ کا نور میں ہے

۱۱۸
 بہر نیک بخت ارض و سما نہ لو
 پانی دور و فاطمہ کی بددعا نہ لو

۱۱۹
 جرتیغ آشنا نہ کوئی زینہ رخا
 جسپر کہ وار لگتا تھا بس وہ ہی پار تھا

۱۲۰
 پر اب یقین ہے فاطمہ کے شور و سن
 تم پر عذاب ایسا کھل مسیحا سن

۱۲۱
 جھولے میں ایسا غش علی صغیر لایا
 اب قبلہ رو حسین نے منگو لٹایا

۱۲۲
 کھاتی نہ تھی مہین کو جرات کھلائی
 کھاتی نہ تھی مہین کو جرات کھلائی

۱۲۱
 فاقہ اور کجا تو جو سال کشتار
 ہو گیا حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 بیخود ہو گیا وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو

۱۲۰
 بیخود ہو گیا وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو

۱۱۹
 فاقہ اور کجا تو جو سال کشتار
 ہو گیا حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 بیخود ہو گیا وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو

۱۲۲
 ہر وہی طرف تو وہ بکاشن تاپ
 اور بائیں سمت دیکھ کر مظلوم رو تاپ

۱۲۳
 یوں لیکو آٹھاکے درخیمہ حسین
 اصحاب گردکاش کو اور گنہگار حسین

۱۲۴
 بالو کو کو کہ مانا کا صدر نہ دیکھو
 اندھیری بی بی کو بیوہ نہ کہیو

۱۲۵
 اصحاب شہزادہ چھاندر کو
 ساغر کو فیاض و عین جان
 گنہگار حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 ہر وہی طرف تو وہ بکاشن تاپ

۱۲۶
 اور سونے کی بیوی کو
 اور سونے کی بیوی کو
 اور سونے کی بیوی کو
 اور سونے کی بیوی کو

۱۲۷
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو

۱۲۸
 واقع نہیں میں کون یہ محدود ہے مری
 شہزادہ کو ایہ مادر مظلوم سے ہے مری

۱۲۹
 کہدو علی کی پوتیاں اگر نکا کرین
 زینب سے رفیق کا حق سنا کرین

۱۳۰
 کچھ سنتی ہو کہ کیا شہرہ لگی کہتے ہیں
 سفود صابون کو لاش پہ چھپ کر کہتے ہیں

۱۳۱
 وہاں ایسا حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 وہاں ایسا حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 وہاں ایسا حسین کی نزار اولیٰ کشتار
 وہاں ایسا حسین کی نزار اولیٰ کشتار

۱۳۲
 نہ روی وہ نہ جہاں اگر بیان کلا
 نہ روی وہ نہ جہاں اگر بیان کلا
 نہ روی وہ نہ جہاں اگر بیان کلا
 نہ روی وہ نہ جہاں اگر بیان کلا

۱۳۳
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو
 کجا جو وہ سب کو

۱۳۴
 اعدا سب کا قتل پہ مخیر کجا حسین
 اب حضرت حسین کی مختار ہو جائیں

۱۳۵
 گرد و گواہین اہل حرم کرتے آتے تھے
 وہ شکر کرتی آتی تھی یہ تو تھا تھے

۱۳۶
 شوہر کو رو کو اچھڑا تو اب اپنا کھو تین
 وارث تو میرا جیتا ہے میرا کس کو رو تین

اندیش از اسرار ملک
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

سہرا جی بر پہ باندھی ہوگی کئی کئی
دولہا جی جتنی میں بھی کئے جاؤں

یہ ہے مانا پاس نہیں پر سے ہے
کیا حق میں ایک بات کی بہا ہی کہتے

اللہ نے اظہار اہل حرم مغزی بول کے
کبیرا کے گرد و فگے بال کھول کے

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

کوئی رہا نہ کرا شاہ شہدین
تا نظر یہ ستم ہوا عشرت پریدین

مرد سے کی شکل ہوگی ہویا ہویا
رو و گے تم بھی فاطمہ کبر کو رو

اب کیسے نامراد ہمیں خلق روئیگی
شادی ہماری روز قیامت میں ہوگی

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت
دشمنان را در غایت

ہو وقت سب طبع کے طبق آہان کے
کبیرا جو ہر خشکی لٹنے پہ آن کے

اندوہ نے رنڈا پے کی حالت تباہ کی
روکے کوا پناہ رسالت پناہ کی

ہو میں آستین نقاب اپنی کیجیو
مخبر میں اس نشانے میں ہو کر کیجیو

درد و غم از آنکه یک تنه
درد و غم از آنکه یک تنه
درد و غم از آنکه یک تنه

کرم که در میان
کرم که در میان
کرم که در میان

درد و غم از آنکه یک تنه
درد و غم از آنکه یک تنه
درد و غم از آنکه یک تنه

آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم

آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم

آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم
آزاد و سیر که می نویسم

قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان

قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان

قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان
قطع نظر قارایان

صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی

صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی

صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی
صدقه و تیرس بنز جوانی

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه
دل کوی که در تنه

۱۱۱
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۲
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۳
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

وہ بولتا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے تو اسے قتل نہ کرے۔

غل تھا کہ اس غبار میں ہر کالہ ہے اور بھائی بھائی گدھا ہاگ ضرور ساں

پوچھیں اگر حسن کمان عرصہ لگا تھا کھدی کیو کہ میرے چچا کو غش آیا تھا

۱۱۴
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۵
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۶
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

وہ بولتا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھ سے ملے تو اسے قتل نہ کرے۔

فرماتے ہیں حسینؓ میں تو حسنؓ سے بہتر ہوں بیٹا کا رے وہ ہے بھائی بھائی

اکت کا امتحان یہ ہے کہ میں نے یہاں سے آیا ہے اور حسنؓ میں نے یہاں سے آیا ہے

۱۱۷
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۸
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

۱۱۹
 حضرت علیؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام علی بن ابی طالب تھا۔ یہ ایک بہادر اور شجاع شخص تھا۔ اس نے اپنے والد کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں۔

میدان حرم کوئی نہ خدشہ من لگے میدان تو اک طرف غمناک خدشہ لگے

ہم مرگ نوجوانی قائم پر رہیں روتا ہر چھوڑو مرے مظلوم بھائی کو

قاسم وہ دلع کر لے شہ کو بلانی کو روتا ہر چھوڑو مرے مظلوم بھائی کو

جلد ۱۱

۱۱۱
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۱۲
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۱۳
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۱۴
چاروں لیسرہی میں ہی تیغ آزمائی کو بھج اس جوان بختی کی لڑائی کو

۱۱۵
کہ در تیغ میان کو کانہ کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۱۶
مارا جو اسکی تیغ پر خالی نہام کر تیغ اٹلی کی طرح سے توڑا حسام کر

۱۱۷
اعلیٰ صفت حسن علی کی بیوی جو کوشش کر کے اس کی شان کو

۱۱۸
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۱۹
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۲۰
مردم جمال پاک پر جب تم وا کرین پھیلا کے ہاتھ پھر مڑگان دکا کرین

۱۲۱
فائل کا ہاتھ اٹھو گا اٹھاس ہر جا اک ہاتھ میں نہ ہاتھ رہا اور نہ رہا

۱۲۲
اس تیغ سے دو چار چوہا را آئینہ ہوا اس چار آئینہ کا ہزار آئینہ ہوا

۱۲۳
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۲۴
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۲۵
اگر کسی کو زخم ہو تو اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے اس کو زخم سے بچانے کے لیے

۱۲۶
یاد جو کی راہرواہل جدال سے بزرگ کھو وول کن بیوہ کال سے

۱۲۷
دل طنطنہ سے غصہ سے سینہ بھرا ہوا ہراہ سو سوار و کمال سے پر ہوا

۱۲۸
کھینچا جو اسکو زور سے یہ حال کر دیا جب گرد چکا تو کھوڑے سے یہ حال کر دیا

<p>۱۴۴ دہا بولی تیر جاوین اکتی نین لاسے سائے زبانا مازین حضرت کو بیکلے کاب جاوین</p>	<p>۱۴۳ جو پو چھتا ہزار نوں نور عین کی کتاب سے سبے شکل کھاو حسین کی</p>	<p>۱۴۲ یہ کیا بیان لے مے ناشارتے ہو غم غم میں کیا تصو عدا کرتے ہو</p>
<p>۱۴۵ پاشاہ جان پیاسون کی کیو کر کلتی ہو روح جوان شاہ ترپ کر غلی ہو</p>	<p>۱۴۱ جو پو چھتا ہزار نوں نور عین کی کتاب سے سبے شکل کھاو حسین کی</p>	<p>۱۴۰ یہی تو آنکھیں کھو لو ذرا کیو عورت بہ تھکو کون رو ماہی ہا کے طور سے</p>
<p>۱۴۶ براہ قصوئے مجھائی آکھو جی دم نفا منتظر ہو تو آکھو کھلیے مشتاق مان کیو نین تو دھارن ماوارا زوی ہر پو کھلیے</p>	<p>۱۴۷ پانی دین کجا جو ہم کجا کیرین کجا جو ہر تھو آتھا وہ غم نین</p>	<p>۱۴۸ شہزادہ کجا کجا کجا کجا شہزادہ کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۱۴۹ یوں نامہ راد کوئی نہ دنیا میں فوت ہو خاک شفا کھلا نا کہ آسان سوت ہو</p>	<p>۱۴۹ سر رکھ دو میرے ہاتھو نہ تم کاٹ کر آئین چا تو نذر کے لاشہ سر مرا</p>	<p>۱۴۹ دامن اٹھا کو سینہ دکھائیے مجھے اور پھر گلے سے پانے لگائیے مجھے</p>
<p>۱۵۰ جانی بس سنجار ہو کر تیرے بڑے پو پو لاشہ کجا کجا کجا</p>	<p>۱۵۱ سرفا کجا کجا کجا کجا باہین پو پو کجا کجا کجا</p>	<p>۱۵۲ کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۱۵۳ دیکھا وہ چاند سا ہی زمین پر پڑا ہوا سر کاٹے کو سر پہ ہو قاتل کھڑا ہوا</p>	<p>۱۵۴ بولا مزے کے بخت بہن کیا نار سامے کٹنا ہی سر بھی اور نہ لے چا مے</p>	<p>۱۵۵ غل تھا کہ قتل شاہ کا وہ اما دہو گیا لو گھر حسن حسین کا برباد ہو گیا</p>

جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
میرزا محمد علی صاحب
از قزوین آید و در سن
۱۲۰۰ هجری قمری در
کابل متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

اسلام بخت کے انہی تکلیف کیجیے
جیہڑا سے میرے دو دھڑکی آفرین کیجیے

بشیرا ریان ہن ہم حسن کے نشان پر
قابل چلو تو وار پٹے اس جوان پر

ہم تو چلے اجل سے ہو کیا چارہ پائیں
مارا مگر وہ قاسم مجھ مارا یا حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

لوندی کو بھی مگر نہ فراموش کیجیو
بلبانی بلائیں میری طرف سے بھی کیجیو

سکر چا کار و نا پھر سے یہ جو زمین پر
نیزہ نگا کے والد کو سوز زمین پر

میں ہاتھ باندھتی ہوں ہنقل کو جانو
فرزند کہہ گیا ہونہ لاشا سنگا کیو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابوعلی بن سینا
بسیار از علمای
عراق و ایران است
و در سن ۳۵۰ هجری
قمری در اصفهان
متولد شد

یوں مست پہا پریدہ رسالو مگر ہوتے
گم ہاتھ ہائوں دیکھو والو مگر ہوتے

آپ اگلی لاش زمین لیکار زمین
قاسم زمین پر گر چھپے پامال ہوتے

قاسم یہ کیا ہو جو فرنگ لاشے اسما ہوں
تم تو نہیں سنگا کی ہونے جانے ہوں

مستمع

چند ایک سے بڑے نئے والوں سے پیشہ ہونے کا
مقام میں ان کے رد و توہین جان بھر کر
القتل میں بچ کر کبھی اکثر یہاں والا

اقتل میں بچ کر کبھی اکثر یہاں والا
اقتل میں بچ کر کبھی اکثر یہاں والا

پر صاحب راجہ دادو شہر کربلائی کو

کیسا اجل نے لوٹا حسن کی کسائی کو

مستمع

گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی
گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی
گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی

گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی
گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی
گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی گنگوڑی

کہہ حق سے سب ملا کہ مدح حسن کریں

یہ ہر صلہ قبول سے پختہ کریں

باجی

سیدان میں جب آئے شہر شہر شاہ
بولابین سے جیت گیا شاہ

سیدان میں جب آئے شہر شہر شاہ
بولابین سے جیت گیا شاہ

میں
سنہ لاشیائیں کون کون سا
سب سے پہلے دیکھ لو گاہا
اقتان کر کے کہ بیچ چھوڑا
کسی نے ناک غزا کر کاوا

میں
آج سے پہلے پتھر کھڑے
آج سے پہلے پتھر کھڑے
آج سے پہلے پتھر کھڑے
آج سے پہلے پتھر کھڑے

میں
بڑا کما اور اٹھ کے
بڑا کما اور اٹھ کے
بڑا کما اور اٹھ کے
بڑا کما اور اٹھ کے

اگر کسی نے بال پریشان کر دیے
موجود سب نڈا پوکے سامان کر دیے

واری وطن کو بیوہ بنا کے کو دیے
بیٹا نہ کوئی جھگو کھلانے کو دیے

برہمچی کا زخم سینہ میں ناسور لاہو
دم توڑنے کو امان کے پناہ میں

میں
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی

میں
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے

میں
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی

گر ایسی چپ بسلی تو بجان ہو دی
جب تک تم کہو گے پس کو نہ رو دی

کیونکر سنوں کہ کڑو مئے دکھو بے بین
لہکر جو اہم گ ٹھین لگ رہے ہیں

بشارت ہو حسین سواری منگا تو ہیں
لومر نیکو تحار و چچا جان جاتے ہیں

میں
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی

میں
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے
وہاں سے پہلے

میں
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی
نہیں جیکو اور تمام کی

کہتی تھی ٹھین کو زمین لاشیائیں
لوگو کمان گدھرے پتھر کی لاش

بیوہ بنایا سننے وطن میں منائی سون
اپنی بہو کے ہاتھ میں منہدی گالی پون

رو کو چچا کو فاطمہ کا حق ادا کرو
لے امان چھوڑ بیٹے کو اتھر خدا کرو

۱۳
 میرزا حسن و میرزا حسن
 خشت آفتابین گرفتار و غلامان
 کسیر و سرور و جانی و ملا و کسیر
 کسیر و سرور و جانی و ملا و کسیر

۱۴
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں

۱۵
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں
 ایک دریا جاں نازم و بوجا جاں

۱۶
 نیزہ کا ہی بن لوگزم یہ شیر و نکلے
 نیزہ و نکلے ہم زمین پرستہ زمین چھل میر نکلے

۱۷
 نیزہ ایک جاں یک جگر میر چو قربان
 سانس کی نہ و شیر و زمین کی محفل ہے

۱۸
 قتل کے بعد لکھنے کی ناچا۔ کھا ہاتھ
 بیگ تہ کن بندھنے کسی رہا سہا۔

۱۹
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۰
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۱
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۲
 ایک بریکان جو سینے ت لدر جا تہ
 خون کے رو کو کو و سر آیر آہ ہے

۲۳
 پوچھتے ہیں سے جو دو روز کا یا سا ہو
 ایسے زمی کو جو بانی نہ تے کیا ہو

۲۴
 پوچھتے ہیں سے جو دو روز کا یا سا ہو
 ایسے زمی کو جو بانی نہ تے کیا ہو

۲۵
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۶
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۷
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان
 ایک جگر میر چو قربان

۲۸
 تیر بھی نیزے ہی سینے پر لیر جا تہ میں
 پرد عانا کی آت کو در جاتے ہیں

۲۹
 ایسے پیات کر سردن بن بدانی ہوگی
 اب کوئی آن میں نہیں یہ لڑائی ہوگی

۳۰
 آپ کر ڈیج و تیغ جفا ہو و سیکے
 فاطمہ رو نیکی کچھ ہم تو نہیں دیکھے

باہمی
 بیچے ہیں غراوار حسین بن علی
 کھینچے ہیں ماکہ کی طرف
 دربار سے دربار حسین بن علی

باہمی
 بیچا شربت برائے قاتل غنوم
 اس عنایت سے ہو گیا معلوم
 دوستانہ را کجا کنی مکر و م
 تو کہ با دشمنان نظر واری

باہمی
 زینت کا موسم ہے بہت کم باقی
 بخشا لو گناہ سال بھر کے اپنے
 دو دن ہر باہادور موسم باقی
 چہ سلم کے بھی یا امیر کو کم باقی

باہمی
 مرقدین کے شاہ زمان کہتے ہیں
 عیاشی بر با تو کہ ہے سونا جنگل
 حضرت کے بیچے کو گمان کہتے ہیں

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

آج بھی شش دین چہ ہر کوئی جگا ہوئے
 مانا گجہ اسکے کد سے نکل آئے ہوئے

ننگے سر ہو گئے نہ پتہ ہونا دیا رو
 اور کر لانا تو چاہو پڑی اڑھانا یا رو

گوہ محتاج ہیں پر دل کے غمی ہیں یا رو
 میں غمی ہوں جسے کچھ بھی غمی ہیں یا رو

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

کا بڑا س اور نہ کھاتا میں
 تو سمجھ لیتا میں

ہاں سے سر کی قسم کر لونی دیدیو جگا
 بھاری زنجیر بھی ہوگی تو میں لیو جگا

دلہ شہینہ کے ماتم کا اثر ہونے لگا
 دیکھ کر کج شہیدان کی طرف نکلے لگا

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

عالم
 اچھا ہے جس میں ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

وقفۃ اللہ ہمیں لگا دینا تم
 پھر میں غش میں پئے لگاؤ اٹھالینا تم

رحم سب لوگ میری نونہ کیا کرنے میں
 چیز ناوانوں سے ہلا کر لیا کرتے ہیں

میں یہ جلا جو کھینچو ہو کہ ہمتیں میں
 اور نہ ہر اسکے مرتب کی یہ تصویریں میں

۱۱۱
 او نظر سے اس کی ہر طرف سے دیکھو
 کیا اس کی ہر طرف سے دیکھو
 کیا اس کی ہر طرف سے دیکھو

۱۱۲
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے

۱۱۳
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے

دوستی میں ہی سب لگ کر رہا ہوں
 تم اس شہر میں سید بہن کا ڈھن
 پھینکی شہر ہی سمجھو یہ شہر ہے

یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے

اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے

۱۱۴
 اور فرزند تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 واری کی چادر تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 واری کی چادر تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو

۱۱۵
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو

۱۱۶
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو

حق نہ رہی لکھنؤ کی کادار کرتی ہوں
 رات کا بیابا پسرتیہ فدا کرتی ہوں

یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے
 یہ تو کیونکر ہے اس کی ہر طرف سے

اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے
 اس میں حسرت ہے اس کی ہر طرف سے

۱۱۷
 رات کو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 یہ چاہتی تھی تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو
 یہ چاہتی تھی تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو

۱۱۸
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو

۱۱۹
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو
 اور اس کا جو اس کا جو اس کا جو اس کا جو

اسکے مرنے پہ ہوں ایشاد زن بھی رہی
 مان بھی ہوں لہا کی مٹی ہوں مٹی

جبکہ سر شہر کا قہر تو یہ جگا دیتا ہے
 پھر فاطمہ جھانسی سے اگلی تھی

بھائی قاسم کی طرح کھوڑا ہلاکت ملی
 ات تو نیک اس کی مٹی اس کی مٹی

۱۳۷
 اور یہ مظلوم جو ظالم کی نظر میں نہ تھا
 اور اس پر اس کی اور اس پر اس کی
 وہ کجی بن چکی اور اس پر اس کی
 وہ کجی بن چکی اور اس پر اس کی

۱۳۶
 میرا کاروبار تو میں کیا کہوں
 اس کا کہنا تھا اٹھارہ برس کا کہہ
 جو چھوڑنے سے اس کی کیا ہو رہی ہے
 میں نے جو دشمن ہوئی اس کو کھینچا

۱۳۵
 اس کی تخلص اس کی تخلص
 اس کی تخلص اس کی تخلص
 اس کی تخلص اس کی تخلص
 اس کی تخلص اس کی تخلص

اب تک صبح سے لوٹا گیا باغ زہرا
 اب یہ میرا جو بچھاتے ہیں چراغ زہرا

غم آلبہ میں کہوں کیا ہے کیونکہ دیکھا
 سب سیدائیں میں سب کو کھلے سر دیکھا

کیونکہ منظور مجھ پر اپنا رنڈا پایا ہے
 جب دامن قائم نوشاہ کی بیوا ہے

۱۳۴
 یوں تو اگر اس کے غم پر اٹھو
 میں صدمہ نہیں مگر میرا کاروبار
 ایک جوان اس کا بھتیجا تھا جس کا
 شبکہ بودہ دو صاحبان سے ہو گیا

۱۳۳
 وہ سب جی سے بن گیا کبھی تیار
 یاہ نام ہو اٹھنا نظر آیا دربار
 ماور وہ سب سے جو وقت سے یہ اختیار
 سب کو کھاڑتے گری ہو جا جا

۱۳۲
 گھنٹے میں گھنٹے میں کیا
 ماٹھیا ہم غم سے چھوڑ گیا
 مان جی ہم آجھی تھا جن سے
 اور میرا چھوڑ گیا

اسکے مرتبے زہر شہزادہ ہو چلائی تھی
 مان نظر کو کہ ایسے سرنگے نکل آئی تھی

کہا بیٹے سو کہ موقع یہ نہیں روٹیکا
 وقت ہر سید پر ہم سیر پہ فدا ہوٹیکا

پہنچو یہ اس گھڑی غارت میں شہزادائی
 غش سر جو بے بندھن اچھین سر شہزادائی

۱۳۱
 وہ روز شہزادہ کی تھی
 جیسے وہ مگر کیا نہیں تھی
 اب جی روتا ہے اسے ہاں اور دیکھو
 اس کا دلش وہاں کی ہری ہوئی ہے

۱۳۰
 بڑا بڑا ہر دست خالی ہو گیا
 اتنی تانکید نہ فرماؤں یہ ہر تانک
 مگر اس کی ساری کا جس سے
 چھوڑ چھوڑا اس کو ہونے کا

۱۲۹
 ہاں وہ سب سے گنتی شہزادے
 دونوں اس سے بلانے میں
 اور اس وقت جو جوان کھیل کر
 میں نے غیبی ہوئی اس کی

ابھی یہ لاش غیب در دو تھرائی تھی
 کہ اسے ہم چھوڑ کے چوٹائی تھی

اپنے ماتم میں اسے دیدوں تم روٹینی
 آؤ وہ مجھ سے ہوا پند ہونے کی

لھول کر گیسوؤں کو مشر وہ بر پار کی
 فاطمہ دیکھتی ان نمونہ تو کیا کرتی

۱۴۰
 کور و دلدلی و نیشاد و دریا و
 طالب خلد بر او صاحب بیان بود
 مرز و ندامت مرز ان بود
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

۱۴۱
 یعلی کتا صاحب او را کون
 بان دادش و نیشاد و دریا
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

۱۴۲
 کور و دلدلی و نیشاد و دریا
 طالب خلد بر او صاحب بیان بود
 مرز و ندامت مرز ان بود
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

سر کھا ہونیکا پائے شبہ دین کے اوپر
 جب تویہ نور کا جلوہ ہر جبین کے اوپر

یہ جو آئی تین جو ہر ایک عین کرتا تھا
 وہ کمین کرتا تھا اور سایہ عین کرتا تھا

اب تو قابو ہو جی عین کہہ مجھ کیوں کر مارین
 پیسا مارین مجھ یا پانی بلا کر مارین

۱۴۳
 قطب کو ہر جگہ تیار تھی
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۴۴
 مانیوڑی اور نیشاد و دریا
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۴۵
 کور و دلدلی و نیشاد و دریا
 طالب خلد بر او صاحب بیان بود
 مرز و ندامت مرز ان بود
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

پیارا کی طرح لے کے غوار ہے تو
 میرے مظلوم کا بیس کا مددگار ہے تو

اسکی طاقت پر لید زور مہر کا
 بس یہ سب حوصلہ بٹھا ہوا شہر کا

تھے ان سب کو دیا ہوا تو مجھ پانی دو
 ان غم جوں بیابا ہوا تو مجھے پانی دو

۱۴۶
 کور و دلدلی و نیشاد و دریا
 طالب خلد بر او صاحب بیان بود
 مرز و ندامت مرز ان بود
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

۱۴۷
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۴۸
 کور و دلدلی و نیشاد و دریا
 طالب خلد بر او صاحب بیان بود
 مرز و ندامت مرز ان بود
 نیشاد و دریا و نیشاد و دریا

کون تھاتھ کی بیبت و جب فروغ
 او لگ فرق نہ تھا جسم نہ تھا فرق تھا

ایک باری دم کو تہ تجر کا
 تہ کا کو کھی پانوں کھی سس کا

سرگراپے شہنشاہ امم کے اوپر
 سجدہ شکر کیا سرے قدم کے اوپر

<p>۱۱۱ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>	<p>۱۱۲ دو گنا ہے اس کی طرف سے دو گنا ہے اس کی طرف سے دو گنا ہے اس کی طرف سے</p>	<p>۱۱۳ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>
<p>۱۱۴ تو نہیں دیکھو ہوا جو ابھی آئے تیرے پیڑھی کا لاشہ تو ابھی لائی ہے</p>	<p>۱۱۵ قدر دان بھائی کی غمخواری کی یہ پس ہے مراد میری بہو ہے</p>	<p>۱۱۶ ہر یہ مہمان حسین اسکی مدارات کرو یہ بھی ہمدرد و سخاری ہر ملاقات کرو</p>
<p>۱۱۷ ساقی کی طرف سے اس کی طرف سے ساقی کی طرف سے اس کی طرف سے</p>	<p>۱۱۸ واقعات کی طرف سے اس کی طرف سے واقعات کی طرف سے اس کی طرف سے</p>	<p>۱۱۹ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>
<p>۱۲۰ لاک محاذ ہے صدائیں تیری آتی ہے لوندی سادات کی سادہ اگر جانی ہے</p>	<p>۱۲۱ میں ادم بھی نہ سہرتے سر پر دیکھا لاش کی بھی تری اور ہاتھ جگر پر دیکھا</p>	<p>۱۲۲ ابو مجبور ہوں ہاں جبکہ شہادت ہوگی سر کی او تیری بھی فردوس میں ہوگی</p>
<p>۱۲۳ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۴ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۵ ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے</p>
<p>۱۲۶ کسی تو نہیں مگر دیکھ نہیں ہو پناہ میں آل حیدر میں یہ چھپنے کیلئے آئیں</p>	<p>۱۲۷ غم نوشاہ میں گل گل کے چھو مہر صاحبو اب مری سایہ ہی خدر کرنا ہے</p>	<p>۱۲۸ دن بچار کہ مدد کار امام آتا ہے جنگ کو قاسم نوشہ کا نام آتا ہے</p>

صفت
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 لادوہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 آجین کر ستر سے کہے کہے کہے کہے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

گر تو بخین لیے یہ لوگ تھوڑے تھوڑے
 شاہ جہتی ہوئی رتی پر پے تھوڑے

کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے

دست بردار نہ سید پر خونیز ہوا
 تیغ جینی جو نیکن آتھامی یہ تیز ہوا

صفت
 اور جات کہ کیا ہوئی یہ تھوڑے تھوڑے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 زبان تو زبان کی تھوڑے تھوڑے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 یہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

کو کہ ظاہر میں نہ مجھو وہ نظرانی تھی
 پر میں سستا تھا کہ بی بی کوئی پلائی تھی

جب روان تھر کے شہر کے پر مجھو
 فاطمہ رو کو مجھو تھامے چیر ڈر مجھو

جیت پرتیغ کو اس ظلم سے برسر کے
 تھر پھر یہ رگڑا لیت پھر تیز ت

صفت
 اور مجھو یہ رات میں کھلا اور اندر
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

صفت
 یہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
 کس کی نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی
 نظر سے نہ گزرتا کہ جو اس کی

مجھ سے جلاد سے دوست کا سر کاٹا ہوا
 سر نہیں کاٹا زہر کا جگر کاٹا ہوا

مثل آسمان کے جوان جب کا سر کاٹا ہوا
 ایک ہی لال ہو اور وہ جی تو شمار کا

یہ تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے
 پوچھتا کوئی نہیں مجھ کو کہ کیوں تھی

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

ترزوہ کا مجموعہ بیان اپنے بھی سرینے کی
 میں نہیں لینے کی اس ستر کو نہیں لینے کی

سب کو تم رو چکین اب تم نہیں کرو
 شہر ہالو کے بھی زہد سالہ کی تہیر کر کرو

لو کہ جنت میں سکھانے کو کہاں مانا
 علی صغیر تہران اس کو ہوس مانا

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

کہہ کر گوئی جو صبر کا پارا نہ رہا
 لیا کیا ہے جو شاہ ہمارا نہ رہا

کب تلمکے یہاں پیاروں کو خاطر تعمیر
 ایسا اک زخم لگاؤ کہ ہو آخر تعمیر

فوج سبیل ہو لی خون و خدا کا
 جہانی عباس بھی مانگو دو گنا

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے
 سب کو بھی سزا دینی ہے

قدر اس درجہ غلاموں کی کہاں ہوں
 وہ بکے رہنے ہشتہری کی ہو روٹی

چھوٹ جا گیا غنوں جو چھوٹ گیا تعمیر
 تہ پانی کی طلب نہ کر چکا تعمیر

زلزلہ دن کو ہوا آنکھوں سے دیکھا
 اپنے کانوں سے سنا نا لہر ہر اینڈ

ہر کس کو کھانے کا حق ہے
 مگر شاہ سے کھانے کا حق نہیں ہے
 تو مرنے سے پہلے اپنے کھانے کو
 دیکھ لے کہ وہ کھانے کا حق ہے
 یا نہیں ہے
 یہ سب کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا

یہ سب کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا
 اور یہ سب کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا

جو کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا
 جو کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا

جو کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا
 جو کچھ ہے مرنے سے پہلے
 دیکھ لینا

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

مشہور زاد
مشہور زاد
مشہور زاد

جلد دوم

بیابانی

بہاؤ نے کہا نہ دال اپنے بیابانی
ارمان مرا کچھ نہ تھی
تھی آرزو وہاؤن غلطے کیوں
مگر غم مرا گھٹنیوں نہ چلے

بیابانی

مرفقین نہ کیوں شاہ مدنیچے
زیر اثر بستہ ہیں کیوں نہ سلیچے
نہ تھے ہاتھوں سے قید قاضین
بیابان کے واسطے کیسی

بیابانی

کئی کیسی غیب جلتا دیکھا
خبر کو گلو سے شہ پہ چلتا دیکھا
زنی ہو کے کان اور گلو کھلے
اس میں کہیں میں کیا کیا دیکھا

بیابانی

بہاؤ کی رسول حق کا لاشا دیکھا
کلتے ہوئے طاق شاہ دین کا دیکھا
زیر غیب کی تھی آہ لوگوں نے
کے عمر کو دو لوگوں میں کیا کیا دیکھا

۱۷
 مرتضیٰ خلیفان زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین
 یہ سرت جی سا تر اسمان زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین

۱۸
 شہزادہ شہنشاہ کی راجہ زمین
 دارا کوئی کی راجہ زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین

۱۹
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین
 دارا کوئی کی راجہ زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین

۲۰
 لے قہر میری کو دے پارے ہوشیا
 لے گو زیرے کیسوون لیسو ہوشیا

۲۱
 اللہ سے عشق باب کالان ہند
 بادشاہ چہ زمین کو سن فی اہوسا

۲۲
 سبے کہ یہ واقعہ بھی یادگار ہو
 اللہ دویہ نامہ ارہنے کا فرار ہو

۲۳
 فاضل پیر کے راجہ زمین
 اللہ کا لاشہ پیر کے راجہ زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین

۲۴
 شہزادہ شہنشاہ کی راجہ زمین
 دارا کوئی کی راجہ زمین
 فرزند مسرت جی کی راجہ زمین

۲۵
 جب بن کا فر از سلیک ان پیر
 نیک بکار کی باجو کر کے دار صلیک

۲۶
 متصل میں بد لوقا طرہ زہر کے لالک
 تم تو جوان مرگے اٹھارہ سال کے

۲۷
 ہم بیاجان کو دوہن اور تم قریب ہو
 اصغر بن صدو اہر خوش نصیب ہو

۲۸
 دیکھو تو جا کے مر پہ لہو صوم ہوتی ہو
 اک لالی ایک ستر کے لاشہ بد ہوتی ہو

۲۹
 اک ہر ہوش نصیب کیہ ہوشیا
 اک ہر ہوش نصیب کیہ ہوشیا

۳۰
 اب نصیب نصیب نام ہوشیا
 اب نصیب نصیب نام ہوشیا

۳۱
 نصیب نصیب نام ہوشیا
 نصیب نصیب نام ہوشیا

۳۲
 اک آپ ہیں کہ باب کو پہلو میں زمین
 اک ہم ہیں شنگہ سر کھڑے پہلو میں زمین

۳۳
 بی بی پائیشی جو شکارا مسرت ہو
 ہنگو سر ہی سے قہر کے آنسو بہا ہو

۳۴
 صدوہ جو اہر ایک دل بیقرار ہو
 رکھدی حیرتے شنگہ سکینہ ہزار ہو

۱۱۷
پلو تھو اچھوڑ کے جاؤں میں کون
کے تیرے کچھ دوسرے کچھ بھی جانے جان
تھا تو کیا نہ تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو

۱۱۸
پاراہ جبکہ کھنڈی تھی تو راہ میں
ریشم شاپنی جان تھی تو کھنڈی تو
سجاوے نہ اٹھایا جو باہر کا کھنڈی
حالت یہ بھی ایسی کنی آہ و زاری

۱۱۹
بہا ہانی پارے کے لئے کئی
بندین و نوحہ و مہم کیا گیا
کھا جو تیرے تہن تہن شاہ کر گیا
بڑی لڑکے جو جو بھول گیا

۱۲۰
زینب عزیز مردہ کسے منہ دکھائیگی
سوسے وطن بچائیگی زینب بچائیگی

۱۲۱
بعد از فانیہ شہ کی کر امت عیان کنی
لاش اپنے پاتوں کی سو تڑپ وان کنی

۱۲۲
کیون حال سے تو یہ تمھارا تباہ کر
واکھریہ تو شیرانی کی آہ کر

۱۲۳
سولہ تاج لاشوں پر تین فوجیا
کوسون تھک لڑ لڑا سولہ تاج
رج جی اسد کا مکان سے تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۲۴
تیرے ایک فوجیوں کو اس شہزاد
دو تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۲۵
اس وقت تیرے تین تین تین تین
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۲۶
مقتل میں قلم ہوا ناموس شاہ کا
جہلم ہے آج سبط رسالت شاہ کا

۱۲۷
یاس سے پیار دیکھنا خیر الایام کے
یہ ہاتھ میں رسول علیہ السلام کے

۱۲۸
بھھار ہی میں حیدر و صفہ تھو
پرسا ہر ایک دیتا ہے نام رسول کے

۱۲۹
تین تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۳۰
پھر آئی اس مزادیر سے جا بھو گیا
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۳۱
ماتر تھی اتنی قلم تھو تھو تھو
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک
تھک تھک تھک تھک تھک تھک تھک

۱۳۲
زیرا کہ لیسو و پیر پڑی یا کی خاک
ابن ابوتراب کی یہ قبر پاک ہے

۱۳۳
پھر عرض یہ بھی سے بجان ملو کی
لونا نا جان لویدامنت بتوں کی

۱۳۴
اب حشر تک ہوئی تری مہمان فاطمہ
اے قرتہ، رخاک کے قرمان فاطمہ

میتهم
انقص تصور وقت
این حرم که زینک
بازو بجاری زمین
بازو بجاری زمین

میتهم
بچه وین که در حرم
سبب ششکد که در حرم
و ده بوی با بوی
بچه وین که در حرم

میتهم
سبب خاک درون
میتهم
میتهم

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

میتهم
بجاری زمین
کس در حرم
بجاری زمین

کریا شمع کردن سارخه میں قتل کردن کا
میں بھی تو رفتہ توں ہی میں غفر جن کا

اس پنج و صیبت کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

لیا شمع کردن سارخه میں قتل کردن کا
میں بھی تو رفتہ توں ہی میں غفر جن کا

اس پنج و صیبت کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

بیا بیا کے دست میں اور غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

اس پنج و صیبت کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

اس پیا میں منہ انسو و نورو و جو جو
اک چھوٹی ہی تربت پہ کھرے رو کھرے

یہ بھول میں سب باغ شہ جن و بشر کے
لاشے نہیں تکرے میں زینت کی جا کے

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

مقتل میں کمانی توئی سبط نبی کی
اب رائے ہو ہوئی ہی زینت کی علی کی

زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

مقتل میں کمانی توئی سبط نبی کی
اب رائے ہو ہوئی ہی زینت کی علی کی

زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

سب سے پہلے میں غفر جن کو بجا یا بجم پاربا
زینت کی ہی نہ کھا یا بجم پاربا

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

دستے و سودا و صنعت مطلق بہ خداتھا
 حافظ بھی تھا اور ناظر قرآن خداتھا

فریاد عرب کی تھی غم شاہ عرب سے
 اور پاؤں نہ اٹھتے تھے کسی کی سب سے

بھائی یہ مجھ سے ہے ابیر کیا ہیں میں
 ان کو میں روٹھا غم سب سے ہیں میں

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

مذہب
 ہر ایک کو اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے
 اور اپنے مذہب سے اپنے مذہب سے

دیکھا جو ہر اک سمت یہ سامان نظر آیا
 آنکھوں سے غرار وہ پہنان نظر آیا

آثار عجیب رت خالق کے عین تھے
 بس ایک ہی نام میں یہ وہ نوح کسان تھے

سدم سبب خوف میں تہمین تہمین تھی
 اسکے لیو گیا ملک الموت دہی تھی

کس کا نام ہے اور کس کا نام ہے
کس کا نام ہے اور کس کا نام ہے
کس کا نام ہے اور کس کا نام ہے

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

واری کی ہے یعنی وہ ہیں جن میں
واری کی ہے یعنی وہ ہیں جن میں
واری کی ہے یعنی وہ ہیں جن میں

کیا جانے تھی ایسے کچھ جاننے بابا
وہ دن بھی کبھی ہو گا کہ پھر آئے گی بابا

نہایت سے باقی بن سو رو رو کچھ دہلی
تو ہے دنیا کو میں کیا یاد کر دہلی

اگر ہے کہ میں سو بہت نام لیا ہو
مگر ہے خیر ترانی میں کیا ہو

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

زیر کا فرسے مرید ہمیں آیا
ہیں چاند کی رویت کا ہمیں نہیں آیا

پروانہ بدن کی ہے نہ دل کی نہ جگر کی
مکھن میں باقی کہ زیارت ہو پیر کی

خاؤ کو چو پو چھو تو یار شہدین ہو
بابا کو مرے پیاس کی برداشت نہیں ہو

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ
یہ تو عبادت خداوند تعالیٰ

واصل شہدین اب بھی نہ گھر میں جوانی
ضعف خیر مینے کسفر میں جوانی

سب کون ہی اتنی کہ میں مانا نہیں ملی
پر یاد میں ان پ کی روانا نہیں ملی

لو فک لکھ لکھ جو ہو اتنی جوانی
سب کہنے کر رہی صد اتنی جوانی

۱۵۵

بیب کو شکر کے کہا بادل افکار
اس بارگی سب لوٹا اپنا ہلکا کرکار
بس ایک ایک کیے پونہزاروں کچھ پروار
جیسی ہونے لگی تھی پونہزاروں

پہچانی یہ چہرہ شام شہرین و بشر کی

جنگل سے صدا آنے لگی ہے پسر کی

۱۵۶

ظالم نے رکھا فاق چہرہ خجرت خوار
اب بی بی نظر اتنی چھو بادل افکار
تو تھی کہ شکر خیمہ دار خیمہ دار
میں شکر کیس پو ابھی چھو تھی خیمہ دار

اگینے دے اب پاس تو جھو کہ کھ جلی کو

سینے سے لگا لوئین حسین ابن علی کو

۱۵۷

فانوس میں کچھ تپتی تپتی سے روانا
شکر کے کہہ کر فاق کے کہے کہ تیرا مانا
بہر حسین و حسن نے فاق دانا
پوچھا ہے گلبرج میں تو نہیں تو نہیں ملانا

ہوں شکر درج سے لہر نانا لو

روضہ مجھ شکر کا جلد سے دکھا دو

۱۱۱
 ہرگز نہ ہو کہ عیب نصیبین در نظر
 آید چنانکہ ترترہ ہمارے پرتیا
 نوہدین پر آواز بخوار سے سیرا
 بنی بنی صغر آہوئی بنی بنی

۱۱۲
 ایسی ہی لہجہ کچھ کہتا ہوں کہ
 پیل ہی زیادت کھلوتی ہو بین
 شہدین ساقونین امام و دوستان
 سفاقی کو صغر پرتا شہد و با بین

۱۱۳
 ہرگز نہ ہو کہ عیب نصیبین در نظر
 آید چنانکہ ترترہ ہمارے پرتیا
 نوہدین پر آواز بخوار سے سیرا
 بنی بنی صغر آہوئی بنی بنی

۱۱۴
 ہر یا و بلند کی ہر سب توہ گردن
 خشک گھوڑا و خون چکنا ہے پروں

۱۱۵
 ایسوں ہی لہجہ زمین عالم کے شہدین
 صغر اکھاوند میں ترسرا کفایتین

۱۱۶
 حلقہ م مبارک پیٹری چونکہ روں
 شہد پیر کی عاشق ہوں مہارت کہان ہی

۱۱۷
 ہر یا و بلند کی ہر سب توہ گردن
 خشک گھوڑا و خون چکنا ہے پروں

۱۱۸
 ایسوں ہی لہجہ زمین عالم کے شہدین
 صغر اکھاوند میں ترسرا کفایتین

۱۱۹
 حلقہ م مبارک پیٹری چونکہ روں
 شہد پیر کی عاشق ہوں مہارت کہان ہی

۱۲۰
 بیچانے تو آپ پس کس کسا لو ہے
 اٹھا رہے بنی خاطرہ کے خون کی ہے

۱۲۱
 صغر او دعا لیلے ارشاد کیا ہے
 یالا شے پچھ ڈھانپنے کو یاد کیا ہے

۱۲۲
 مرقہ یہ حسین کھ کے بجاری یہی کو
 اب ایسے لونی میں حسین بنی ان غالی کو

۱۲۳
 ہر یا و بلند کی ہر سب توہ گردن
 خشک گھوڑا و خون چکنا ہے پروں

۱۲۴
 ایسوں ہی لہجہ زمین عالم کے شہدین
 صغر اکھاوند میں ترسرا کفایتین

۱۲۵
 حلقہ م مبارک پیٹری چونکہ روں
 شہد پیر کی عاشق ہوں مہارت کہان ہی

۱۲۶
 بھجیہ کا نہ ارجے کہ تابوت و کفن کا
 یہ خون ہر بابا کے گلے کا کہ بدن کا

۱۲۷
 ہستی میں ہے یا کسی جمل میں ہے
 خدمت کو کوئی پاس پاس ہے چھوڑے

۱۲۸
 ہر یا و بلند کی ہر سب توہ گردن
 خشک گھوڑا و خون چکنا ہے پروں

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم
شعر است و تو چو پند و اندرز
شعر است و تو چو پند و اندرز

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم
شعر است و تو چو پند و اندرز
شعر است و تو چو پند و اندرز

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم
شعر است و تو چو پند و اندرز
شعر است و تو چو پند و اندرز

ببین خفته بودم از کوفی کمر سے
شش پیر کاشقہ تو نہیں کیا سفر سے

ببین خفته بودم از کوفی کمر سے
شش پیر کاشقہ تو نہیں کیا سفر سے

ببین خفته بودم از کوفی کمر سے
شش پیر کاشقہ تو نہیں کیا سفر سے

شعر
یاقا طمش باقا طمش باقا
ببین خفته بودم از کوفی کمر سے

شعر
یاقا طمش باقا طمش باقا
ببین خفته بودم از کوفی کمر سے

شعر
یاقا طمش باقا طمش باقا
ببین خفته بودم از کوفی کمر سے

قربان خورادون کو حسین حسن
خالق ہو کو دم کے اہل وطن پر

قربان خورادون کو حسین حسن
خالق ہو کو دم کے اہل وطن پر

قربان خورادون کو حسین حسن
خالق ہو کو دم کے اہل وطن پر

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم

شعر
خداوند منم که در این عالم
افکار و کلامی که در این عالم

مولا کسی ظالم سے خطا کر ہوئی ہو
جو خلق پہ نائل یہ بلا آن ہوئی ہو

مولا کسی ظالم سے خطا کر ہوئی ہو
جو خلق پہ نائل یہ بلا آن ہوئی ہو

مولا کسی ظالم سے خطا کر ہوئی ہو
جو خلق پہ نائل یہ بلا آن ہوئی ہو

۴۱
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۴۲
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۴۳
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۴۴
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۴۵
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۴۶
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۴۷
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۴۸
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۴۹
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۰
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۵۱
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۲
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۳
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۵۴
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۵
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۶
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے
 کوئی سزا لیں تو حق باوجود پیمانے

۵۷
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۵۸
 وہ غمناک و غمناک سے بچانے
 سب کو دروغ و کذب سے بچانے
 کیلئے سزا اقبال کی نصرت سے

۱۶۱۸

۱۶۱۸

تینا مچھے جھجھاؤ ویرا حال ہے تنہا
عائز کی فغان کے کچھ بوجہ لکھیا
کیون کا پری ہی ہے جو صاحب کبیر
بیت سے انداز آ کر مار کے لکھیا

پہرے پہ لے فاطمہ زہرا کا نلی ہے

نانا کے کچھ پتھر کی کھٹی ہے

۱۶۱۹

جوارشی رائدوں کو سنا پین لکھ
سند سے بابا جی لکھ پین لکھ
جوار کو تیرے اچھا پین لکھ
تیرا کو سنا پین لکھ پین لکھ

بلوچین پھوپھی آج تمھاری گئی صغرا

چارہ سر زینت سے اتاری گئی صغرا

۱۶۲۰

سکھ نندا سب کے شہیون نام
کو پور پورین عاشور تھا بر کھ پور نام
تھا پورین کو پورین کو پورین نام
تھا پورین کو پورین کو پورین نام

جب تک چین نظم کی بنیاد رہی

رنگین سخن سب کو تری یاد رہی

۱۰۰
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۱
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۲
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۳
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۴
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۵
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۶
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۷
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۸
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۰۹
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۱۰
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۱۱
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۱۲
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۱۳
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

۱۱۴
 ہر روز صبح سویرے
 کھانے سے پہلے
 ایک گلاس پانی
 پیئے۔

عقد

بیت کعبه و مسجد نبوی
قربان بین کس ناز خاک بین
خبر بجز از خدای تعالی

عقد
بیت کعبه و مسجد نبوی
قربان بین کس ناز خاک بین
خبر بجز از خدای تعالی

عقد
بیت کعبه و مسجد نبوی
قربان بین کس ناز خاک بین
خبر بجز از خدای تعالی

پلک درمان کب بفرمین عقد و پیمان
و عاهد بین کس عقد کس پیمان

خوشنود و هر وقت که غم و خیرین
عباس رضی الله عنیهما

مترجم نویس خرد نقد بر هو پیا
خواب انجاسه خواب کی تیر در پیا

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

نقش طهارت بین قدم عرش عالی
حاصل محاسب آدم که نگین سخا خدا پر

دو جگه تسی که گرفتار آفت
سه وارث یعقوب بین تعمیر طبع ن

مین صدق و ده بیمار پر بیجا که مرگ
پنجه دن تو غلامی تری عباس ن که کجا

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

عقد
کس کس کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس

شیرت نده پیرگی دنیا سزین عیان
شمه تو ی کاندو پر مر پیا سزین عیان

شیرت نده پیرگی دنیا سزین عیان
شمه تو ی کاندو پر مر پیا سزین عیان

شیرت نده پیرگی دنیا سزین عیان
شمه تو ی کاندو پر مر پیا سزین عیان

<p>۱۲۷ افزون تر و عیال شکر است و بیچار اوست بی زوری و عاقلان و غیر استفاد کار با عاقلان و عاقلان</p>	<p>۱۲۸ عبید از زلف و خوش طواری و حسن ایجابی و دلین جی نیجه و کار چو کجا بود و خوش شادایی نیز او را و حسن نیز چو کجا و عملدار و حسن</p>	<p>۱۲۹ دو کلمه که شرافت و بزرگو بود معلوم بین بنده بودن عاقلان و عاقلان باید شرف داران استعانت و غیر از اولی و اولی و اولی و غیر</p>
<p>۱۳۰ جب آیا پس جمع کونیم کی خاطر بی لیکه بلاین اٹھی قفس کی خاطر</p>	<p>۱۳۱ گھر بار سب اسباب لٹا دیو کچھ مولا سقاے سکینہ کی خوشی کچھ مولا</p>	<p>۱۳۲ کہ کی مدینہ کی سکونت کچھ داری اور کرب و بلا جاسے شہادت کچھ داری</p>
<p>۱۳۳ ظاہر بنی ہاشمی نے جب کنگلا بان اولی و اولی و اولی و غیر عبید سے ہیں عرض کرد اور سید والا سید بادی کے قابل و کچھ مولا</p>	<p>۱۳۴ نہ با اعلیٰ نے کچھ مولا نہ نیک نے کما اتان و غیر مشاطون کو کچھ مولا مولا کچھ مولا</p>	<p>۱۳۵ کھنڈے لگانا و خوب کھنڈے نوزادہ افغانی و غیر و غیر سے کا غریب مشاطون نے ازہہ کیا حد سے زیادہ کھنڈے و غیر و غیر و غیر</p>
<p>۱۳۶ نوشاہ علی دار حسینی کو بنادو سہرا جے سقاے سکینہ کا دکھا دو</p>	<p>۱۳۷ مشاطہ جو بیوہ مخبری پانچگی اتان تو با تین وہ اک روز میں لے آئیگی اتان</p>	<p>۱۳۸ اک اٹھ تین دفعہ یہی چران کھڑی تھی دو لہا کو کوئی دیکھنے بیوش پڑی تھی</p>
<p>۱۳۹ نوشاہ و بیوہ کھنڈے و کچھ مولا آج کل کچھ مولا کچھ مولا</p>	<p>۱۴۰ کچھ مولا کا غریب و کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا</p>	<p>۱۴۱ کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا کچھ مولا</p>
<p>۱۴۲ کیون جلد نہ شادی کی متا کروں مولا آجائے بھی موت تو کچھ کیا کروں مولا</p>	<p>۱۴۳ اب اسم نو بیسی کے سزاوار ہو سے تم قابل ہو سے عاقل ہو سے شہیار ہو سے تم</p>	<p>۱۴۴ کہ تی بھین مدد چاہیے اب بھنٹا کچھ مولا کچھ مولا</p>

<p>صفحہ شہزادوں کے ساتھ ساتھ جان و مال کا بچاؤ و از خاک فتنے ایسی کیا کہ سنا یا موت و قیامت کی یاد دلا دینا</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>
<p>انجمنوں کی فوج نوچو کر دیکھ رہی تھی مرنگے پر عباسی کے لاشے پڑی تھی</p>	<p>پہاڑے سے غلی کے کئی پڑے ہوئے پیدا اٹل سے چمن اور پھاڑے سے مارو تو پیدا</p>	<p>محبوب ہوئے ہیں غلی کے پند وہ موت و قیامت کی یاد دلا دینا</p>
<p>صفحہ اداسی کے ساتھ ساتھ جان و مال کا بچاؤ و از خاک فتنے ایسی کیا کہ سنا یا موت و قیامت کی یاد دلا دینا</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>
<p>پتیلی کی آئی ہوئی عباسی پر آئی آئی ہو جو پتھر وہ تری ساس پر آئی</p>	<p>پہاڑے سے غلی کے کئی پڑے ہوئے پیدا اٹل سے چمن اور پھاڑے سے مارو تو پیدا</p>	<p>دور کے کئی کئی چمن چوں کن پا کو جو اور کو با با سے دلو اور چوں کو</p>
<p>صفحہ اداسی کے ساتھ ساتھ جان و مال کا بچاؤ و از خاک فتنے ایسی کیا کہ سنا یا موت و قیامت کی یاد دلا دینا</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>	<p>صفحہ دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>
<p>بالو کو دکھا کر کہا یہ خرم جسم ہے گردانے پھر ہاتھ سے سلطان احم ہے</p>	<p>کوٹے کو غریب ہوئی شاہ دو جہان کی تقدیر وہاں پہنچی تھی خاک جہان کی</p>	<p>دشمنانہ فتنے سے بچاؤ و حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت و قاعدہ سرحد کی حفاظت</p>

بہارِ حیات کی پہلی کتاب ہے یہ کتاب
بہارِ حیات میں جو جو فوائد ہیں ان سے بہت
فوائد کی خبری ہیں جن سے بہت

اور نقل کیے ہیں ان میں سے بہت سے
عالموں کی تصانیف میں جو یہ نقل کیے گئے
اور نقل کیے ہیں ان میں سے بہت سے

اور یہ جو فوائد ہیں ان سے بہت
فوائد کی خبری ہیں جن سے بہت
فوائد کی خبری ہیں جن سے بہت

یا چھین کھلی جالی تھیں پیپر کے وحی کی
شادی تھی علمدار حسین ابن علی کی

شہید پر سادات میں سردار نوگا
عباس بن سنا نیامین علمدار نوگا

ہر تین بیس سالانہ ایمان جمع ہوا تھا
پہنچتا کہ عاشور کو اگر دم میں آتا تھا

تین دنوں میں تمام گزرتا
خاتم کے دو گھر کی کیا کہیں
نوشہ بھی نہ لکھتے تھے

اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے

گزاران کے دوسرے دن
گزاران کے دوسرے دن
گزاران کے دوسرے دن

نوشہ کا مجلیہ میں دو سو تین پاس گئے تھے
جو گھر تھا فرما تو وہی خود شہید کا گھر تھا

جن سے میں کل تو تم کا زمین کا گلا ہو
ساتھ اوس کے گلاری میں آج بھی بندھا جا

ہم بڑے ناموں علمدار کر کے
بہانج کو مخالفین ہم اسوار کر کے

سید بیان کر کے
سید بیان کر کے
سید بیان کر کے

اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے

اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے
اس کی کتاب کا نام ہے

کیونکہ یہودیہ ہی خوش اسلوبیہ ہے
دوامدرا خوب ہی باخوب تھا ہوسٹ

اگر کے مخالف ہو دو گھن کا لگا در سے
اسباب ہنیری بھی نکلنے لگا گھر سے

چلن رخ مردم پر چری مار پلک سے
ہٹ ہٹ گئے گوشوں میں لگانا مٹک سے

۱۷۱
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۲
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۳
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

مشکیزہ ہے جس کو نہیں جانتے
 مرنے کی بھیجی مری تم نہیں جانتے

سب زبیر علی لائے سکینہ کو اونٹن
 مان روئے لگی قبلہ کو منہ اسکا پھرا کر

پانی کے لیے تو نہ ہو عباس کے صدقے
 عباس ہے اور تری پاس کے صدقے

۱۷۴
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۵
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۶
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

شہید کو خیم کے حوالے کر دجھائی
 ہم بد مرنے بھی پہلے دجھائی

دیکھو جگر شاہ مدینہ کا تڑپ
 زہرا کا تڑپ ہے سکینہ کا تڑپ

منصب ہمارا تھا یا جو خدا نے
 اس ساتھ سکینہ کے تو بڑھواوشانے

۱۷۷
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۸
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

۱۷۹
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں
 اس کا نام ہے کہ جس کو صاحب
 کے نام سے کہتے ہیں

یوں جن میں عباس علم کا رکھوئے
 مرقد میں عالیٰ اس کا ن بھلا کے روئے

سردیہ ہیں ازار پر ہم شہر چن د کو
 تم وعدہ پر دو منصب سقائی چھپ کر

یوں ساتھ چلا او کے کہ شہر شہر کا
 جیسے ہیں بوت ہر باپ پسر کا

<p>۱۱۱ آفرینا ہے کہ بھاری داری داری ہے دین جو با بائین کین داری یہ سب سے روا دین کو نہیں کا داری اور فخر شکر دین کے کہ وہ بتا داری</p>	<p>۱۱۲ دین آفرینا ہے کہ بھاری داری وہ جو ہے وہ جلد وہ کو نہیں داری وہ گلشن فردوس جو وہ عشق مست وہ ناز آرا داری و فرخ پر مست</p>	<p>۱۱۳ بیخ کنی سے نور شریک جو کس کی بیخ کنی سے نور شریک جو کس کی بیخ کنی سے نور شریک جو کس کی بیخ کنی سے نور شریک جو کس کی</p>
<p>خزہ کو حرم کے وہاں ہو چکے پیاسے خور و زکے رس نہ پر را خلد جہاں سے</p>	<p>رضوان نے کہا جان فراتہ پر کیے ہو یہ سب ہیں تمہارے لیے تم کو کیے ہو</p>	<p>حق سے شہر عالی کے اوپر ہو گئے غازی بیٹے سر مولانا پر فدا ہو گئے غازی</p>
<p>۱۱۴ جو تھا وہاں تباہ ہوا راضی سما تھا جو تباہ تھا تباہ ہوا راضی سما تھا جو تباہ تھا تباہ ہوا راضی سما تھا جو تباہ تھا تباہ ہوا راضی سما تھا</p>	<p>۱۱۵ دینا ہے یہ بوجہ سنا سنات نہ دینی کا دینا ہے یہ بوجہ سنا سنات نہ دینی کا دینا ہے یہ بوجہ سنا سنات نہ دینی کا دینا ہے یہ بوجہ سنا سنات نہ دینی کا</p>	<p>۱۱۶ عیاش علی علی علی علی علی علی عیاش علی علی علی علی علی علی عیاش علی علی علی علی علی علی عیاش علی علی علی علی علی علی</p>
<p>وہ جو کا دامن وہ مصلیٰ سے ملک تھا صحرا تھا کہ جنت کی زمین کا فلک تھا</p>	<p>پھر تو گل عباسی حیدر کی نزاں تھی اور باغ شباب علی اکبر کی نزاں تھی</p>	<p>بس مجھے سے عیاش کا دلبر نکل آیا اور سامنے بابا کے سن لہجہ پہ لایا</p>
<p>۱۱۷ حاکم کی طاقت میں لہجہ تباہ تبت آفاق کو بھی سوزن علی سے قربت جہاں کو فلک کو بھی سوزن علی سے قربت جہاں کو فلک کو بھی سوزن علی سے قربت</p>	<p>۱۱۸ جب گلشن آبریاں پوزن علی سے قربت جب گلشن آبریاں پوزن علی سے قربت جب گلشن آبریاں پوزن علی سے قربت جب گلشن آبریاں پوزن علی سے قربت</p>	<p>۱۱۹ کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی کس کو بھی</p>
<p>وہ کو یہ نظیر تھا وہ طور ضرب تھا سب ایک طرف مقتل شاہ شہد تھا</p>	<p>باغی حرم دین کی تباہی میں نکلے تھے سنبل کی طرح فاطمہ کیے بال کھلے تھے</p>	<p>پیغام دیا جو یہ پھینکے غصے میں آ کر کیوں کجگو سبک کرتے ہو پر دین کی</p>

اصناف پکارو دو عالم کوشش ہو
 پتھر اسلام شجاعان کلف سے
 اوتس باپ کے خدمت سے جوان کھلنے سے
 پھر عیب ہو جو کہ در شاہ جنت ہو

انسان ہر جنم بزرگوار ہے
 زمین اور آسمان تک عالم الہ
 حاکم ہو جو کس میں علی بن حسین
 کس کو دیکھو کہ وہیں ابوہریرہ ہیں

موراد کنست ہو سبک ترنگے
 لے لے غنیمت تار تری خون بر آستے
 وہ کہنے لگا خواب میں شاہ مظاہر نے
 بولے اس نے ہم تری حاجت کیا گوارے

اوس شہ پر خدا سب پر علمدار ہے جسکا
 اوس فرخ و قربان یہ مددگار ہو جسکا

استادہ کو بقدر کس لیجان کے پیچھے
 جنت بھی چلی آئی تھی رضوان کے پیچھے

قرآن میں آیا ہے یہ شان صدیقین
 زندہ ہیں سدا رہتے ہیں جو راہ خدا میں

کے تہمتیں ہیں لاف و تالی دنیا
 غنیمتیں گلستان پتھر پاز سے ہیں محل
 دریا سار سے ہیں فلک ظلمت میں دریا
 جیسے نیک دل اور لاف دنیا

جلت میں تعلق سلیمان پر لیجان
 فتنہ سے رومی کہہ کر سکرندہ دوران
 صریح چنگیز نے تھے کہہ کر یوسف خان
 کہتے تھے ہوئی کہہ کر یوسف خان

موراد کنست تھے چنگیز کی خاطر
 زبور اس کے کھلے پھر چیری پیر کا کافر
 سات آندہ برس کہیں چنگیز نے سو
 اور ان کے کیا دعویٰ خون کا خون

دیکھا جو ہیں اوس ملک شہیر کا پتھر
 شکرگ کے دندان رہے نہ شیر کا پتھر

عباسی دھڑ دھڑت سلامی زمین پر
 کہتے تھے سبجا آتر آیا ہے زمین پر

کے سامنے اس شیر کے اس پتھر کے کج
 تھنا یہ زمین ساتھ سجھنا تو علی کو

میں میں بوق کہتا ہوا ہے
 ہواج اور شمشیر شمشیر
 کس کس کے شمشیر کس کے
 کس کے پتھر کس کے

کس کس کے کس کا فخر
 اعجاز و کتبہ و حلیہ و خمار
 اعجاز اعجاز کس کے کس کا

چو چھاپا موسیٰ نے کیا باہر ہوش
 اس شمشیر کے کس کا فخر
 وہ پتھر کے کس کے کس کا فخر
 کس کے کس کے کس کا فخر

جو رشید و مہر فونکے کہا پس زمین پر
 اب کھول کے رکھ دو پھر تیج زمین پر

بھاگو رہے بھاگو یہ شجاع اڑی ہے
 شہیر جو ہوئی ہیں تو ماروں بہول

جھوٹہ کہو اس کو یہ جو جو کا شرف ہے
 عماش غلی ناز شہیر کا خلاف ہے

<p>عاشق کی ہر بات پر پہلو اور حقیرہ موصوفے کی برابری میں ارشاد کر دیا</p>	<p>عاشق کے ہر ارادے کا گھوڑے سے ارادے کی زمین پر پیش رفتی خاطر نقل کی زمین پر متعلق ہے عین کی برادری</p>	<p>عاشق کی ہر بات پر گلین</p>
<p>چھوٹے بن علی مجھے دوائی ہوئی کی اوتھیں برس کی یہ کمانی ہو علی کی</p>	<p>اور ماتھوں کو باہر کیا جھون کرے سے پیشا لیا مشوق کو عاشق نے گلے سے</p>	<p>حدید ہاندھے ہو سے فوج تو ابالی جھون سرنگے پید اللہ کو قضا لانی جھون</p>
<p>چلائے گئے کوئے کے ساؤھر آؤ اوجا بون کے حلقی و نامر آؤ شہید ہو جا تا ہے آؤ دھر آؤ جہانی اس اللہ کی خاطر آؤ</p>	<p>چراغوں کے چمکے ستارے موت پر پیش کیے پیکارے توزدہ ہو گیا پھر نہر سے جہانی چلنے سے بے چینی و شہر جہانی</p>	<p>جنت کی بو میں چل گیا کبھی اجالان ہو بار پری گیا زینت سبجان موت پر قدم چوم کے گناہ کا انجان من بن کے بو اواہ ہو اعلیٰ جان</p>
<p>عیدار ایتراؤ مرے سمان دکھا دو سقانی کے نصب کی کہیں شان کھا دو</p>	<p>دو وعدوں کا میں چھوٹا کرو تم وہ بولا سادہ می ارشاد کرو تم</p>	<p>پر کھل گئی ایک جہت میں سبک سہ بڑی نے عرض تھا نے طول نہ پسیم نہ بڑی</p>
<p>عاشق میں اوقاف پوچھا عاشق کے ہر بات پر عاشق کے ہر بات پر عاشق کے ہر بات پر</p>	<p>پانی سے شہین کو بھی شہین لانا دنیا میں ہیں اوقاف اچھا دکھانا چلنا تو اردن کو گئے ہے پانا</p>	<p>گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین گلین</p>
<p>عاشق سے جس خبر کوئی نہ لیا عاشق میں گورو کفن کوئی نہ لیا</p>	<p>میں شاکر و ممنون ترا جنت میں ہو گیا وہ بولا میں شہینوں ہی کی خدمت میں ہو گیا</p>	<p>ہر من لب شوکت و اجال سے کلا خوشید و دم شوق اقبال سے کلا</p>

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

گرم ہوا ہوش پر طبع اجمل آئی
 تینوں کی زبان پر یاد گوئی تھمے کل آئی

شمیر مٹی یا روح وہ مشتاق بدن مٹی
 جب میان سے نکلی تو میان سے حق مٹی

ہے زبرد بر صاحب شمشیر ہزاروں
 شیخ ایک الف او زبرد ہزاروں

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

چہرہ پل پکارے ترے درخشاں خور سے
 مان بدر علی مس کرے بدر و کھا سے

میں چہا طرف مستعد صحت شکنی ہوں
 باقی نہ رکھوں ایک کو میں بچتہی ہوں

قانون عدالت غسل تیغ نکو تھا
 ہونے لگتا ہی حق تھا وہی دھن تھا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

تذکرہ
 ہر روز صبح و شام پانی پینا
 باجور کھانے سے بچنا
 گوشت و مینہ سے بچنا
 کھانے پر غور کرنا

شمیر مٹی پر کنگے کر سے محل آئی
 اوموت کی موت آئی اجل کی محل آئی

سروں کا ترنگا نہ باہم سروں تھا
 مشرق میں اگر تھا تو غرب میں تھا

ان ماروں کا کتاب بھی تھوہر کے
 ان قفلوں کے ہرے ہو ہر فرد ہر کے

۱۷۱
 حضرت کے ایک پیارے دروازے پر ہے
 چلا کر کہیں دفن نہ کیا جائے
 شہ کے کما چلا وہ جن کو بے جا ہے
 وہ پورا نہیں بابا تو کو سدا ہے

۱۷۲
 ناکام صدائی کر تو مرے آج
 آخرت اعلاش چلاؤ مرے آج
 کس کو کئی ہے فتح چاؤ مرے آج
 تو بچے بن سناؤ مرے آج

۱۷۳
 کیا ہے ہو تو خاص غلامان عسکری
 کچھ کہہ کر تیری ہے خیر شہ ابرار
 کس کو کئی ہے فتح چاؤ مرے آج
 تو بچے بن سناؤ مرے آج

فرمایا شہ درینج وہ جو وقت مرے
 پہلے تو ہمیں جاگ کر جان کرینگے

جان انکو نہیں ہوا گھر میں بچان بھائی
 پر آب کے دیدار کاروان ہے بھائی

سر پیو طرح شہ ابرار کے آگے
 اب رو و علمدار کو سوار کے آگے

۱۷۴
 چلے تو جان بجا کاشے بن عسکری
 شہ کے کما چلا وہ جن کو بے جا ہے
 کھڑے کما چلا وہ جن کو بے جا ہے
 سیکڑے جو اور تو تون میں لائے بن عسکری

۱۷۵
 شکر و حمد شاہ چلا کر کسی باری
 بشکل تیری دوز کو کر باری
 ہا میں تم کو پورا قیامت ہوئی طاری
 تا عشق کیا غافلہ مالک دوزاری

۱۷۶
 خاشاک تو ہم کو بکریاں ہیں غم
 پیدا از ہم غم سے ہے ہم
 دل نوزخ خانہ سے تو آہ علم ہے
 "خون" سے ہے پورے جگ بگ غم

زلاؤ کے ملے بھائی سبھالے بن الم کو
 گوہر سے گرینگے تو بھارینگے وہ ہم کو

اک شکر کو دے واسطے شاہ شہدار کے
 سر نئے سکھیند گئی ناشہ یہ چپا کے

اللہ نے یہ ذہن عطا چکا گیا ہے
 کیا شادی تو نام کو بہم بطاویا ہے

۴۱
 ہرگز نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۴۲
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۴۳
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۴۴
 دم باطل اگر لہنے اور گھڑا ہوا چھوڑا
 چھوڑا امین اور پادشاه رکڑا ہوا چھوڑا

۴۵
 ملے کوئی مان سے سین نے ہو بلالون
 حصار کو بے جن کیے جاتے ہو بلالون

۴۶
 تم آئے دیکھو تو سین ہونے کسی کو
 شش آہا دھبہ عالی اگر کبری بچھوچی کو

۴۷
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۴۸
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۴۹
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۵۰
 اک دن تھا اٹھارہ روز کے جب سے
 فرزند برابر کا پھر تہ سے پارسے

۵۱
 سوزد ہوا کھولا تھا ذرا دیدنا غم کو
 اب نہج کسی ہاتھ کی ملتی نہیں ہم کو

۵۲
 قرمان کیا ہون کو مجھ جہالی کے اوپر
 بڑے سرفاقہ مری مان جہالی کے اوپر

۵۳
 خان بچ کر لاکھ لاکھ نہ کرے
 مسان کرے کہ بے ہوش ہوتے ہیں جاوے
 اس وقت کوئی فکر مارین جاوے
 اس وقت کوئی فکر مارین جاوے

۵۴
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۵۵
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں
 اور نہ کہہ کرے کہ باندہ کھڑے ہوئے ہیں

۵۶
 چاہے کیسے تیز ہو شیر جب ہو
 اس وقت گلا کاٹ تو ہمان ترا ہو

۵۷
 یا مگر کیا وہ کل سے جو بیوس پر تھا
 یا مگر تھا مظلوم تھا متلج دو اتھا

۵۸
 پھر عرض میں بادشاہ ابھی اس کی زینت
 گرمی گئی ہوگی قومی جہان کی زینت

۱۷۸

رباعی پیر سر سے در شاہ کے نظر بھرنی تھی مخبر خیم کی چلی صفت تیب کی بنا اک لہو نامہ تیبین است او ہر ہون تھی	رباعی پیر سر سے در شاہ کے نظر بھرنی تھی مخبر خیم کی چلی صفت تیب کی بنا اک لہو نامہ تیبین است او ہر ہون تھی
---	---

رباعی کے فی انور وہ سب ذوق بویں الہ حسین خن لب ذوق ہو سے عاشقہ سر پر لہو کا قفا و سب کو سب غیب سے تیبین کب ذوق ہو سے	رباعی کے فی انور وہ سب ذوق بویں الہ حسین خن لب ذوق ہو سے عاشقہ سر پر لہو کا قفا و سب کو سب غیب سے تیبین کب ذوق ہو سے
--	--

رباعی عابد بوجہ شاہ کے سنج و ابد آئے مقل تھا کہ وطن میں شاہ والا آئے بیان آئین ذوق صفت شاہ کے کب سے تیبین نامہ ہار کے با آئے	رباعی عابد بوجہ شاہ کے سنج و ابد آئے مقل تھا کہ وطن میں شاہ والا آئے بیان آئین ذوق صفت شاہ کے کب سے تیبین نامہ ہار کے با آئے
--	--

رباعی کیا بوجہ تاملت شاہ و نجف پاؤں سر پر پاؤں تیب تیب تھی چون پہلو گودی میں آنکھیں میدان کی طرف	رباعی کیا بوجہ تاملت شاہ و نجف پاؤں سر پر پاؤں تیب تیب تھی چون پہلو گودی میں آنکھیں میدان کی طرف
---	---

۱۱
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۲
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۳
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

مجبور و مشرت کی مصیبت نے کیا ہے
 بیٹوں کا بھی مرنا مجھے اب بوج لگ گیا ہے

کیوں اذلن دیا کہ تیری جان کون غم ہیں
 مختار رخصت دینے نہ دینے کے تو ہسم ہیں

یہ لال تراج جو بوج جاو گیا ہا تو
 اک وزبر سے وقت میں کام او گیا ہا تو

۱۴
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۵
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۶
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

میں کیا کون جو آج خوشامدھی کی ہو
 تیسرے میں جو ہے دیکر رخصت کی لی ہو

اپنا جسے مجھے ہے وہ بگا نہ ہوا ہے
 اٹھارہ برس بد پہل سہ کو لا ہے

دل لڑے ہون تو مرنے ہا تو کافق ہے
 اک وودہ پلانے کاس اپنر مرانی ہے

۱۷
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۸
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

۱۹
 جو کہ اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے
 وہ جو اس کے لئے ہے

دون سے اجل پھرتی ہو اگر لکڑی نظر میں
 بش میں سنا بڑھیں تب لکڑی نظر میں

میں سکا ہوں مختار نہ ہا تو مریں ہے
 مالک کی اگر کاسو اتیرے نہیں ہے

سر کھول اپنا کہ مری روح کو قسم کو
 جگو مرے دنان شکستہ کی قسم ہے

۴۱
بیتنیق و قوت کون مکان مونی
اور قدرت مقدر قدرت عیان فی
صن خلق خلق مضامع خوان فی
ایزیدین بی بی خاص رسول عیان فی

۴۲
ایضا خلق خلق مضامع خوان فی
اور کون کون کون کون کون کون
بجای باغ و ناز و ناز و ناز
و بار و بار و بار و بار و بار

۴۳
بیتنیق و قوت کون مکان مونی
اور قدرت مقدر قدرت عیان فی
صن خلق خلق مضامع خوان فی
ایزیدین بی بی خاص رسول عیان فی

۴۴
صحت جہاد ہوسے اکثر کی شان پر
تجربہ و بشر زمین پر ملک آسمان پر

۴۵
سرکار دین میں جلیہ اسلام کی
مان ماہ کی عمار سے سلام و پیام کی

۴۶
مضبوط ذرہ کو شہر خاوار سے کر دیا
پہی کو نام زد علی اکبر سے کر دیا

۴۷
انضام شہر شہر غم بستی ہر نام
انضام بین کھانگی بھون بھون
اکثر ہر ملک کی خالق انضام
نہ نشا و نو کا لوگ بیان و السلام

۴۸
اور دار و مدینہ نشا و زمان ہو
اکثر بیان مدینہ بین بلو کافان ہو
کلیان و قلم لے خالق کافان ہو

۴۹
تو کچھ کو کچھ پوچھو شہر شہر انبیا
داد و حاجتوں سے پیچھا چھا دیا
پھوپھو کے کون و قوت و کس و کیا
و بیجا پکار جانتے پھوپھو دیا

۵۰
محبوب حق بین شکل میں جہاد بین شان
باجم سے نئی علی اچھو برسان میں

۵۱
و احقرانہ بخت کی تحسیر برٹ گئی
اٹھا دین برس ہی اتھو برٹ گئی

۵۲
اکل کس شجر کا میوہ پر کس بدستان کا
اگر کس صدف کا چاند پر کس آسمان کا

۵۳
بیتنیق و قوت کون مکان مونی
اور قدرت مقدر قدرت عیان فی
صن خلق خلق مضامع خوان فی
ایزیدین بی بی خاص رسول عیان فی

۵۴
تو کچھ کو کچھ پوچھو شہر شہر انبیا
داد و حاجتوں سے پیچھا چھا دیا
پھوپھو کے کون و قوت و کس و کیا
و بیجا پکار جانتے پھوپھو دیا

۵۵
تو کچھ کو کچھ پوچھو شہر شہر انبیا
داد و حاجتوں سے پیچھا چھا دیا
پھوپھو کے کون و قوت و کس و کیا
و بیجا پکار جانتے پھوپھو دیا

۵۶
باطن صلیح سے صفا تو یہ آرزو رہی
شاہ حطب کو دفتر آئینہ روی

۵۷
ظاقان چین نے آئینہ پر کچھ نظر کی
خویان شام سے کبھی سپر قمر کی

۵۸
اکبر کی یاد دل میں ہی تھو پراہ
صحت رونج سے متبادل شہر پراہ

۱۸۱
 اقتضا کہ غلامی کا سالانہ پانچوا
 قطر و جمل میں فرش زریں جا بجا بنو
 اسباب جو ہونے کا خاص سبب بنو
 اور اس طرح اہل کلاست بنو

۱۸۲
 ہوا ز شادان اور کراچی کے واسطے
 بان زانوسے متعلق اسی کی پالیسی
 خلعت شادان نہ چھینا جائے
 اور بان کے نشان اہل کلاست کے واسطے

۱۸۳
 ایسا جو ایک پناہوں کر کیا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو

ہوا ز شادان مثالی جبین ہوئی
 صاف آنیدن کا صحن حلب کی زمین ہوئی

صدے رسول زادیان ہرے پہ پہلی
 زینت بر سچا پائی مان میں تی تھیں

شیر ب کی آرزو تھی دل شیخ و شتابین
 سلطان کے ایک پناہوں رکھا تھا کاب میں

۱۸۴
 انعام سالانہ ملک و پناہ
 تقسیم فرم کر زور و خلعت کیا گیا
 خلعت نیا عوس کی خاطر کیا گیا
 تاقین سے دو طہا کا پناہ کیا گیا

۱۸۵
 ہوا ز شادان اور کراچی کے واسطے
 بان زانوسے متعلق اسی کی پالیسی
 خلعت شادان نہ چھینا جائے
 اور بان کے نشان اہل کلاست کے واسطے

۱۸۶
 ایسا جو ایک پناہوں کر کیا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو

مان سے لباس زرد و وطن کو بھاویا
 کشتی میں خلعت عالی کہ لگا دیا

ہوا ز شادان اور کراچی کے واسطے
 بان زانوسے متعلق اسی کی پالیسی
 خلعت شادان نہ چھینا جائے
 اور بان کے نشان اہل کلاست کے واسطے

خط و سے کے بادشاہ کو اگلی آہ کی
 تری لہ میں روح رسالت پناہ کی

۱۸۷
 سالانہ پناہوں کا سالانہ پناہ
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو

۱۸۸
 ہوا ز شادان اور کراچی کے واسطے
 بان زانوسے متعلق اسی کی پالیسی
 خلعت شادان نہ چھینا جائے
 اور بان کے نشان اہل کلاست کے واسطے

۱۸۹
 ایسا جو ایک پناہوں کر کیا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو
 سلطان کے دست و ان کے پناہ کا بنو

امان دو وطن کے گھر میں غذا نوش کرتے تھے
 مان پناہوں کے بیان غافقہ کرتے تھے

معا وقت عصر چالی سے پیر میں چھٹی گئی
 مزب تک سیٹن کی سکاٹ گئی

کاٹا رسول زادے کا سر فرج شام لے
 شیر الفتا کی گوہ میں زینت کے سامنے

۱۱۱
 خداوندان بزرگوار کی تعریف
 اور تعجب سے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۲
 خاصہ یہ ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۳
 ہرگز کوئی دلیل نہیں ہے کہ ان کے
 کلام کی تائید کے لئے ہرگز کوئی
 دلیل نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

خونِ عذبت کا دل میں بسم کیا
 پتلی کو روشنائی مگر کو کس
 کس کا نام اور کس کا نام

وچھا فلک کی باری اور ناکش ہو
 جس کا نام اور کس کا نام

گر مری خدا ہے تو انکار کیا مرا
 تقدیر میں نہیں ہے تو انکار کیا مرا

۱۱۴
 خداوندان بزرگوار کی تعریف
 اور تعجب سے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۵
 خاصہ یہ ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۶
 ہرگز کوئی دلیل نہیں ہے کہ ان کے
 کلام کی تائید کے لئے ہرگز کوئی
 دلیل نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

ہرگز کوئی دلیل نہیں ہے کہ ان کے
 کلام کی تائید کے لئے ہرگز کوئی
 دلیل نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

یوسف کی طرح مظلوم کے محبوب
 پرار سے جوان ہونے ہی منسوب
 کے

میں سے چشمِ حسد سے مولا کا خط کیا
 دہن کا اور دین کا غم غلط کیا

۱۱۷
 خداوندان بزرگوار کی تعریف
 اور تعجب سے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۸
 خاصہ یہ ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

۱۱۹
 ہرگز کوئی دلیل نہیں ہے کہ ان کے
 کلام کی تائید کے لئے ہرگز کوئی
 دلیل نہیں ہے کہ ان کے کلام کی
 تائید کے لئے ہرگز کوئی دلیل
 نہیں ہے کہ ان کے کلام کی

اب شوق ہے کہ عقد کا جلی افرام ہو
 حاضر دہن میں مع شکر غلام ہو

پتلا شہرِ حلب کی طرف ہوا رام کا
 اپنے غریب کو فہم و مظلوم شام کا

خونِ معرہ شوق بہت علا کا ہے
 طالبِ دہن میں مظلوم خدا کا ہے

عالم

نویسنده ایس کے پوچھان کر کے

اسے بھری پوچھیب ہو بین نور کے

وہ لکھتا تو شہسپ تیب وادنیست

شہسپ تیب توری فرستت میں نص

بن بیاب اس جہان سے وہ کوچ کر گئے

انھاروین برس عالی کبر گذر گئے

عالم

بہ اس کے دو پوچھنے کی ہے جب

شہسپ تیب نے دیکھا کہ گھگھٹاٹا دیا

تجارتی اسے شہسپ تیب پوچھتی تو فرست

دیا ابھی مجھے دکھا یا کیا کیا

بیوہ بنی ہوں گھر میں نہ ہرگز رہو نگلی میں

اب اپنی لحد پہ نماز پڑھو نگلی میں

عالم

بہ اس کے دو پوچھنے کی ہے جب

شہسپ تیب نے دیکھا کہ گھگھٹاٹا دیا

تجارتی اسے شہسپ تیب پوچھتی تو فرست

دیا ابھی مجھے دکھا یا کیا کیا

۱۸۶
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۸۷
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۸۸
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

گو کہ یہ ہے بہ گرا اور چوہی کو نہ کل ٹھری
 ماجرہ یوں غمیرہ سے زمین بکل نہری

فطرت کی ہم سب ہن میں پٹی بھول کی
 گھر میں ہر ہونگی دو ماں رسول کی

اک لڑکا کس گلیہ بدن ہاش ہاش ہے
 بگے گور کس زمین پر ستیگی لاش ہے

۱۸۹
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۹۰
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۹۱
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

چلائی اسے بدن مری فقیر سو گئی
 شہر بچ نہ بگا دو لہا کا اور رائے ہو گئی

او کا ش مجھ ہوتا نہ ارمان بیاہ کا
 اک لڑکا کس آیا سامان بیاہ کا

غل تھا کہ گور گور شہیدوں کے آٹے ہیں
 پیاروں کے سر کٹے ہوئے ہمراہ لائے ہیں

۱۹۲
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۹۳
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

۱۹۴
 سلطان کو کھینچ کر پوچھا کہ یہاں کیا ہے
 اس نے فرمایا کہ یہاں ایک جوان
 بولا کہ یہاں ایک جوان
 اسے پوچھا کہ یہاں کیا ہے

سلطان نے اور زور دیا ہم گماہ کی
 بسے تو انیاں کسا اسے آہ کی

رویا وہ بیکسی شہر شرفین پر
 گھر بار سب اٹا دیا تاج حسین پر

جان حسین کی مجھے اس دم تاش ہے
 اوکر بلا کہ مرے دولہا کی لاش ہے

۱۰۰
وقت نزال آتے ہی جنگ احوال

۱۰۱
تاج باغ خانہ کا دوپہ کیا

۱۰۲
ان بی بیوں کو پتہ کیا دیدار کیا

۱۰۳
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۰۴
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۰۵
تاج باغ خانہ کا دوپہ کیا

۱۰۶
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۰۷
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۰۸
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۰۹
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۱۰
تاج باغ خانہ کا دوپہ کیا

۱۱۱
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۱۲
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۱۳
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۱۴
میرزا کے کھانے کی کھانہ

۱۱۱
 ارشاد کا انترناڈیشنل سوسائٹی
 ارشاد کے فنکاروں میں خاص طور پر
 جتنے فنکاروں نے فنکاروں کو
 سوشل سروس سوسائٹی کے ذریعے

۱۱۲
 بلالوں کے فنکاروں کے
 ان فنکاروں کے فنکاروں کے
 اس کی بنیاد پر فنکاروں کے
 اور ان کے فنکاروں کے

۱۱۳
 جمع فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۱۴
 ان باجوں کو سن کہتی تھی ماور بودوں کی
 خردوں کی جہان جہرارت ابن حسن کی

۱۱۵
 وقت پر جالیسی حسد شاہ زمین کو
 مان دہ لعل کی رنڈ سالہ پختی ہر وطن کو

۱۱۶
 ایسے ہی اگر ہوتے تو اسے نہ وطن سے
 شیرین ہوں روپوش نہ ہو جائیں گے

۱۱۷
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۱۸
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۱۹
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۲۰
 باقی کوئی جزا کہ عجب اس نہیں ہے
 اب کچھ نہیں انڈیشہ وسواس نہیں ہے

۱۲۱
 شاید جہدالی کی گھڑی بحالی بن میں
 شہجیہ میں زمین کی گھڑی میں

۱۲۲
 مارا جو استیہ ریمگرار کو مارا
 سردار کو مارا جو غلدار کو مارا

۱۲۳
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۲۴
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۲۵
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے
 فنکاروں کے فنکاروں کے

۱۲۶
 اقبال سے تیرے ہر فوجی فتح کی بسکہ
 اب اپنی تباہی کا یہ رونما ہوسکہ

۱۲۷
 بھجوانے میں ان دونوں کو ہمراہ ہوسکہ
 اب لوٹ کاروان بھی رہ جائیگا ہم کو

۱۲۸
 اگلا کی ہے کہ ہر کہ میں اسکو ہڑی
 وہ پائوں یہ تھامس کہ ہوس ہڑی

۲۱۷
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
جیسا کہ بین جا بجا نسبت دل کو
اوقاف سے بین باقی سے ہر سو لگا دیا
تو کون سے کچھ لگا کر کون تو اعدا

۲۱۸
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

۲۱۹
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

پہلے مرے پیغمبر کے اطفال مرینگے
تب یہ ان بھائی کی سقائی کریں گے

دو ماہ پر تو سقون کی اک نہر ہیسگی
پر شکر لگتی ہوئی دان تو نہیں ہیسگی

شوق تھا خدمت میں اطاع بہ ہر حال
پر بجز بابت کا ہو اکرب و بلال میں

۲۲۰
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

۲۲۱
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

۲۲۲
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

خاتون قیامت کو لاؤینگے کفن میں
زمین کا گلاب نہ ہینگے ہلا در میں

جنت میں خبر قتل کی جب پائیگی زہرا
لاش پر ترے پھینکے کو آئینگی زہرا

سر کو نہ سدا رکھتے تھے ملو ار کے اوپر
گرا تھا خبردار نہ سدا رکھ کے اوپر

۲۲۳
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

۲۲۴
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

۲۲۵
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا
عقل و تدبیر سے اپنے دل کا بیٹا

پیشہ کا جو آقا مجھے سقائی کی خدمت
چہ خوب بجلاؤ گا میں بھائی کی خدمت

بانی نہ کسی نے جو وہ دو تیرہ بیگی
اک دن مجھے سقائے شہید بیگی

لاش اسکی نہ بچا کے پیغمبر موم میں
روئے کو دو لہن آئی تھی میداں موم میں

۱۷
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۱۸
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۱۹
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

عجائب کی روایت سے کسی میں نہیں ہے
 بلکہ جو بگڑ جائے لڑائی تو ستم ہے

ب فرج وقت تیرے کہ سب بند ہیں کو
 میں جا کے یہ اتھو جو جہاں علی

اب سے ہی کام نہ اکر سے عرض
 ہوا تو سر پہ پیر سے عرض ہے

۲۰
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۲۱
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۲۲
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

صورت زدہ آئے ہیں جہاں جہاں
 ہر گز بھی رونے میں کہی ہنست میں نہ کر

میں جاسا ہوں نہ میں تم نشہ خدا ہو
 میں الجھی فرج ہوں تیرے خفا ہو

سور کی زبان ابانی سے ہم تر نہ کرینگے
 اے حضور بھی اگر گنہگاروں دیکھانہ دیتے

۲۳
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۲۴
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

۲۵
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے
 ابان کا نام ہے جو ایک صحابی ہے

اب لیکر تیرے میں باقی یہ جری ہے
 پھر جاتے تیرے حسین ابن علی ہے

لے کہ وہ پیغام آیا فرج میں کا
 پر نام تجارت سے نہ لینا شہ دین کا

نعت دین زہرا جو تیرے سے اس میں ہو
 پھر خوب دین میں ترا حکم و عمل ہو

ع
 کفر کا توڑنے والا ہے جس کو
 کفر سے روکنے والا ہے جس کو
 کفر سے روکنے والا ہے جس کو
 کفر سے روکنے والا ہے جس کو

ع
 جہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

ع
 جہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

مگر کل کر وہ شمع مزار نبوی رکو
 زندہ نوک پور و دو کے حسین ابن علی

جہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

میں ہوں جو سو قبلہ دین میں شرف ہے
 جو قبلہ نما ہے سو وہ قبلہ کھرف ہے

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

کو خیر دین حلق پہ شویار سپہ بیگا
 سردار سے لیکن نہ غلبہ دار پھر بیگا

ایسا سمجھا تو اس مشک کو میں اسمہ قرار ہوں
 اس گسک کے چیلے سے تو گوثر پہ چلا ہوں

چوں قبلہ نما تپتلیاں گردش میں بیگی
 تپتلیہ جبرہ ہونے آئی سمت پھر بیگی

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

ع
 اور وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے
 وہاں سے مسافر کا سفر شروع ہوتا ہے

پانی کے لیے آبرو اپنی زمین دینگے
 اور لینے تو ہم زندہ سے شمشیر کے لینے

عہد میں علی قافلہ کے لال کے صدقہ
 اطفال سے جہاں کے اطفال کے صدقہ

مظلوم کو سید کو بکرا دون میں غماز
 یہ کام نہ ہو گا کہ شمشیر پیدا سے

۱۹۸
 کراچی کے قیام اور کراچی کے قیام کے بعد
 کراچی کے قیام کے بعد کراچی کے قیام کے بعد
 کراچی کے قیام کے بعد کراچی کے قیام کے بعد

۱۹۹
 جون کے مہینے میں کراچی کے قیام کے بعد
 جون کے مہینے میں کراچی کے قیام کے بعد
 جون کے مہینے میں کراچی کے قیام کے بعد

۱۹۹
 اس وقت سے بالکل ہی بدستور ہو گیا
 اس وقت سے بالکل ہی بدستور ہو گیا
 اس وقت سے بالکل ہی بدستور ہو گیا

۱۹۹
 لاشعہ پر تیس جگہ حسین آغا کا عباس
 سوال فاکٹری کھل جائے گا عباس

۱۹۹
 دوست کو ان بھائی کے لئے میر کے مانند
 تھانیزوں کے رشہ دم پر کے مانند

۱۹۹
 شکستہ سے پر الف سے سپرد و سرکھ پڑا
 ادھیجا سپر سپر کرتے تھے عباس

۱۹۹
 ایک جگہ کیت جانب دریا
 اک جگہ میں ہر گز نہ ہو پونجا
 سکا زہر پانی سے اور دروغ کھا

۱۹۹
 ہر گز نہ ہو پونجا
 ہر گز نہ ہو پونجا
 ہر گز نہ ہو پونجا

۱۹۹
 اور کراچی کے قیام کے بعد
 اور کراچی کے قیام کے بعد
 اور کراچی کے قیام کے بعد

۱۹۹
 ظاہر میں انھیں لشکر بے پیر سے روکا
 باطن میں مگر سائون کی تقدیر روکا

۱۹۹
 اس ہم پریشان کیا فوج مشقی کو
 جنبہ نظر آنے لگا عباس علی کو

۱۹۹
 اس وقت میں شکستہ ہے اور پیر نشان ہے
 حکومت میں میر کی حکومت کا نشان ہے

۱۹۹
 کراچی کے قیام کے بعد کراچی کے قیام کے بعد
 کراچی کے قیام کے بعد کراچی کے قیام کے بعد
 کراچی کے قیام کے بعد کراچی کے قیام کے بعد

۱۹۹
 اس وقت میں شکستہ ہے اور پیر نشان ہے
 حکومت میں میر کی حکومت کا نشان ہے

۱۹۹
 اس وقت میں شکستہ ہے اور پیر نشان ہے
 حکومت میں میر کی حکومت کا نشان ہے

۱۹۹
 طوفان کو شورا بنا فراموش ہوا تھا
 ہر باوان میں جوں زہر پوش ہوا تھا

۱۹۹
 کہتے تھے عدو چوڑا دیا شاہ ہا کو
 گو صاحبو کچھ مرے والی کی دف کو

۱۹۹
 پانی جو عمارت شد دین کو لا ہے
 یہ دم سکینہ پہ فقط حق نے کیا ہے

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در
مستقیم بین پادشاه و پادشاهان

منزل
ارکان عیاشی و عیاشی
منزلت کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
سیکس و سیکس و سیکس
منزلت کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
مردم در آنجا که در
انجام فراموشی و گویا
بها می

منزل
عماد گزینان وین
سریشته و در ملک
خبرین

منزل
پایان که عرض
چون از غم
بدرستی

منزل
او را که در آنجا
بها می

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

منزل
بجای آنکه کسی که در آن
جایگاه خود را چنانچه در

۱۰
 اوس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 خرابی آتی ہے اور اس کو اس کے اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۱
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۲
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۳
 یہ جان غلیٰ ہیں جب کہ تم رسول ہیں
 قبضہ میں ہیں میں ابن علی کے جو کلمہ ہیں

۱۴
 یہ ہاؤس دکوہ پر وہ کھڑے ہیں کھٹا
 مگھ ہے مہرے فضل پر بستر نہیں کھٹا

۱۵
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۶
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۷
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۸
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۱۹
 اور کچھ ہو جو ہو مہر تو نور شید میں ہو
 نور شید یہ ہو مہر تو نور شید میں ہو

۲۰
 دل یاد خدا میں تو زبان ذکر خدا میں
 گوہوش میں گوہوش میں گوہوش میں

۲۱
 وہ صالح کو میں ہے رب وہ مرا ہے
 کیا حکمت ہے چون میں تجھے چون چرا ہے

۲۲
 کجا کرکدن اور حضرت عمران
 شعلہ تاجات تو با مالک و افغان
 ناگہ جلاک جلاکوں خالق سبحان
 سوئی ترا کرکدست و بر این بیان

۲۳
 کما لک اللہ فی کتابہ انہ یخیر
 کما لک اللہ فی کتابہ انہ یخیر

۲۴
 اس کو جو کچھ دیکھتا ہے اس کو اپنے دماغ میں
 وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے اپنے دماغ میں
 اس کی کشتی کے لئے ہوتا ہے اور اس کے اپنے دماغ میں

۲۵
 دل ملہن اس کا ہر سدیر کے کرم سے
 رٹھا ہے جنم کے بنائے پر وہ ہم سے

۲۶
 جہ نام خدا کا لیا آسنو نخل آسنے
 جب حق کا تصور کیا آسنو نخل آسنے

۲۷
 زمانہ جو نام اس کا تو اس کا لقب ہے
 دوزخ کو جو پیدا کیا کیا اس کا سبب ہے

۱۱۱۱
 بارے گئے تیب سے نقا آپ کے بابا
 گونج شہیدان میں پڑے پوتے بن کیا
 عباتیں ساڑھ کوئی منین کیس تین
 لاش بھی نہیں کوئی ہے راحت و دوا

اب جا کے نہ گھر میں کسی عنوان رہو نگلی
 یاں لاشہ عمو کی نگہ بان رہو نگلی

۱۱۱۲
 ناگاہ صد لاش کے پہلو سے یہ آئی
 حاضر ہے بیان فاطمہ گردن کی تائی
 تیب کو جا اسے شہید مظلوم کی جانی
 عباتیں تو تھا میرا ہی شہید میری کب تائی

اس لاش سے ہرگز نہ جدا ہوئی گی زہرا
 چالیسویں تک مان کی طرح روئی گی زہرا

۱۱۱۳
 خاصوش دبوچا کہ بھوش و قلع و پاس
 رور و کے یک عرض کہ یا حضرت عباتیں
 اتفاق سے آپ میں پھر جاؤ نین سنج پاس
 نوکر چون شہدین کاشہ دین گاڑو پاس

اپنی نگہ مہر سے خورشید بنا دو
 ناچیز کو بچپنوں کے احسان سے بچا دو

۱۶
 ایسے مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 درمیان میں نام جو حضرت جبرائیل
 پہنچا کر گیا تو فرشتے میں سے
 قہار تر نام جو جو کھو گیا

۱۷
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 افلاک میں سے جو بیخود ہو
 مرقعے کو صدائی یہ افلاک سے لگا
 مرقعے کو صدائی یہ افلاک سے لگا

۱۸
 ایسے مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۱۹
 مرقعے کو جو پیدا کیا وہ نام مطاوع
 رحمان ہو گا تا روز مرقعے کو پیدا دے

۲۰
 مرقعے کو پہلے ہی نہیں منع کیا تھا
 اس طرح کے بھگانے کو کہ حکم دیا تھا

۲۱
 اک خون کا دریا ہے کہ رہی یہ پہا ہے
 کچلا شے پڑے ہیں وہ اٹھیں دیکھ رہا ہے

۲۲
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 فرما کر ان نام بیخود کر گیا
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۲۳
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۲۴
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۲۵
 اللہ کا جو فعل ہے جب نہیں ہوتا
 پہلے ادب ایسا کوئی بند نہیں ہوتا

۲۶
 سینے پر تو بیٹھا ہوا جلاو کو دیکھے
 گردن پر دران خچر ٹولاو کو دیکھے

۲۷
 کہتا ہے کبھی سو سے فلک ماٹھ اٹھا کر
 تو بہت و تندر و رضا محسوس عطا کر

۲۸
 ایسا بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۲۹
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۳۰
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو
 بیخود مرقعے میں سے جو بیخود ہو

۳۱
 کوئی جو چلی کوئی دن رہے بیخود
 مرنے سے بچے پہلے جن رہے بیخود

۳۲
 سامان کرامات خدا کا نظر آیا
 مقنن سے شاہ شہد کا نظر آیا

۳۳
 روحا لیا اور روہا ہی باہر نکل آیا
 شش ماہ میرا حضور لیکر نکل آیا

جمع
 ہانی زلا اسکا تکرار ہو گیا ہے
 تو ظہر میں تکرار ہو گیا ہے
 ہفت روزہ میں تکرار ہو گیا ہے
 ہفت روزہ میں تکرار ہو گیا ہے

جمع
 نیت کا نام نہ پڑے پڑے
 کچھ سوچو افلاک کیوں اور غبار
 باز تیری گونہ وارن میں نودار
 کس کا لب کیجیے کیا بیچ سوار

جمع
 شہ کے گمراہوں اور غبار
 ثابت نہیں تار کو پھولت کرنا
 ہر ایک کا غم ہے کہ کیا ہے تیرا
 غم ہے کہ کیا ہے تیرا

ظہر کا بیکس کا تانا میں اچھا
 سید کا ساگر اور لانا میں اچھا

ظہر کے غل اور سناؤں کے نشان
 اور بد نشانوں کے مسلح پوش جان میں

شان کی زمین تھی ہر طرف شہری سے
 کیا اسکا عجیب میں جو ہر جن ہری سے

جمع
 ہر طرف میں اتنی ہوں اور تیرا
 پہاڑ تاروں کی کو اترتے ہو
 کیوں آج کل میں کو اترتے ہو
 میں تاروں کے چلوانے کو اترتے ہو

جمع
 میان میں گن کا ہونے میں
 کہ تیرے میں تیرے تیرے
 ہر طرف میں تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے

جمع
 ہر طرف میں تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے

بستی میں کسی سے نہ ملاقات کرو گھا
 جنگل میں بسراہی میں اوقات کرو گھا

مان لا کہیں گے میں مہال ہو لوگو
 اور ہر گنگ اور ہر فوج آئی ہے لوگو

روئے میں یہ آواز تھی کہ میں ہاں
 زندہ میں کہ حالت ہوئی شاہ شہد کی

جمع
 ادا کے آج کی کیا جاؤں چار
 کیجئے جو جاؤں تاروں کے عسار
 اسبیت جاؤں تاروں کے عسار
 اسبیت جاؤں تاروں کے عسار

جمع
 ہر طرف میں تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے

جمع
 ہر طرف میں تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے
 میں تیرے تیرے تیرے

وفا پر نام سے دشوار ہے تکرار
 اسبیت جاؤں تاروں کے عسار

لاگو یہ دعا خیر ہو فرزند بھی کی
 انکی ہوشنگت اور ظفران علی کی

اور ہر ہر سزا کے لیے ہے ادب
 کافر میں مگر کہنے کو است میں تاروں

۱۴۴
ہرگز نہ ہونے کی امید نہ رکھو
چاہے زمین کی چاہے پانی کی چاہے
ہرگز نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۴۵
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۴۶
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۴۷
بازو جو ہے جسے تن کی زہ لاکھ گرو سے
ان ہنگے دھواں نکلا وہ سو مرغ زہ سے

۱۴۸
تھا قے میں بہت بہ لڑائی میں کھی
تو تھ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ

۱۴۹
پتھر کے روکنے کے لیے آئی ہوں
بہرہ ترسے پاپ کو ہی اللہ ہوں

۱۵۰
ظاہر ہے کہ یہ کائنات ہے
جس کی ہر چیز ہے اپنے جہاں
بالا سزا ہے جس کی ہر چیز ہے اپنے جہاں

۱۵۱
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۵۲
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۵۳
گوش کون جانوں کی کہ نہیں گونگی
پلکین نہیں پر کہ نہیں تھے زہ کی

۱۵۴
پر پٹ کے زعفرانے تو لی راہ وطن کی
یاں صفت سے ہندا گلہب ہونے ہونے

۱۵۵
لہا ہر کہ نہ ہونے کا ایک شقی کا
کوہ بے گرا خاک پر فرزند شقی کا

۱۵۶
ہرگز نہ ہونے کی امید نہ رکھو
چاہے زمین کی چاہے پانی کی چاہے
ہرگز نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۵۷
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۵۸
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۵۹
گرمی ہے بہت پیمان بڑھ جائے تمہاری
حافظت ہو کہ ان میں بڑھ جائے تمہاری

۱۶۰
ہرگز نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو
نہ ہونے کی امید نہ رکھو

۱۶۱
وہ تیرے سخاوت کو پر نام اجس آیا
کچھ نہ چاہا سے شبہ کے کلچر نکل آیا

مذہب
شہید علیؑ کی شہادت
جانی یعنی یانے کا ہونا جس میں بہت سبب
ہو پڑے اور کسی کو خبر نہ ہو کہ اسے شہید کیا گیا ہے

مذہب
پہلے پہلے سے
ہرگز نہیں پہلے پہل سے
ہرگز نہیں پہلے پہل سے

مذہب
اس کا وہ ہیں دو گروہ تھے جن میں سے ایک
جس میں سے ایک یا صاف نہ ہو سکتا تھا

ششاق بہن بن محمد شاہ و دیگران کے
جو برضین کھلا پیر تھے و دربان کے

ہو فرقی بہا دین پر تو دستاویج کی
زیب کمر پان ہو تو ار سے علی کی

جلاد فلک بجاگ گیا ہا م فلک سے
الاسن نغا جاری دین جو و ملک سے

مذہب
پہلے پہلے سے
پہلے پہلے سے

مذہب
نہیں جان ملک سے
نہیں جان ملک سے

مذہب
جو پہلے پہل سے
جو پہلے پہل سے

جو صبر و ظاہر سے قدرت بھی دکھاوے
تو خدا اللہ کی خبر پڑھی و دکھاوے

بول ملک لیت کے امن ایمان ہے
نہیں ہیں ان لشکر زمین ہون زمان ہے

جو ہے کبھی افغان کبھی خیزان ہوا ہو شہید
شہید و سپہر لیکر ہزاران ہوا ہو شہید

مذہب
پہلے پہلے سے
پہلے پہلے سے

مذہب
پہلے پہلے سے
پہلے پہلے سے

مذہب
پہلے پہلے سے
پہلے پہلے سے

تھوہ پرا اتھوہ ولی ابن ولی کا
ابن بن پڑھنے لگنا علی کا

کہ فلک ہلے اتنی مٹی سینے سے جگر کو
گیش نظر کا مٹی تھی تار نظر کو

تھوہ پرا اتھوہ ولی ابن ولی کا
ابن بن پڑھنے لگنا علی کا

۱۰۰
عاشق تیری منجلی شکر
تو تیرے کسب کیسے کس
کس تیرے کسب کیسے کس
کس تیرے کسب کیسے کس

۱۰۱
سدا
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۰۲
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۰۳
گو صابر تھی پر طبیعت کو گل آئی
پریت کے مجھے سے گلے سر گل آئی

۱۰۴
گھر کے چکل کی ہوں بلو سے میں کھر چکان
بھیا میں کی اور زمین بنت علی ہوں

۱۰۵
زیر کی رہی گو دکھا دیکھو زمین
ہر حال میں است کی دعا کھر زمین

۱۰۶
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۰۷
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۰۸
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۰۹
کچھ توں نکلا پاسہ اہل جفا سے
بس دور کے لپٹی وہ رت پر دوسرا سے

۱۱۰
ہر ماہ مری عزت و سرت ہوںی روایت
مرتے ہو سے انداز سے خجالت ہوںی روایت

۱۱۱
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۱۲
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس
تو تیرے کسب کیسے کس

۱۱۳
یہ پوش میں حضرت یہ مجھے تون بیسے میں
لہوار ان کے کھنچے ہو سے تلو کو کھر سے میں

۱۱۴
یہ پت کھدا انی پر تیرا تھی م کی
لازم ہے مجھے صبر کو تھی سے علی کی

۱۱۵
عالم نے دوسرا آہ جری بے اوبی کی
کی لاش بھی پائل حسین بن علی کی

۱۹۱
 کھنڈتیا بنوین و شاد کی
 کتہ و شعل و موع و موع علم کی
 قریب میں قریب سے خیر انام کی
 قریب میں جو دکانون کی اور قریب میں

۱۹۲
 کاتہ بنوین کا دوازہ اشک
 حلقہ قریب میں و بیان جو ہوا
 بنوین میں کہ پورے جازد نا کجا
 دینی جہاں شال شہ

۱۹۳
 خاندانہ بنوین کی
 انوشان بنوین کی ایک بیان
 کہ پورے جازد نا کجا
 دینی جہاں شال شہ

۱۹۴
 جبریل کی نوا دیان شرفین لالی ہیں
 شکاک کی بیٹیاں بندی میں آئی ہیں

۱۹۵
 ایوان میں بھی فرض کا سامان تھا
 پر انتظار عترت خراب لانا ہوا تھا

۱۹۶
 طاقت بدن کی گھٹ گئی اور ہوش کھلا
 آتے ہوئے سہا تو دم سیکھا چڑھ گیا

۱۹۷
 ہر بار آج شام میں نفاہ خانہ
 نکلتے ہیں یہ پیراں شاد و یاد ہو
 بیمار کے مرض کی دو اتا یاد ہو
 عاشق سے مرضی یاد ہو

۱۹۸
 پورے سب کی یاد آگے گنا کجا
 آگے قصور و دروغ گنا کجا
 جلاہ و خیرات آگے گنا کجا
 وہاں ہے یاد و یاد آگے گنا کجا

۱۹۹
 بنوین میں بھی شام میں غیب
 جہاں ہے یہ بیان ہے انوشان کی
 کہ پورے جازد نا کجا
 دینی جہاں شال شہ

۲۰۰
 فرعون میں بندہ بی کی باہ ہے
 کیا ہے حسین کے مرگے شہی تباہ ہے

۲۰۱
 جب سے کہ آسمان خدا نے بنا ہے
 آل رسول آج ہی بندہ میں آسمان

۲۰۲
 منظور ہو کہ روح غلی بھر ملول ہو
 جمع میں رو بکاری آل رسول ہو

۲۰۳
 کشتی میں نایاب شام میں
 کشتی میں نایاب شام میں
 کشتی میں نایاب شام میں

۲۰۴
 بنوین اور کو سفر نایاب ہے
 آگے تو سنا کہ سلطان شام ہے
 کچھو کچھو کی جلال کی شام ہے

۲۰۵
 مظلومیت سے کہ کشتی میں نایاب ہے
 کشتی میں نایاب شام میں
 کشتی میں نایاب شام میں

۲۰۶
 لوگوں کو کوئی نانا رسول کو
 بلوت میں شہر لایا ہے بنت رسول کو

۲۰۷
 اسکی دلا میں عرض کو ہنہ بلا دیا
 گھر میں کا خاک میں بالکل ملا دیا

۲۰۸
 حاضر ہیں کے چلو ہیں
 سر زمین حسین جہاں جہاں ہے چلو

شاہ
موتی ہماری راہ میں بونج ہو گئی
اقبال سائنس میں کتب شمع دین
سب سے پہلے جو کچھ دیکھیں

۱۳۱
دست دراز ساروت کے لئے کلمہ ابام
دست دراز ساروت کے لئے کلمہ ابام
دست دراز ساروت کے لئے کلمہ ابام

۱۳۰
بیکس حسین سا کوئی زیر فاکل نہیں
جس کا کہ داؤ خواہ کوئی اب لاک نہیں

موتی ہماری راہ میں بونج ہو گئی
ماچی این بہ لوگ کہ جو اگور و گئی

۱۳۲
صد قبضاب خاطر کے نور حسین کا
لکھ سو گوار بھی مجھے اپنے حسین کا

بیکس حسین سا کوئی زیر فاکل نہیں
جس کا کہ داؤ خواہ کوئی اب لاک نہیں

۱۳۳
آتش بولیا تو وہی ہے با ما
آتش بولیا تو وہی ہے با ما
آتش بولیا تو وہی ہے با ما

۱۳۴
خیر اللہ کی آہ سے کیا عرض ہوا
کیا خون بہا حسین کا دہر اکول چکا

خیر اللہ کی آہ سے کیا عرض ہوا
کیا خون بہا حسین کا دہر اکول چکا

۱۳۵
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۳۶
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۳۷
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۳۸
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۳۹
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۴۰
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۴۱
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۴۲
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۴۳
میں حمد میرے لال کے سہیل گہا
صاحب میں اور صاحب پہ لوگ ہوں

۱۲۱
کاشمیر کی بادشاہت کے لئے
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۲
شاہراہ کے قریب
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۳
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۴
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۵
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۶
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۷
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۸
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۲۹
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۰
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۱
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۲
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۳
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۴
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۵
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۶
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۷
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۸
میرزا کو
میرزا کا نام لیا گیا
اور اس کے لئے
میرزا کو

۱۳۹

۵۱
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۲
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۳
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

ابو بصیر مطلق ابو بصیر مطلق
 ابو بصیر مطلق ابو بصیر مطلق
 ابو بصیر مطلق ابو بصیر مطلق
 ابو بصیر مطلق ابو بصیر مطلق

ظاہر من او کاغذ کا ورق زہر قلم ہے
 زہر قلم لاج دل زہر لہر ہے
 زہر قلم لاج دل زہر لہر ہے
 زہر قلم لاج دل زہر لہر ہے

موجودت درہم و دینار
 دینار فقط چار ہزار
 دینار فقط چار ہزار
 دینار فقط چار ہزار

۵۴
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۵
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۶
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

بسم اللہ زبیر یاری وہ دیوان عطل کو
 شہداء شہداء شہداء شہداء
 شہداء شہداء شہداء شہداء
 شہداء شہداء شہداء شہداء

بہر شبہ مظلوم حسین ابن علی ہے
 تمام کا قراح خد سے ازل ہے
 تمام کا قراح خد سے ازل ہے
 تمام کا قراح خد سے ازل ہے

دینار بھی بچھے اے حسین کے گھر
 ہر بیت کے بدلے با فروس میں گھر
 ہر بیت کے بدلے با فروس میں گھر
 ہر بیت کے بدلے با فروس میں گھر

۵۷
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۸
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

۵۹
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء
 کلمہ شہداء و شہداء

اک بیت کے جو کہ تھے شہداء
 دو بیت عوف بن بیت کے لے خلد
 دو بیت عوف بن بیت کے لے خلد
 دو بیت عوف بن بیت کے لے خلد

حسین میں گھر زبیر کیا تھے
 دنان کا طرح ہو بلوئی سے دان کو
 دنان کا طرح ہو بلوئی سے دان کو
 دنان کا طرح ہو بلوئی سے دان کو

محتاج ہوں تو غنوجھے کچھو بھائی
 چشہ میں جو جاہو سو کچھو بھائی
 چشہ میں جو جاہو سو کچھو بھائی
 چشہ میں جو جاہو سو کچھو بھائی

<p>۱۳۴ پتھر کے پتھر سے ازل و ازل سے باجی کا سب سے پہلے کھنڈے لگانے سے وہ اوزدین خصال ہنکارتی صفت سے تو فرود الجبال اپنے جی کی آل کا تو کتے کیا حال</p>	<p>۱۳۵ ایک سرور کو جو بلی سے اتاروں باجی کا سب سے پہلے کھنڈے لگانے سے وہ اوزدین خصال ہنکارتی صفت سے تو فرود الجبال اپنے جی کی آل کا تو کتے کیا حال</p>	<p>۱۳۶ پتھر کے پتھر سے ازل و ازل سے باجی کا سب سے پہلے کھنڈے لگانے سے وہ اوزدین خصال ہنکارتی صفت سے تو فرود الجبال اپنے جی کی آل کا تو کتے کیا حال</p>
<p>۱۳۷ ہری وہ دختران جناب امیر ہیں سمجھا تھا میں کہ رنگ و جیش کے امیر ہیں</p>	<p>۱۳۸ اپنے بزرگ فاقہ کشی کر کے مر گئے ہیں طاعت فقط جناب اسی کی کرتے ہیں</p>	<p>۱۳۹ باہتری عزیزہ دولت اٹھاتی ہے اتھاری کینہ کنیزی میں جاتی ہے</p>
<p>۱۴۰ حضور بقرہ سے اس کلام سے زندان میں جرم گئے دربار عام سے سب سے تو اہل حق کو تو امام سے ہر کسی کی جیسی ریت نام سے</p>	<p>۱۴۱ پتھر کے پتھر سے ازل و ازل سے باجی کا سب سے پہلے کھنڈے لگانے سے وہ اوزدین خصال ہنکارتی صفت سے تو فرود الجبال اپنے جی کی آل کا تو کتے کیا حال</p>	<p>۱۴۲ پتھر کے پتھر سے ازل و ازل سے باجی کا سب سے پہلے کھنڈے لگانے سے وہ اوزدین خصال ہنکارتی صفت سے تو فرود الجبال اپنے جی کی آل کا تو کتے کیا حال</p>
<p>۱۴۳ نے جب سلطنت مر رباست عطا کرے ہر دم وراثت شاہ ولایت عطا کرے</p>	<p>۱۴۴ میں بس کہ روح فاطمہ کو نور میں ہے تو بے ذکر یہ نور لگا تو میں ہے</p>	<p>۱۴۵ طاعت میں میری رہو مگر یاد کیجیو بچوں میں میرے کھیل کے دل شاہ کیجیو</p>

۱۱۱
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۲
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۳
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

آغاز کیا کہ یہ رسول دوسرا ہے
 اور وہ غالبی ہوتوں کی محبوب تھے

حضرت سید کاچین ماسکانو ہے
 پڑھ کر اس کی پروردگار ہے

پیشتر سے اس نے لڑا کیا زمین
 اکل تین کو رو لیا غم بھادو و تن میں

۱۱۴
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۵
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۶
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

جب مکان شہر ایگی بیتاب ہو چکا
 اب ہوش بجا ہو گا تو میں غمگن ہو چکا

اٹھاتا ہوا اس طفل کو توجہ اپنی ہے
 دینے یہ ہم آواز حسین ابن علی ہے

لکھا کہ جب کلمہ دعا میں سے ہے
 پیشتر بروئے نئے کہ پیشتر سے ہے

۱۱۷
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۸
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

۱۱۹
 ایک مذہبی شخصیت تھے جس نے اپنے
 اور تھے بہت سے لوگوں کو
 اس وقت سے کہ ان کی اصلاح کی
 تھی اور ان کی اصلاح کی

کس سے ہا باکو قاتن ہوتا ہوا ہر
 یہ وہ نہیں ہے جی رونا ہوا ہر ہر

پیشتر کی غلطی سے ہوا ہوا
 میں آج وہاں گھوٹا سڑھو ہوا

روا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 رو ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

روان بہر حال ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 ماقہ پر غنا ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی

روان بہر حال ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 ماقہ پر غنا ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی

روان بہر حال ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 ماقہ پر غنا ہے ہر مذہب کی اپنی اپنی

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

ان مذاہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

ان مذاہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

ان مذاہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

تشریح
 تشریح مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب
 مذہب و مذاہب

ہر مذہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

ہر مذہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

ہر مذہب کے لئے ہر مذہب کی اپنی اپنی
 اور ہر مذہب کی اپنی اپنی

<p>۲۲۴ حضرت کو کمان کو تیرا کمان حضرت کو کمان کو تیرا کمان حضرت کو کمان کو تیرا کمان</p>	<p>۲۲۵ کیا جانے کہ کون کون کیا کیا کیا جانے کہ کون کون کیا کیا کیا جانے کہ کون کون کیا کیا</p>	<p>۲۲۶ تو کہو خداوند کون تو کون تو کہو خداوند کون تو کون تو کہو خداوند کون تو کون</p>
<p>۲۲۷ فرمایے دوشین کو ارادہ کمان کا فرمایے دوشین کو ارادہ کمان کا فرمایے دوشین کو ارادہ کمان کا</p>	<p>۲۲۸ ثابت ہو بہترین اہم مگر ہے ثابت ہو بہترین اہم مگر ہے ثابت ہو بہترین اہم مگر ہے</p>	<p>۲۲۹ مظلوم برادر کو جو کوشش بری تھی مظلوم برادر کو جو کوشش بری تھی مظلوم برادر کو جو کوشش بری تھی</p>
<p>۲۳۰ وہ بولے تو ان کو جو کوشش وہ بولے تو ان کو جو کوشش وہ بولے تو ان کو جو کوشش</p>	<p>۲۳۱ اسان ان کے ہاں سے کیا کیا اسان ان کے ہاں سے کیا کیا اسان ان کے ہاں سے کیا کیا</p>	<p>۲۳۲ آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک</p>
<p>۲۳۳ سب کہتے تھے سبز و زریں بھنا ہے سب کہتے تھے سبز و زریں بھنا ہے سب کہتے تھے سبز و زریں بھنا ہے</p>	<p>۲۳۴ بے پردہ ہو جو ہوا کی رود کہ ہوگی بے پردہ ہو جو ہوا کی رود کہ ہوگی بے پردہ ہو جو ہوا کی رود کہ ہوگی</p>	<p>۲۳۵ یہ لوگ ہیں پرہیزگار کہ لینے کو آئے یہ لوگ ہیں پرہیزگار کہ لینے کو آئے یہ لوگ ہیں پرہیزگار کہ لینے کو آئے</p>
<p>۲۳۶ آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک</p>	<p>۲۳۷ وہ بولے تو کب تک تو کب تک وہ بولے تو کب تک تو کب تک وہ بولے تو کب تک تو کب تک</p>	<p>۲۳۸ آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک آواز دہی تو کب تک تو کب تک</p>
<p>۲۳۹ حضرت کو بلانی و اتنی نہیں دینے حضرت کو بلانی و اتنی نہیں دینے حضرت کو بلانی و اتنی نہیں دینے</p>	<p>۲۴۰ میں جا رہا میں گرفتار سن ہوں میں جا رہا میں گرفتار سن ہوں میں جا رہا میں گرفتار سن ہوں</p>	<p>۲۴۱ نہرا ہے عمل میں ہو کہ ملک ظہور میں ہے نہرا ہے عمل میں ہو کہ ملک ظہور میں ہے نہرا ہے عمل میں ہو کہ ملک ظہور میں ہے</p>

۱۳۱
اسکاں تو فخر سے خوش ہوتے تھے
بول کے پورا پورا شاہ کے احوال کے
جس بلوچستان کے شاہ کے پیش
چھپ چھپ کر ہر دم سے تھکے ہوئے

۱۳۲
جلوے کے فخر سے بے تاب تھے
تھارہ وہ طویل و دریل کے
کچھ بڑے بڑے اور بڑے بڑے
کے اور ان کے سوا اور کئی اور

۱۳۳
ہو کے متقابل کچھ بھی ہو گا
خود کے طرح خود کے کا
خود کے ساتھ اپنے کو

۱۳۴
پہلے کے تھارے کے زول شاہ کے
تھے تخت سلیمان کے سوار تہہ زمین کے

۱۳۵
تھارے کو دم سے فقط شکر عزم تھا
تھے وہاں تھارہ وہ شکر عزم تھا

۱۳۶
عاشق تھا علمدار جو فرزند ملی
ساہی کہیے آتا تھا حسین ابن علی

۱۳۷
اور وہ کون کون سے تھے
اور وہ کون کون سے تھے
اور وہ کون کون سے تھے
اور وہ کون کون سے تھے

۱۳۸
کیا نام خدا ہے کہ جو ان کے
ہر دست زاریت کے کچھ سے
اور کچھ بجاں تھے تو کربھی
تہنہ کن پہنچے لہاں سفری

۱۳۹
کھڑا رہا اور اول کے
انہ کے کہے اور وقت کے
انہ کے کہے اور وقت کے

۱۴۰
پہلے کے تھاروں سے وہ سب
یعنی پورے پورے آج کے

۱۴۱
سوراجی مظلوم علمدار
اسوراجی مظلوم تھے

۱۴۲
عاشورہ اقلیم شہادت ہو مبارک
اور شہر کو امت کی شہادت ہو مبارک

۱۴۳
کہ شان مہوش ہو گیا
خشت مٹی خود ہو گیا
اگر تو سہاری کے

۱۴۴
سوزا کے ہوتے ہوئے
سوزا کے ہوتے ہوئے

۱۴۵
کیونکہ اس کے
کیونکہ اس کے

۱۴۶
مٹی سے مٹی سے بیان
فرمان جوں جوں

۱۴۷
تھا اور لوگ سن میں
تھی اور لوگ سن میں

۱۴۸
یاں کے مٹوں
شہر کے کما

<p>۱۴۰ جہاں کی اس کو تازہ ترین سبب سبب نہ تھے ہر سبب کی اس سبب کی وجہ سے</p>	<p>۱۴۱ لاکھوں کا تعلق ہے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۴۲ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
---	---	--

<p>اس کے بغیر غل غل ہوتی جاتی ہے لوگوں کی جانے دو گھبراہٹی ہے</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
--	---	---

<p>۱۴۳ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۴۴ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۴۵ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
--	--	--

<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
---	---	---

<p>۱۴۶ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۴۷ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۴۸ اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
--	--	--

<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>اس کی وجہ سے اس کی اس کی وجہ سے اس کی</p>
---	---	---

۴۱
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۴۲
شیخ محمد علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۴۳
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۴۴
بہوگانہ کریم الیسا کوئی رو سے زمین پر
ہر شاخہ عقدہ کشتالی شہر دین پر

۴۵
اداد کا طالب ہو اس پر ایک ہی ہے
پر عقدہ کشتالی نہوئی اسکی کسی سے

۴۶
اس وقت نوشان اسد اللہ کھادو
گھیرا تو مجھے شہر نے تم کے چھڑا دو

۴۷
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۴۸
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۴۹
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۵۰
خود بیکہ مظلوم گرفتار بلایین
پر سار غزویوں کی ہی عقدہ کشتالین

۵۱
گھیرا ہے مجھے شہر نے جو کل سے نکلا
یا صاحب ہواج تو شکل ہری مل کر

۵۲
اسکو بہین معلوم کہ مولانا پر جفا ہے
خود عقدہ کشتالین کا آفت بین بھینسا

۵۳
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۵۴
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۵۵
میرزا علی صاحب اعجازی و دانشمند
نورآبادی صاحب دیوانه و دانشمند
جرات بین شیخ جاعت بین و ممتاز و نورآبادی
و علامه خدا بین حاجی مسافر نورآبادی

۵۶
لا با فدا کشت میں شکر سے چورا کر
اور شہر نے گھیرا وہاں شہوں کو آکر

۵۷
یہ غیرستان کا تو تعلق کا اسہو
یا شہر آئی مد سے وقت مد سے

۵۸
اندر یہ ظاہر ہے یہ حسین بن علی کو
ظالم کہ میں اسٹالین ناموں میں کو

رباعی
 کھانیز گرا جو بین زمین پر اکبر
 بابا کو چکارا ہو کے مضطرب اکبر
 لبتا تھا عشق میں تباہ اکبر
 کشتے تھے حسین جیکہ اکبر

رباعی
 کچھ جرم و خطا تھی کا پورا مارا
 شکر میں ہیں کے اسکا سارا مارا
 سب سے پہلے پورا تھا اسکا مارا
 سب سے پہلے پورا تھا اسکا مارا

رباعی
 کلیفت کھانا ہے زبانی ہر کو
 دینا ہے زور و دست تو خزانہ ہر کو
 اگر دوش افلاک ہم چھتے ہیں مجھے
 بی بی تپا ہے جان کے دانہ ہر کو

رباعی
 بال شاکون سے لیکر پاپے
 جب کہ ہے بھی نہ دھونے پاپے
 اعلیٰ نورانہ ہے سرمہ خنک
 بھول کر ہے کین کو نورونے پاپے

۱۷۱
 کہ جس سے پہلے کہ اس نے اپنے
 کو اور اس کے ساتھ اپنے
 کہ کیا کیسی اور کیا کیسی
 اور وہاں سے وہ علم اور

۱۷۲
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

۱۷۳
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

سرتا قدم خون سے تم اپنے نجر ہے ہو
 کیا اور وہ جو ہوا ہے کہ وہ پودھ سے ہو

آیا جو یہاں ابن شداد عرب ہے
 یہ فاطمہ کے دو دھ کے قون کا ہے

بہا اور سے قتل کے مشاق کا ہے
 لاش سے فرزندوں کے قتل کا ہے

۱۷۴
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

۱۷۵
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

۱۷۶
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

جو جگہ بنا ہے بن عرب کا بھی دین ہے
 کیا فاطمہ کی آہ کا اور نہ لکھو نہیں ہے

خاتون قیامت ہے اور او نہ پوچی
 کیا کا ان ملک انکے بفر یاد نہ پوچی

اب چل کے مسافر کے قمار بنو تم
 میر سے مسافر کے کھی سالار بنو تم

۱۷۷
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

۱۷۸
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

۱۷۹
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے
 کہ جس نے اپنے کو اپنے

اور جہاں گلہ کسا کروں شرم و حیا ہے
 یہ ناما کی امت نے مرا حال کیا ہے

زہرا نے اوت عجب من و مذ ہی ہے
 اب بھی مر قتل کی زیر چال ہی ہے

شکر لے قتل میں تر سے جاؤ گامو لا
 میں آل محمد کو بھی لے آؤ گامو لا

۱۲۷
سیدنا بیان کی نسبت سیدنا
فرمایا ہے کہ میں وقت پر لاکھا
والفدہ کہ ہر نماز کا وقت مرا تا
پہنچتی جو نماز کا حکم کرے اور

۱۲۸
بیتہ از حاجت ڈالنا چاہئے کہ
اور اس کے درود ہو اور اس پر
بالگاہ فرمائی کہ عنان نظام کی اگر
بوجاہد فری بات تو دانی کی

۱۲۹
اس دعا کو کہ دو چکر پڑھ کر
ایک بار پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر
اور اس کے درود ہو اور اس پر
بالگاہ فرمائی کہ عنان نظام کی اگر

۱۳۰
سیدنا بیان ہی فرمادے ہیں چھینگی
سرسنگہ مٹی نما دیان بلوے میں پورنگی

۱۳۱
فروں کے رستے میں لگائے ہوئے جاؤ
اس غلامی کو کلر توڑھاتے ہوئے جاؤ

۱۳۲
کچھ انکو سنا یا تو نہیں مجھے غم میں
اس خیمہ میں شہیرا لگی کہ حرم میں

۱۳۳
وہی حال میں کہ ایوان کی
جب آئے تو کہے کہ میں نے یہاں
سرداروں کو لکھا ہے کہ یہاں
نور و نور

۱۳۴
اور اس کے درود ہو اور اس پر
بالگاہ فرمائی کہ عنان نظام کی اگر
بوجاہد فری بات تو دانی کی

۱۳۵
اور اس کے درود ہو اور اس پر
بالگاہ فرمائی کہ عنان نظام کی اگر
بوجاہد فری بات تو دانی کی

۱۳۶
ہم گو کہ زنی فوج کے سلاہ بننگے
عباس کسان میں جو علما بننگے

۱۳۷
شہیرا کی قوت سے عیان و عذاب ہے
کیا صبر اعجاز ہے کیا عقدہ کش ہے

۱۳۸
مشغل رہا کرتا تھا وان یا و خدا میں
پرتاج کے دن تھا میں عیب سے بچو بلان میں

۱۳۹
وہ بولا اور ماٹھ جی تو شعل
تو بولے کہ وہاں سے اعدا کو میں
فائل میں کجیاں میں وہاں

۱۴۰
کھانا اور خوراک اور یہ اخبار
کیا کہ میں جلاؤ کہ میں
پہلے میں کجیاں میں وہاں

۱۴۱
تو بولے کہ وہاں سے اعدا کو میں
فائل میں کجیاں میں وہاں

۱۴۲
وہ قتل ہوں ہرگز یہ گوارا نہیں مجھ کو
امت سے زیادہ کوئی پورا نہیں مجھ کو

۱۴۳
روئے ہیں حرم خیمہ میں کو رام پڑا ہے
اور نیچے کے دروازے پر اک شہر پڑا ہے

۱۴۴
ہر عقدہ کشائی کو کہا لال علی کا
تو ہا کے گھسان ہونا میں مٹی کا

۴۱
 غمزدار جان تو فراق از آساید
 حرم خفا فاسد بس نیستی آساید
 کجای غمزدار جان تو فراق از آساید
 کجای غمزدار جان تو فراق از آساید

۴۲
 فراق جان تو را به کجای دور کن
 ای درین من تو به کجای دور کن
 کجای دور کن ای درین من تو به کجای دور کن
 کجای دور کن ای درین من تو به کجای دور کن

۴۳
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید

چو گرفت بین تو سگای زیره مار تے بین
 وہ رو کے حیدر کرار کتے چارتے بین

چو پاس کے لہین نیرو کتے دور تے بین
 خدا کے واسطے تے بھین دلا تے بین

کما بزرگے کیا آسمان کو دین
 وہ رو کے بولے کہ خالق کی شاکی بجی

۴۴
 کون ایسے کج صاحبان کج کیا
 با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید

۴۵
 بیان از تے جان تو فراق از آساید
 نبوغ تے با روی جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید

۴۶
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید

بند کرتی ہر بند با دیا علی امین
 چلو بزرگے در بار میں چلی زمین

شہر تے تھے تو عدو دھند تے چہ تے تھے
 غمزدار جان تو فراق از آساید

راہی امت غامی کی یہ امیری تے
 اسے شقی یہ امیری نہیں امیری تے

۴۷
 او دھند غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید

۴۸
 غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید
 کج صاحبان کج کیا با تو غمزدار جان تو فراق از آساید

۴۹
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید
 ای دلجو جان تو فراق از آساید

سکینہ کرتی تھی انان چلانین جاتا
 ایشادہ کرتی تھی مان کچھ کمانین جاتا

بجزری تو ایک تھی بظلم دونایان تھے
 بجزری تو کبھی تھے گلاہ و دندان تھے

سر سب میں پکارا ہماری خواہر ہے
 اعلیٰ کی آئی تو امیری پجاری دفر ہے

۱ سلام کہ جو کربلا میں ہو ستم کیجا کہ
تو خدا کو تو ہم با خدا کو کجا کہ

۲ تو تضرع کیا کیا عدا سے پانی کا سوال
بجس سبیل جہان سے کجا کہ

۳ خاک پر گھوڑے سے اگر حضرت عباس
بہر ستم سے کجا کہ

۴ کہہ کر تہ تیغ ہوئی تو کجا کہ
کون سے کجا کہ

۱ قاتل محمد عثمان کی تم اگر زونشاہ دین
بہر ستم سے کجا کہ

۲ لاش کی کویت سے کجا کہ
تو تضرع کیا کیا

۳ شاہ پختیاب سے کجا کہ
وقت حضرت کا کجا کہ

۴ کہہ کر تہ تیغ ہوئی تو کجا کہ
کون سے کجا کہ

۱ قطعہ
بہر ستم کیجا کہ
تو خدا کو تو ہم با خدا کو کجا کہ

۲ تم ہم تضرع کیا کیا کجا کہ
تو تضرع کیا کیا کجا کہ

۳ تو تضرع کیا کیا کجا کہ
تو تضرع کیا کیا کجا کہ

۴ تو تضرع کیا کیا کجا کہ
تو تضرع کیا کیا کجا کہ

<p>۱۱۳ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۱۴ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۱۵ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>
<p>میں کچھ سو اور دن کا اہتمام رہے درمیل میں سستان پر سہرا نام رہے</p>	<p>خدا کرے کہ تمہارے ہی دل کا مطلب ہو شہو یہ بنت علی اور کوئی زمین نہیں ہو</p>	<p>لو سب کو اچھے سے کپڑے نہیں پہناتے ہیں ہمدانی اماں گھر مہمان آئے ہیں</p>
<p>۱۱۶ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۱۷ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۱۸ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>
<p>ہو قال کے نہ تنہا حسین کو روئے ہیں بھی بلو شہر شرفین کو روئے</p>	<p>نہ مشکل لی بی کی بچانی کو حجاب تھا کو رخ پہ پوست نہ تھا ہر سے پر قناعت تھا</p>	<p>کسی سے کیا تمہیں نسبت کہ شہ حالی ہی تو بے پردہ ہو سکتی ہے ہاپ والی ہے</p>
<p>۱۱۹ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۲۰ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>	<p>۱۲۱ کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی کمانی بنی کمانی کمانی کمانی</p>
<p>چلو شتاب چلو بی بی پشواہی کو کہ زمین پائی ہے مہمان کھوکے بھائی کو</p>	<p>درم کی بالوان پہ اور جسم کھر کھر لے ہیں کھر کھر ہے ابھی دربار کھرتے ہیں</p>	<p>وہ ہم غریب ہیں شہر میں جب کہ کو چکا جسے چھاوینگے جلتے ہیں چھاوینگے</p>

۱۲۰۰	سوار محسود و بروج و بونہ صفا رو کبیر	پیر کا گھوڑے پر لکھتے پیدیا	اور اس کا گھوڑے میں بابا کی فون بھری دیا
------	--------------------------------------	-----------------------------	--

دوسرے کیا کہوں میں دل پر بوش غم گاہ	کہ قتل گاہ میں اب داخلہ جسم کا ہے
-------------------------------------	-----------------------------------

۱۲۰۱	میرزا احمد صاحب اور بوجہ اسم ایبھریا	بلایا بھڑکتے تیرت شیب پھوپھو	جیتے میں متصل کر بلا بھوپیا
------	--------------------------------------	------------------------------	-----------------------------

۱۲۰۲	سوار محسود کے بھائی	پیرا بھڑکتے وہ جا کہ اس میں شیب	اور اس کا گھوڑے میں پھوپھو
------	---------------------	---------------------------------	----------------------------

۱۱۱
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۲
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۳
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

پاس آپ کی یہ لافلی میری جو رہی سیکی
گھڑکی سے طہ بون سے اسپرہا بیگی

بھیجے جو عین کسٹم دینے کی طرف کو
ایا بیجاوان لخت دل شاہ بخت کو

چادر چھنگروں بندھے باقی بھاہو
لمکن بین اوٹھی جو کھی تھسے جداہو

۱۱۴
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۵
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۶
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

میری ہر جھناہ عزیز اپنی سمجھنا
ہن باپ کی بیٹی کو کنتز اپنی سمجھنا

مان نے کہا خاموش میں شرفی ہو جا
کنے دو جی کو ہن کہاں جانی ہوں بری

ایا مگر نامی میں کو شہر شعی کا
پیلے اسے پر سادہ اعجاز علی کا

۱۱۷
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۸
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

۱۱۹
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب
میرزا محمد علی صاحب

جو ہو سکے سپا نہ تھے کہیو جب بھی
وزن ان کے زمین کو تھپڑا دیو بھالی

مجھ سے کوئی اہل وفا ہو گیا اونڈی
ان کے ہون اب ہر کے جدا ہو گیا اونڈی

اب لو میں گئے ہم عزت محبوب خدا کو
تھوڑے دن اب بالوے شاہ شہدا کو

۱۱۱
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

ہائی کو ہر شاہ ہے یہاں لقب بھی کا
 وہاں فاتحہ شہرت بہ بین عباس علی کا

۱۱۲
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

دی ہائی سکھو کہ اس سے پاس ہری ہے
 ہر فاتحہ عباسی دلاور کا یہی ہے

۱۱۳
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

پہلوٹ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ
 بہرہ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ

۱۱۴
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

ہائی کو ہر شاہ ہے یہاں لقب بھی کا
 وہاں فاتحہ شہرت بہ بین عباس علی کا

دی ہائی سکھو کہ اس سے پاس ہری ہے
 ہر فاتحہ عباسی دلاور کا یہی ہے

۱۱۵
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

پہلوٹ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ
 بہرہ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ

۱۱۶
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

ہائی کو ہر شاہ ہے یہاں لقب بھی کا
 وہاں فاتحہ شہرت بہ بین عباس علی کا

۱۱۷
 کتب و نسخہ فرستادہ علیہ السلام
 نیز میں نے اس طریق میں جانچو تو ہر
 کتب و نسخہ میں بھی جو کچھ ہے اس
 علمدار

پہلوٹ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ
 بہرہ کو ہر شاہ و خطہ میں ہر شاہ

<p>وہ جس نے اپنے لیے دنیا کی ہر شے چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ جنت میں ہے۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>	<p>اور جو لوگ اپنے لیے دنیا کی ہر شے چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ جنت میں ہے۔</p>
<p>وہ ٹیپ میں ہے اور صبح سچا کاسٹری ہے</p>	<p>اگر ملن کو گناہ چکے ہو تو میری جان</p>	<p>دو کھا کہ گلے شے کے ارمان پڑے ہیں</p>
<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>
<p>ایوانا اور غور سے اہ او کی خاطر</p>	<p>مستور رضامندی کو کھلائی تھی زہرا</p>	<p>جانے دو سفر میں مجھے چور و وطن میں</p>
<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>	<p>اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھی بھیجا ہے اور ان کے پیروں کو بھی بھیجا ہے۔</p>
<p>صفا کو ہوائے کچے ہائے جان جل کے</p>	<p>کتنی تھی کہ اب موت کے گھر چاہے ہو گھر سے</p>	<p>لیا موت سے لائے تڑے کچا زینت</p>

۲۲۸
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۲۹
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۳۰
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

کیوں چھوڑ دیا بلوے سلطان زمین کو
 کل تو سہی تم دونوں کو چھوڑ دو زمین کو

جہاں کس میں سے میں بائیں میں کو
 اللہ کو رہے ہی کے آئین میں کو

اکی تھی ندا کا سیکو اب ہو سیکا انا
 پشیمیری قہر ہو تے ہو تے ہوتا ہانا

۲۳۱
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۳۲
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۳۳
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

روا بہی طبر الاوصین ابن علی کی
 اور سبھی صورت بھی اندیکوئی کسی کی

سب لوگ سرک جا میں اور چلو اور ک
 اب اپنے ہر لوگ میں ٹھوڑوئی اتر کر

پروپ ہو ٹھوڑوئی ٹھوڑوئی ٹھوڑوئی ہو کر
 یہ ٹھوڑوئی میں روٹا ہو چھوڑا پھر کر

۲۳۴
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۳۵
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

۲۳۶
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ
 کرمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ

چوکن خردار ہو جاتے ہیں ہم بھی
 اکرم بن میں ہو سیکے سلطان عمر بھی

ہسکر مار میں نے دیکھا ہے آئے
 چلائی سکھو کہ لو یا بار سے آئے

مر جاو نما میں اللہ وہاں ہو گئے
 سب کو گئی جبکہ سب پاس ہو گئے

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

تار زشتی نظر کے فقروں سے جلی ہو
صغ سے ہو یاد ایشی ناد علی ہو

واجب ہے بمرث جبریل امین ہے
اور فاطمہ سوقت و مہنگو بن میں ہے

سلمان کا اعزاز سلمان سوا علی
وہ مرتبہ دیکھ کہ نہ تو بھاد کس نام تھا

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

جان کوئی کیا پور شہر عہد کشا کو
پہنچا ماحول نے آتے اور آسے خدا کو

قرن بن گمان جبر نام اسکی آتے
اس صفت نامق نے اسے جن کہا ہے

اک تاج بکھل بچو مرقی ہے
اور نور ہے تاج رخ رشک قرعہ

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

ع
تو تار شامی پر سطر تو سب
اور مرقی تو سب پر دگر مرقی ہو

انگاہ سردار سر کیا چید کے نشان سے
ان نام علی کا نہ لیا اپنی زبان سے

تفسیر ہر اک آہ میں ہے شان علی کی
تفسیر سلمان ہو سلمان علی کی

روزہ کا نہ چ کا نہ عبادت کا صلہ ہے
چیتھر رخصت کی محبت کا صلہ ہے

الفضا بولتی ہے کہ
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا

خاموش رہو میرا گھر میرا گھر

واہ میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا

میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا
 میرا دل ہے تیرا

بیاوردی شیر بر شیر خدا ہے
شیر خدا ہے بی شیر خدا ہے

تو بر زبان آستانہ ساقی
بے مثل سیرت زیدی نواب تہا زید

است لے پوشت پیر امرت
لاش کو پینہ کہ ایسا ہے کہ

یا حشر میں دکھلا کر لاکھوں کے ولی کو
اک بن باندھا سر عیاش علی کو

دینا سپر اسکی مجھے کب تد نظر ہو
جب پشت پر محبوب خدا جات سپر ہو

شیر مند، علی جیسے سارا پانچ کھاکے
پوچھتی تھی آہستہ مالک کو مالک

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

خداوندی عبادت کو عبادت
خداوندی عبادت کو عبادت

منزل
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت

منزل
 کھا جائے تو علی پر سے الی
 فرما دیجیے کہ میں نے اپنے بی بی محبت
 فرماتے ہیں کہ اور میں نے بی بی محبت

منزل
 ان کی تشریح خاص فی حق حضرت کرانہ
 ان کی تشریح خاص فی حق حضرت کرانہ
 ان کی تشریح خاص فی حق حضرت کرانہ

کے تھے میری بی بی محبت اب احمد علی من
 بارمبجہ لکھ لے تو میں نے علی من

لے لفظ علی سے لب اعجاز علی ہے
 پر سے میں نے علی تو نہیں آواز علی ہے

کافی ہو کت دست و ہر بندہ رب کو
 کرنا ہوں عطارق ای ماتح سے سب

منزل
 منزل میں بی بی محبت صادق
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت

منزل
 جو بی بی محبت میں علی من
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت

منزل
 حضرت علیؑ کا ایسی بی بی محبت
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت
 بی بی محبت کی کون کون سی بی بی محبت

عقوبت ہو سب کو کہ محبت ہو علی کی
 بدترین نبوت سوا امت ہو علی کی

سن ہری زبانی تو صدائے سرو کی
 شاہد ہو یہ آواز زبان حق ہو علی کی

کرنا ہوں او اسکر عطا سے اتری کہ
 پھوٹا ناپید اللہ کو اور جانا علی کی

منزل
 منزل میں سب سب سب سب سب
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت

منزل
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت

منزل
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت
 اور سب کون نام ہے جو بی بی محبت

ہر جو بی بی محبت ہو سے میں علی تھا
 لہذا زنی حق کا تھا اک راز جلی تھا

کیا دیکھتے ہیں دست زبردست علی ہے
 ہاتھ ہی نیچر وہی گوشت وہی ہے

آگاہ اس اقرار سے سب صاحبان
 گوہر علی ہے تو ہر سب جرم جہل ہے

دین کو سہا پہن سے اور تھیکا
ما علی موسون کے گھر سے اور تھیکا
تین دن تین شبہ سے اور تھیکا
دو دن تین شبہ سے اور تھیکا

تلاؤ دین کی تہذیب اور سک
کچھ دین کی تہذیب اور سک
تلاؤ دین کی تہذیب اور سک
کچھ دین کی تہذیب اور سک

اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

دین کو سہا پہن سے اور تھیکا
ما علی موسون کے گھر سے اور تھیکا

کی قسم و محبوبہ خدا سے اور تھیکا
لے و کچھ اور تھیکا

رو تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
اس لئے سے اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

اور تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا
تھیکا اور تھیکا اور تھیکا

م آگیا قاض کے روزنے پہ علی کو
راہ سے آگے سے لہجاؤ شتی کو

زینت پہننے کی صیبت جو پھی تھی
جوانی تھی سہنی تھی در پکھری تھی

اصان ہر اک عمل میں ہم کرتے ہیں
جو دوست خدا کے ہیں ہم کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

معلوم ہے کہ بلورین طبق آیا
 جو کون کے لیے ہر پلہ درگاہ میں آیا

کہا وہ میں کثیر خدامین جو طب کو
 استاد بھی ہو کہ جس کے سجدہ رکوع کو

طاقت ہو جلاہ بھی رسول دوسرا کی
 تو ظہیر نہ بندہ کرے آواز منہ دلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

ہمیں ہر طبق ہر طبق پر ہم میں
 ہر طبق بھی پائیں ہی ترے خزانہ کرم میں

اور درویشیہ اور مریا کا کیا تھا
 سیکال سرفیل نے بھی ساتھ دیا تھا

اللہ یہ تو قیر علی پریش خدا سے
 سو شکر کے سجدے جو کو زمین تو قیر چاہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کہنے کے لئے کلام اللہ سے طلب کیجئے اور جو کچھ چاہو
 اس سے حاصل ہوگا۔

جن کے لیے ہر طبق ہر طبق ہو
 سو جو ب تو ہو ہر طبق کی اور آہ پاب ہو

جو مان سنی کے لئے دعاوی
 نرفون ہنیا و مریا کی صد دعاوی

پر اسپہ ستم و کجیہ بلیم کے کس کا
 زخمی کیا سر احمد مختار کے سرا

۱۰۴
 در وقت اول باره در جگر کج
 در وقت دوم باره در جگر کج
 در وقت سوم باره در جگر کج
 در وقت چهارم باره در جگر کج
 در وقت پنجم باره در جگر کج
 در وقت ششم باره در جگر کج
 در وقت هفتم باره در جگر کج
 در وقت هشتم باره در جگر کج
 در وقت نهم باره در جگر کج
 در وقت دهم باره در جگر کج

۱۰۵
 در وقت اول باره در جگر کج
 در وقت دوم باره در جگر کج
 در وقت سوم باره در جگر کج
 در وقت چهارم باره در جگر کج
 در وقت پنجم باره در جگر کج
 در وقت ششم باره در جگر کج
 در وقت هفتم باره در جگر کج
 در وقت هشتم باره در جگر کج
 در وقت نهم باره در جگر کج
 در وقت دهم باره در جگر کج

۱۰۶
 در وقت اول باره در جگر کج
 در وقت دوم باره در جگر کج
 در وقت سوم باره در جگر کج
 در وقت چهارم باره در جگر کج
 در وقت پنجم باره در جگر کج
 در وقت ششم باره در جگر کج
 در وقت هفتم باره در جگر کج
 در وقت هشتم باره در جگر کج
 در وقت نهم باره در جگر کج
 در وقت دهم باره در جگر کج

پاکیزه اطاعت به تراستی ملی کریم
 در تری بی بی کی به سقا کی کریم

بهادر و شکیون که در زمان
 و اما دینی حسد کرار کو مار

کلاه و کلاه ستمه ستمه
 مان می آیدین در این

۱۰۷
 ای بی بی شیب که در قضا کریم
 اصحاب ابان که در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج

۱۰۸
 ای بی بی شیب که در قضا کریم
 اصحاب ابان که در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج

۱۰۹
 ای بی بی شیب که در قضا کریم
 اصحاب ابان که در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج
 غل حیدر یون در جگر کج

مراد و خالق کی دوامی جوئی کی
 جلد به بود اما در وصل عربی کی

سر سبیل که جبرین به پلا اما جو مار
 نابوت علی سو سببت جاتا جو مار

ساوات میو جیب شور بود اور ناگشی
 هر عید که آشنی میو خاک نوشی

رباعی
 تارخ نگران کے ہر کوئی باغ ہوا
 قوسِ بیکر بھاری فتنے اس کے کب کب
 ایسا ہی لٹا باغِ مستعدا فریب سے
 شو بار بار باغی : پہولانہ چپکلا

رباعی
 جب حلق کر دیا فاطمہ کے دگر لہ لہا
 من گھڑت کہ ہو افسانہ پیر پیر لہ لہا
 کتنی مٹی زبانی باغِ بین ترنوں کی
 کہ ایک شکِ ظلال و شکر گلہ سوراہا

رباعی
 ہوسے تیرے بادِ شہرِ عالی ہے
 اور گم گئی ہے نین میں مٹالی ہے
 اٹک کر سے غرقِ محبت ہے کہو
 اس نے فرغِ بین کہیں کہیں غالی ہے

رباعی
 کبھی تیرے کی وہ بے بری
 ہیں انراں کس بیانِ مقلی کی لڑکی
 اور ہونے تو تم غرق ہو ہو پیر پیر ہے
 تیرا بار بار بین فرشتوں کی ہے کھڑکی

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

پھر کوئی آفت ہے حسین ابن علی پر
 دیکھ کر دل ہلکے مجھے بے باقی پر

کچھ سنتی ہوں اور مری چلاتی ہے جب
 ان لاشوں کے جہرہ قبول کی

تو میں نہیں چھوڑے گا لاشوں کے
 وہ لاشیں جو ہوں انہوں پر کچھ مانے

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

بگرد و گرد و گلے کشتہ کھڑے ہیں
 وہ ہیں لاشیں لے پیکر کھڑے ہیں

بالفرض یہ صدقے ہیں - و سو کر تو
 ان لاشوں کو میں لاپاہوں بہا کر تو

تو میں نہیں چھوڑے گا لاشوں کے
 وہ لاشیں جو ہوں انہوں پر کچھ مانے

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

دفعہ
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا دینا دینا دینا

ایوں لائے ہو سو اس مجھ کو کھائی
 کھانے کے لئے نہ سو اس مجھ کو کھائی

پہلے یہاں نہ تھے نہ تھے تھے
 وہاں سو ماہ کے لئے نہ کھائی

وہ ہاتھی ہے کہ تڑپ رہا ہے
 اور وہ ہے دلہن کی اور وہ ہے دلہن

۱۳
بناؤں کے لئے
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۴
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۵
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۶
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۷
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۸
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۱۹
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۰
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۱
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۲
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۳
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۴
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۵
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۶
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۷
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۸
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۲۹
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۳۰
میں نے جو کچھ
تو نے کیا ہے
میں نے اس سے
بہتر کیا ہے

۵۶۱
 کس کی ہمت سے نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

سورگ سے بہن تا کہ یہ پوچھ نہ ہو جگت سے
 اچھا لگا دینا شہ ظالم کو گھر سے

۵۶۲
 طاعت طاعت طاعت طاعت طاعت
 طاعت طاعت طاعت طاعت طاعت
 طاعت طاعت طاعت طاعت طاعت
 طاعت طاعت طاعت طاعت طاعت

ہر خدا کی جہ کہ ہے اس میں تہ لال
 ہر تواریک شہ غنی سے کہ ہے جہ لال

۵۶۳
 عمارت عمارت عمارت عمارت عمارت
 عمارت عمارت عمارت عمارت عمارت
 عمارت عمارت عمارت عمارت عمارت
 عمارت عمارت عمارت عمارت عمارت

رود کے پیکھار سے کہما جو لہر میں
 ان میں کرے ایسے پوچھی زادوں کے غم میں

۵۶۴
 کس کی ہمت سے نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

عوا و انھیں سے کہ ہے دنیا کا عالم
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

افس تھی جو کہ اسکو تو تم کے خلاف سے
 عینت کا جگر نہ تھا بسوں کے طرف سے

۵۶۵
 کس کی ہمت سے نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

پہلو کی کہ ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

اکبر سے روئے سے بہت روئے کا مولا
 روئے سے مرے نکو فلق ہوئے کا مولا

۵۶۶
 کس کی ہمت سے نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

جب لایکا شہید پیر بھین قتل کہ میں
 ان لاشوں پر زہر بھی بہت روئے کا میں

۵۶۷
 کس کی ہمت سے نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

دوران ہنسا اور الطاف سے بھرو
 اور عقہہ کشا عقہہ کشا مری کردو

۱۱۱
 بقدر دان کردی خدا را خداوندان
 ان بنیوتی خدا کی ضلالتی مولی عیان
 تو مولی بنی بر سر علمت منم که بن نشان
 خدایم بر این سخن بیست خالق از حق نشان

۱۱۲
 بجز این سخن فرستد بنی از حق نشان
 نادار بر سر رسول از حق نشان
 کس در تنم حضرت خیر انشا منم کی
 زین جبار کلاه لاهی کجایه رسد

۱۱۳
 خدا منم سخن جی جی جی جی جی جی جی
 از تنم زینم زینم زینم زینم زینم زینم
 با بی کی بیوفائی بی بی بی بی بی بی بی
 زینم زینم زینم زینم زینم زینم زینم

از آن خدا که کفر کا چهره رخ مراد ہے
 ز جہ از نیز غافل علی حسا نہ را وہ ہے

فخما ممکنات وہ بہت رسول ہے
 کل کائنات حق کی چیز ہو قول ہے

من با بی فاطمہ کے حکم کا جبار جبار
 آتش بہ کام آئی کہ دو بار کفر جبار

۱۱۴
 ان زینت نفس و عیان با قصد
 کنویان من من بنی بن لبان
 گستاخوں کی بی بی بی بی بی بی بی
 غلامان بنی کے حکم کی بی بی بی

۱۱۵
 کجا کہ کجا کہ کجا کہ کجا کہ کجا کہ کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 زینت طلال شمشیر کجا کجا کجا
 خچین بنی بنی بنی بنی بنی بنی بنی

۱۱۶
 انفس و عیان و کما قصد
 تو بنی بنی کجا کجا کجا کجا کجا
 کنویان من من بنی بنی بنی بنی
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا

دین کی بی بی بی بی بی بی بی بی بی
 شکست کا فاطمہ سے عقد آج ہے

خزیر کو خمس بھی مہر ہو قول من
 تا شہد بر شون رہے آل رسول من

یہ خط و کھاؤ کہ کہ خدا ہے علی کے سہا
 زینم کا عقدا کر تو ہمارے ولی کر سہا

۱۱۷
 ان زینت عیان علی بنی بنی بنی
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا

۱۱۸
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا

۱۱۹
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا
 کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا

امین ہر مشر کہ جو امید نجات میں
 کے لیکن خطاب ہے نام کے پڑھ کر کے امان

باغ فلک در بینہ میں لیکر ستم کیا
 باقی جو خاک چمن تھا وہ زمین فلک کیا

تارے خوشی سے بڑھ کے ہو پڑ کر
 بہ ہو گئی ناز ارض بہ تہر سے

کلمہ

۱۲۱
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۲
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۳
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

دوسرا کالج نہ مال نہ دولت ہے فاطمہ
 لے تیرا ہر شے شہل است ہر فاطمہ

مہر و وفا و عدل کا تیر ہے سنا لہ
 دلجوئی کیجو کہ ہے بن مان کی فاطمہ

راہ پر طہرت زہرا لہ روک لی
 اگر قنات مرثیم مٹوانے روک لی

۱۲۴
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۵
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۶
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

ہر جزا ہی مشہد نہ فردوس کو نار ہے
 ہر فاطمہ کو آج ہی سے اختیار ہے

بولے بھی علی امری الخو کا نو ہے
 زہرا سے بھی سفارش حیدر ضرور ہے

سارہ زنِ نعلین کا دل باغ باغ تھا
 پروانہ یہ بھی جلوہ زہرا چراغ تھا

۱۲۷
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۸
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

۱۲۹
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے
 تیرا کونسا شکر ہے

بہ تم نہیں حضور کی امت کو نار کا
 اقرار نامہ ہے مرے پروردگار کا

غصہ علی کا مہر علی اعظم یہ ہے
 طاعت علی کی طاعت رب کریم ہے

یہ بوسہ داسے ناخن پائے مزاد یا
 بلقیس نے نگین سلیمان بھلا دیا

<p>۱۱۱ اگر غلامان و کنیزان کو دیکھا جائے تو ان کو بیچ کر یا بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۲ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۳ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>
--	--	--

ملاقہ میں کاروبار نہ کرنا اور اس کے لیے
 لوہے کا طوق گردن سجاو کے لیے
 پابندی قائم تھی وہ ان فراموشی سے
 یا ان عقیدے کے تحت تھا کلوینقراطیہ

<p>۱۱۴ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۵ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۶ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>
--	--	--

دو پروردگار حضرت میں سب کو پالو زمین
 طوق گنہ سے گردن امت کلاوین
 افسوس یہ سادک نہ کچھ یاد آئیے
 کہ ہر ایسی کچھ بچھڑا گیا

<p>۱۱۷ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۸ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>	<p>۱۱۹ اگر غلامان کو بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر بیچ کر</p>
--	--	--

کچھ زیادہ مرحلے رحمت و غذائے
 کچھ قدرت برتوں زن و اقربائے
 چلتے ہو سے یہ حکم دیا اس غلام کو
 جتنا تھے بھی حضرت خلیلان کو

۱۳۴
 افسانہ خوان جنید تیرا من لقا
 انبیاء علی علیہ السلام سے بیان میں جا جا
 اللہ سے پاس عفت خاتون سرا
 سورہ میں فکر و غور سے نہیں کیا

۱۳۵
 اس کا بیچارہ کس کو کون ہے
 اور تیرا سید کس کو کون ہے
 حاجت سے کافر کا نشان جن خدا
 جو نہیں نظر دیتی شرف اللہ

۱۳۶
 وہ پست حق کی دوست نہیں کیا
 بولا کہ خاک تیرے کون پست کیا
 میں جان لب برون بھگت سے اور شرف
 شرف سے لگتے ہو سے تیری جی

۱۳۷
 امت سے پاس فالگیر دور اس قدر کیا
 محتاج کج فک کے لیے وہ بدر کیا

۱۳۸
 بچوں کی غیر ذر جناب اللہ دے
 کھانا کھلا لباس بھارا اورا دے

۱۳۹
 ادب کھلا تمہارے بھی گھر کی بونہار
 کیوں کیو یہ بچھوک سے فرزندوں میں

۱۴۰
 حق و پروردگار کو ہر حال
 سب میں گن گرنے کی کج حال
 بے زنیوں جلا ہی حق خاتون شرف
 نادر ہے بوجھت نفاق

۱۴۱
 کھانے اور پانی اور ہفت وہ گدا
 جہاں تیرے بچوں کو فاقہ تو کیا
 تیرے اس وقت کو خدا کا جبر میں
 کس کو خدا کا جبر میں نہ تھا

۱۴۲
 یہ کہنے بولے غصے سے وہ جبر خدا
 میں جلاؤں اور خدا سے فاقہ تو کیا
 جہاں تیرے بچوں کو فاقہ تو کیا
 عطا کیا کہ روزوں کا روز تو کیا

۱۴۳
 میں کہا بلال سے مان شاگرد سے
 شکشا کی زحہ کا بنادو سے گھر سے

۱۴۴
 اوس پرست چسپاں میں بچوں کے رخصت
 سنا کہ ان کا فاقہ سے غصے ہو کے ہوتے تھے

۱۴۵
 کام لے تو میں جان و نامت کو کام پر
 تیرے نام کینہ مرا حق کے نام پر

۱۴۶
 دنیا بانی اور حق و فضول
 بے فاقہ کا کہہ سورا بوجھل
 پورے سوال در کس کی بوجھل
 تیرے کہے وہ بچوں کو بوجھل

۱۴۷
 اہم
 فاقہ بولے کہ بچوں کے بوجھل
 اسی میں تیرے بچوں کو بوجھل
 اس میں تیرے بچوں کو بوجھل
 اس میں تیرے بچوں کو بوجھل

۱۴۸
 بھگت و روضہ فاطمہ پر بلا وہ گدا
 احسان کو بوجھل کر اور زینت صاف
 میں بچوں کو بوجھل کر اور زینت صاف
 میں بچوں کو بوجھل کر اور زینت صاف

۱۴۹
 گدا بوجھل کے در پر گدا کی کو
 بال و ٹڑا بر بندہ پاہر شواہی کو

۱۵۰
 وہ بولے آپ جانتی ہیں کچھ کہیں گے
 ویرہ یہ پست خاک کی بر بوجھل گے

۱۵۱
 وہ ان قوت ایک دن کا نہیں آگے پاس سے
 بیان زار راہ ہونہ غذا لئے لباس سے

<p>میتھے سب کو کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>
<p>الشر سے آئے اور اکثر سفر کیا ابلی کہ ہر گئے کہ مجھے بے پیر کیا</p>	<p>وہ پوچھتی تھی ہم بھی کبھی ابو آئے ہیں جیریل کہتے تھے کوئی دم میں ملانے ہیں</p>	<p>لوا لوداع فاطمہ کو عفو کہ جسو وہ کل تھوڑی دور سا کتہہ جانا کہ کاویہ</p>
<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>
<p>ہوتی تھی اس سفر سے تو امید آنے کی وہ کہتی تھیں اب اس رکھو اپنا جانے کی</p>	<p>سرخ سی مودلی کے عوض مغر جھانکی جنت کے جانے کے لیے طاقت بھی آگئی</p>	<p>چین پو اپنے بچوں کے انسو بہائی ہوں پھر سر میں کون کون چھوڑے جاتی ہوں</p>
<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>	<p>میتھے اس وقت تک کہ میں نے اپنے اور کھانے کو بلانے کی بات کیا اور کھانے کو بلانے کی بات کیا</p>
<p>سب سے بڑے سزا ہر اے واسطے لیکن وہ بیزار تھی بابا کے واسطے</p>	<p>ارزائی تم سبوں کو کھڑے شور و خروش اہل فاطمہ نہویں گی تم سوا میں سے</p>	<p>کا جو رطلد کا جو دیا سار رسول نے وہ رکھو باکھن میں جناب قبول نے</p>

۱۲۱
 کونو نضال زبر کون نضال
 فزاد کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۲۲
 عارفان و اولیائے حق
 بسا یسب نمانت کونو نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۲۳
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۲۴
 آغاز کیا ہو رحلت خیر الا نام ہے
 ماتم تو ماتم ہے زبر انا نام ہے

۱۲۵
 ہر روز سو سے مقبرہ رونے کو جانی تھی
 رونے کی جا ہے گھر من زمین رو جانی تھی

۱۲۶
 میت بھی ارضی شب کو اٹھی اس جہاں کی
 مالوت پر کچھ نہ پڑی آفتاب کی

۱۲۷
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۲۸
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۲۹
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۳۰
 اگر ناکم ہو درگرا اکن جگر بولا
 اک روز چون گیا فک اک روز گھر بولا

۱۳۱
 اتنا تو کہتے پائینتی اسکو سلاؤ گے
 چو چھانو ہونا قاطعہ کو کب بلاؤ گے

۱۳۲
 بیٹو تو مان سے کونو تھی نانا کہہ گے
 مان بوجھتی تھی بیٹوں سے بابا کہہ گے

۱۳۳
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۳۴
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۳۵
 عارفان و اولیائے حق
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال
 کونو نضال زبر کون نضال

۱۳۶
 کہہ زخم نوک تیر کی، پہلو کے واسطے
 نہ ضرب تازا، بازو کے واسطے

۱۳۷
 اب کہہ دو اگر وہ سگ کے طیب ہو
 مانگہ، اکا از کار مانگہ

۱۳۸
 اب تک تو موت آئی نہ مجھ دل آئی
 مانگہ، اکا از کار مانگہ

۱۹۱
 بیخون کا لفظ تو زمین میں نہیں ہے
 نہ بیخون بلکہ بیخون سے ان کی کیا
 حال کیا ہے تو تعین افضا کا
 بیخون سے بیخون کھلیا نکلتا

۱۹۲
 توند توند ہو گیا جو توند توند ہے
 دلی کا غم تو ہے کبھی کبھی
 توند توند کے دل کو کھینچنے کو

۱۹۳
 شوق میں آتے فاطمہ کے دل کے
 دلچسپا کر کے غم سے فاطمہ کو
 رخ سے غم سے غم سے غم سے

لازم تھا سو پتا مجھے ایک ایک بھائی کو
 بیٹھے سپرد کرتی ہو تم اپنی بھائی کو

دائستہ بر خلافی فرماں رب کروں
 مشغول فرمہ صادقوں کو بے بگوشیوں

قبلہ کے مت کلمہ کی آگلی بلند ہے
 گردن ڈھلی سے تکر سے اور آگے بند ہے

۱۹۴
 فتنہ کی فتنہ سازش کی
 فتنہ کی فتنہ کی فتنہ کی
 فتنہ کی فتنہ کی فتنہ کی

۱۹۵
 جسم بھری ہوئی ہے وہ تو ہے
 جسم بھری ہوئی ہے وہ تو ہے
 جسم بھری ہوئی ہے وہ تو ہے

۱۹۶
 فتنہ کی فتنہ کی فتنہ کی
 فتنہ کی فتنہ کی فتنہ کی
 فتنہ کی فتنہ کی فتنہ کی

اس سے زیادہ دل پر سے غم کوئی نہیں
 کاش تو مٹی ہی ہے پسریم کوئی نہیں

کیونکر ادا یہ ہونگے وہیت کہیں سے
 خالی وہ خود ہو گا حسن اور حسین سے

میں آگیا غلام ہوں اور نورعین ہوں
 آواز دو حسین ہوں ان حسین ہوں

۱۹۷
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں

۱۹۸
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں

۱۹۹
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں
 کیا تو ہیں کیا تو ہیں کیا تو ہیں

تو غیر ہوں بولا وہی میرے دل کی ہے
 اور وہ گویا میرے دل کی ہے

لہذا جو یہ بنا دے غم کی ادا ہوئی
 یہ غم کی غم کی غم کی غم کی

لو کہ بلا جاکے صریح رسول کو
 صدیق آج جاہان مارا توں کو

قتل
 کراچی کے قریب
 کراچی کے قریب
 کراچی کے قریب
 کراچی کے قریب

دنیا میں پایہ آپ کے احسان کا چاہیے
 عقیلی میں سایہ آپ کے وہاں پایہ

سلام
 کہ سونو تارم شمشیر
 سلام
 سلامی ابن علی قوسوال
 زبان فنا سے ہر اک
 جگر ملا میں خواہ
 سوال میں تو نہ لڑا

بجز جہاں کہ تری
 کہ لاکھ لاکھ لاکھ
 کہ تیرے
 کہ وہی

کہ تیرے
 کہ تیرے
 کہ تیرے
 کہ تیرے

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

۱۰۰
مقام عالی
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه

<p>۱۹۱ اس آئینہ میں دیکھتے تھے کہ جس طرح وہ تھی جس کی ایک ایک کڑی سے تھی وہ کھانسی سے دو دو بیان کرتے تھے فرما</p>	<p>۱۹۲ اس وقت تک کہ اس کا دل سے آؤ وہ تو ان ان کا دل سے نہ تو اس کا دل سے نہ تو اس کا دل سے</p>	<p>۱۹۳ اس وقت تک کہ اس کا دل سے آؤ وہ تو ان ان کا دل سے نہ تو اس کا دل سے نہ تو اس کا دل سے</p>
<p>پیدا ہوا جس سے اسرا دینی تھے اس دم ہم میں نہ گویا سبھا جا پئی تھے</p>	<p>جہاں کی ترے قدر بلند آج ہوئی ہے سو نوزوں چاک لاش کو مروج ہوئی ہے</p>	<p>جہاں کی طرح و جنبہ برتر بچے سے اشد کی سرکد سے شہر بچے سے</p>
<p>۱۹۴ نوزید عیسٰی کہ کفار نے مارا تجھ نے کھلا یا علم سوقت بہارا دینے کے اوجاب کر بیان کیا ہوا</p>	<p>۱۹۵ کہ جو تیرے بن کر کھلیں تیرے جو نوزوں کی کھلیں تیرے کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی</p>	<p>۱۹۶ کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی</p>
<p>آہوں کا دھواں حج جوہر ایک جگہ تھا کعبہ کی طرح جانہ مسجد بھی سپہ تھا</p>	<p>تا بوقت ذرا جو مطلب رکھا دیکھو انجام ہمیں کے علم در کا دیکھو</p>	<p>رقبہ کی لمبائی میں خلک بہت باؤن کے پر اسکو سردست پہنکے</p>
<p>۱۹۷ کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی</p>	<p>۱۹۸ کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی</p>	<p>۱۹۹ کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی کہ تیرے تھے علم و کرم کی</p>
<p>یہ سات کئے جعفر طیار کے شانے پر سے کے لیے فدوی کو بھیجا خدا نے</p>	<p>مضوں یہ واقعہ غیبی کی ندا کا لوجہ طیار یہ بدیہ ہے خدا کا</p>	<p>قربان وہ رہ گیا پر خیرت کا صلح سے تم چھہ خدا اور بن خدا پر</p>

۱۱۱
 کس نے جو کچھ کہتا ہے اس سے پاپا
 کس نے نہیں شکر کرتے تھے پاپا سے پاپا
 مائتا نہ تھا جو شکر نہ افسار سے پاپا
 پاپا شکر سے پاپا کے علمدار سے پاپا

۱۱۲
 پاپا وہ جا کے پاپا خواہ سلیمان
 پاپا نہیں بلکہ پاپا شکر سے پاپا
 کس نے کس نے پاپا سے پاپا سے پاپا
 کس نے کس نے پاپا سے پاپا سے پاپا

۱۱۳
 کیا میں نے کس نے کس نے کس نے
 پاپا سے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

دنیا سے یہ عازم ہو رہے اوج شرف کے
 باقوت کے ہر لگ گئے موتی بن حدیث کے

عکاس علی اروح شہرین و بشرین
 یہ طائر روح شد مظلوم کے پرین

نہ مشکل کھائی تھی نہ تھکانے لگے تھے
 پرہیزگار تھے سے گریبان پھلے تھے

۱۱۴
 بنان شکر سے پاپا سے پاپا
 پاپا شکر سے پاپا سے پاپا
 پاپا شکر سے پاپا سے پاپا
 پاپا شکر سے پاپا سے پاپا

۱۱۵
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

۱۱۶
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

مران میں اس جگہ مرقا کے ہر دم پر
 ہر دم پر ہر دم پر ہر دم پر ہر دم پر

گو یا ابھی تھی سے ہر دم پر
 اک شمع جلی میں ہیں ہر دم پر

بعد از حسین انکو جو بیٹھیں چھا تھا
 حدیث کے شرف انکا پیر سے سن تھا

۱۱۷
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

۱۱۸
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

۱۱۹
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے
 کس نے کس نے کس نے کس نے

ہر ساہو ہر اند کا یہ ساہو سبھا کا
 ہر ہر سن کا یہ حسین ابن علی کا

ہر سال جو رکھتے ہیں علم کا گھر وہ ہیں
 یہ لیتے پھر بیرون کس طرح انکو پر نہیں

سعد بن علی تھی یہ پیر کی دنیا سے
 انکو کس کا یہ حجاب اولیٰ گئے تھے کس سے

۱۱۱
 عطا سے تیاران جسم سے بیخبر
 جہان کے وہ نشہ و سرگرمی
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر

۱۱۲
 پوچھی کہ تیرا کس کا ہے جسم
 پوچھی کہ تیرا کس کا ہے جسم
 پوچھی کہ تیرا کس کا ہے جسم
 پوچھی کہ تیرا کس کا ہے جسم

۱۱۳
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر

۱۱۴
 وصال ملک برہم بہمن بابا کہیں گے
 چہ شاہ شہزادان کی غلامی میں بیٹے

۱۱۵
 نہیں مجھ پر مرے لال کے غم کا بیگی
 لشد بلذین بھی کہتے شانوں کی بیگی

۱۱۶
 انہیں کر سبت ہو۔ کام پورا ک
 نہ قرعہ اخلاک برے نام پورا ک

۱۱۷
 سب کو باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 سب کو باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 سب کو باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 سب کو باور تیرا وہ دیکھتا ہے

۱۱۸
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے

۱۱۹
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر

۱۲۰
 کہ بھی نکھارا ادب و پاس کر گئے
 تسلیم کے شانوں کے عماش کر گئے

۱۲۱
 سیدانیوں کے حادثہ پر عرش بلیر کا
 شہر کے زلفہ پہ بھی روزانہ لیلیا

۱۲۲
 اگر تیغ ہو غمی قبضہ ڈھنڈھ میں خاک
 سو نامہ لگی آج شہ عقہ کش کے

۱۲۳
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر

۱۲۴
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے
 کیا باور تیرا وہ دیکھتا ہے

۱۲۵
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر
 کس سے تیاران جسم سے بیخبر

۱۲۶
 وہ بولی مراد شہزادان باونگی انہی کو
 مراد تو خالص و درن شہزادان غلاموں

۱۲۷
 ناراضی ہو گئے گھین اسید کی آٹھ میں
 اس چاند کے گھوڑوں میں جو شہزادان گھوڑوں

۱۲۸
 پھر ہاتھ بڑھا کر کہہ دے کہ خلاف سے
 یعنی ہوں بلذین تری ماں کے پوتے

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

تلمیح
 حضرت علیؓ کی شان و شہادت
 اور ان کی عظیم شہادتوں کی
 تائید و ثبوت کے لئے لکھی گئی ہے۔

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

وہ جس نے اس کی شان و شہادت کو
 بے جا و بے جا قرار دیا ہے

۱۷۷
 مین مننے خا خا شاہ افغان سما کہ
 بروج سے بربیل امین منی خدا کہ
 لیون دین چنے خے پارت سے شاہ نند کہ
 چچا نند اللہ رسول اولی و سرور کہ

۱۷۸
 کہتے پلو دودم منی منی منی منی
 قلکین منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

۱۷۹
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

قافون مین ہو بجالی کی زیارت کا حمدی
 جو روز و مین قرآن کی تلاوت کا مرقعا

کو نہیں کا مین شرف و جہاد ملیکا
 کو نہیں کا مین زبہ ہو اللہ ملیکا

مین فاطمہ کی روح سے طالبین کو
 ادب کا کیا کرتا ہوں وہ وقت لحد کا

۱۸۰
 آداب پنجہ منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

۱۸۱
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

۱۸۲
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

مجلس مین مین سامنے اساتذہ کہہ پر
 منی مین کہوں شاہ کی گانھوں ہو کہ سر پر

قبضہ نہ نقطہ واس دولت پہ کیا تھا
 مشوق کا دل ہاتھ مین عاشق لہلہ تھا

جہان مین جہان بجالی طالبین کو
 باق فاطمہ آداب پالانا ہے عیاش

۱۸۳
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

۱۸۴
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

۱۸۵
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی
 منی منی منی منی منی منی منی

کہہ رکھنے کے قابل نری نری پیر پیر
 یہ جوت شہیر کی تاثیر سے بیٹا

جو جان بی نام حسین ابن علی کا
 یہ طالب پروردت اس جان بی کا

گردن جو بقیہ کو پوری شاہ ہد کی
 دیکھا کہ لڑنی ہے فیضیر لسا کی

۱۳۱
 کس موعود سے فرزند میرا ہے
 اس کے نظر سے کہ یہ وہ ہیں
 کس موعود سے فرزند میرا ہے
 اس کے نظر سے کہ یہ وہ ہیں

۱۳۲
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم
 آقا کی نصیبین تلو غلامی ہو سب
 نقل میں نصیبین کی سلاطی ہو سب
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم

۱۳۳
 حضرت شہدِ مزارِ اہم
 ابان کے موعود سے دل کو نہ کر سدا
 بآبِ حیات آئین و نصیبین موعود ہلا
 بیخوش صدف آئین زار بوجھِ غبار

شہدِ مزار سے علی نے کہا بھائی ہے تمہارا
 شہدِ مزار سے فرمایا دلی ہے تمہارا

شہدِ مزار سے فرزند کسین بہار سبھا
 تم کو فقط مالک و مختار سبھتا

جب تک ہوں میں ہوں دان دو دھری ہالی شہد
 اک روز سے واسطے پانی نہ پے گا

۱۳۴
 غلام و آزاد موعود سے
 غلام و آزاد موعود سے
 غلام و آزاد موعود سے
 غلام و آزاد موعود سے

۱۳۵
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم
 فرزندِ شہدِ مزارِ اہم

۱۳۶
 اللہ تعالیٰ میں ہوں موعود سے زیادہ
 سن ابرار کا کلمہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ
 مشتِ شہدِ مزارِ اہم سے زیادہ
 بیخوش موعود سے زیادہ

لے دو دھری پر واقعی نہ ماور کی خبر تھی
 قلعہ اربان تھیں اور رخ مولا پر نظر تھی

کاہر کیوں سدا نیکی اب گو دس کی
 شہدِ مزار کی آغوش میں خوشبو جو تھی کی

کچھ ہوش سنبھالا تھا کہ تلوار سنبھالی
 شاہنشاہ کو نہیں کی سہ کار سنبھالی

۱۳۷
 بیخوش موعود سے
 بیخوش موعود سے
 بیخوش موعود سے
 بیخوش موعود سے

۱۳۸
 موعود سے بیخوش موعود سے
 موعود سے بیخوش موعود سے
 موعود سے بیخوش موعود سے
 موعود سے بیخوش موعود سے

۱۳۹
 اللہ تعالیٰ میں ہوں موعود سے
 سن ابرار کا کلمہ اللہ تعالیٰ سے
 مشتِ شہدِ مزارِ اہم سے
 بیخوش موعود سے

لے آلِ عباس سے ترا پوند ہے بیٹا
 فرزندِ میرا کا تو فرزند ہے بیٹا

شہدِ مزار کے آقا کے گلے لگے عباس
 اک آن میں شہدِ مزار سے یہ لگے عباس

یوں حسن میں برتر تھے جو ان حسین
 جسطرح وہ اخلق سے اور عرش سے

<p>۱۰۰ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۱ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۲ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>
<p>۱۰۳ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۴ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۵ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>
<p>۱۰۶ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۷ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۰۸ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>
<p>۱۰۹ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۱۰ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>	<p>۱۱۱ اب جانی پریم پرورش لشکر ہو ہے با حضرت عباس علی اوقت مدہو</p>

<p>عالم پہلے سے پہلے کا جو ہر ایک ملک اور صوبہ اور صوبہ کے سرکاروں کے کے لیے ہر فرد کے لیے ہر ایک جاری کیے ہوئے ہوں اور ہر ایک</p>	<p>عالم یہ فیض آ رہا تھا حال تھا بین پہلے سے پہلے سے تھا پائے خدا بین توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>	<p>عالم توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>
<p>پوچھے جو بیان میں کوئی قبیلہ کہہ رہے کہ ہے صدائے کشمیر چہرے</p>	<p>جس شہر نے شیروں سے سدا پوچھا گیا سیدان میں آج اُسے قدم پڑ گیا</p>	<p>ہو تو خدا کی ہم سب ہماری گردن کی سہ سے تڑکے ضرب ہماری</p>
<p>عالم پہلے سے پہلے کا جو ہر ایک ملک اور صوبہ اور صوبہ کے سرکاروں کے کے لیے ہر فرد کے لیے ہر ایک جاری کیے ہوئے ہوں اور ہر ایک</p>	<p>عالم یہ فیض آ رہا تھا حال تھا بین پہلے سے پہلے سے تھا پائے خدا بین توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>	<p>عالم توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>
<p>دیا ہے یہ دریافت کرو باکہ صرف سے بہتر کوئی موفی نہیں اس و خفا سے</p>	<p>اللہ سے نکل کر اسف نہیں کرتے کتاب و جگہ تہوں سے اور اف نہیں کرتے</p>	<p>مطلوبہ ہر شیخ جہاں کہہ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>
<p>عالم پہلے سے پہلے کا جو ہر ایک ملک اور صوبہ اور صوبہ کے سرکاروں کے کے لیے ہر فرد کے لیے ہر ایک جاری کیے ہوئے ہوں اور ہر ایک</p>	<p>عالم یہ فیض آ رہا تھا حال تھا بین پہلے سے پہلے سے تھا پائے خدا بین توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>	<p>عالم توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک توین جہاں کن کی ہم شیخ خدا بین یہ فیض اسلام میں ہے ہر ایک</p>
<p>نہی ہے جو کہیں اون فرزند کا شرف ہے بہر سب بچاؤں کہ وہ زیر کا خلیف ہے</p>	<p>شہر میں اس ہمد کا ہوں صاف ملتی ہیں جو ہر سے کھلیا گئے شہر زنی میں</p>	<p>اب بوز و سلمان کا تو زور نہیں رکھا سب کہتے ہیں خالی کا اردو نہیں گتا</p>

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

لاک ہو نہیں پاتا کہ زمین تیرا ہے
 چہ سر پہ چھل پڑوہ علمدار تیرا ہے

سورنگی علمدار کا سب کنبہ کھڑا ہے
 اب تک درخیز پوہ بیوش پڑا ہے

یوں نہیں ہو گی سوزن کو کون بچان کو
 جو شرط اچھی کھینچ لوں گدھی زبان کو

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

بیتے جو چھوڑا ہوا ہے کہ شہر بڑے دیگا
 اے کھڑے جو کھڑے اڑتے ہوئے دیگا

سہ کار نہ دربارہ سندھو نہ زمین ہے
 ابریش مہلی کا کابینہ نہیں ہے

باعث یہ ہوا مشورت رب ہدا کا
 اس نام سے بندوں کی نشان بایا ہدا کا

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

مجموعہ مرقوم
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف
 کتب و تصانیف

یوں کہ کپڑا کپڑا ہے کہ نہیں ہے
 دن میں اثر ہے کہ نہیں ہے

سیون پہ پیرا پانڈا کرتی ہی بانو
 حق و دھکا اکٹہ کو بہا کرتی ہی بانو

مانند خدا ایک حسین ابن علی ہے
 ختم شاگرد ابدی و ازلی ہے

اشعار از ۱۲۱

<p>۱۲۱ دلی زین بین تو بر افکار غلی دل چو چمن گلشنی اور اور و صفا سب کج خلقی سے بچنے سب کج خلقی سے بچنے</p>	<p>۱۲۲ سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت</p>	<p>۱۲۳ دلیست غارت باغ و جانی کیون علقہ تیرا میں جو کج خلقی میں پائی آئی بلو شوق سے ایسی حلقہ تیرا سب کج خلقی سے بچنے</p>
<p>۱۲۴ ہر دو جو پڑا حال کے ہر بند کے اوپر غل جھاگہ وہ بھلی گری اسپند کے اوپر</p>	<p>۱۲۵ خود کو فریب کو مانتا حارسہ کلمہ بڑھو تم سر پا ہون پر گرتے تھے اگر گئے بڑھو تم</p>	<p>۱۲۶ ہر جسے در دانشہ درمانی کی نہیں ہے تقدیر میں اک بونہ بھی پائی کی نہیں ہے</p>
<p>۱۲۷ ہر دو جو پڑا حال کے ہر بند کے اوپر غل جھاگہ وہ بھلی گری اسپند کے اوپر</p>	<p>۱۲۸ سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت</p>	<p>۱۲۹ دل کی لبتی جو شکر کی تھی بس سب کج خلقی سے بچنے</p>
<p>۱۳۰ ہر جسے در دانشہ درمانی کی نہیں ہے تقدیر میں اک بونہ بھی پائی کی نہیں ہے</p>	<p>۱۳۱ سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت</p>	<p>۱۳۲ دل کی لبتی جو شکر کی تھی بس سب کج خلقی سے بچنے</p>
<p>۱۳۳ ہر جسے در دانشہ درمانی کی نہیں ہے تقدیر میں اک بونہ بھی پائی کی نہیں ہے</p>	<p>۱۳۴ سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت</p>	<p>۱۳۵ دل کی لبتی جو شکر کی تھی بس سب کج خلقی سے بچنے</p>
<p>۱۳۶ ہر جسے در دانشہ درمانی کی نہیں ہے تقدیر میں اک بونہ بھی پائی کی نہیں ہے</p>	<p>۱۳۷ سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت سیرت و شکر و عبادت و عبادت</p>	<p>۱۳۸ دل کی لبتی جو شکر کی تھی بس سب کج خلقی سے بچنے</p>

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے
 لہذا یہ سب سے پہلے نکلتا ہے

تہذیب
 جو کچھ نکلتا ہے وہی تہذیب ہے
 لہذا اسے نکالتا ہے
 اور اسے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے
 لہذا یہ سب سے پہلے نکلتا ہے

دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

چلائی کہ صاحب مری اسلم کو اٹھو
 ہمیشہ حسین ائی ہے تنظیم کو اٹھو

نارادہ نہ بیچو گی نقد سون پر گرونگی
 کوٹھی کی طرح گرونگی دار پھر ونگی

چلائی کہ صاحب مری اسلم کو اٹھو
 ہمیشہ حسین ائی ہے تنظیم کو اٹھو

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

تہذیب
 دنیا سے سب سے پہلے جو کچھ نکلتا ہے
 اور اسے دنیا سے پہلے نکالتا ہے

اس کو میں سدا کا جو ملاقاتی کو
 اس کو میں سدا کا جو ملاقاتی کو

اب مجھے سنبھالی میں جانی ہو سکتی ہے
 اب مجھے سنبھالی میں جانی ہو سکتی ہے

اس کو میں سدا کا جو ملاقاتی کو
 اس کو میں سدا کا جو ملاقاتی کو

۱۰۱
بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو
مکرم و مبارک بنا دیا ہے
بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو
مکرم و مبارک بنا دیا ہے

۱۰۱
ہولی مذہب سرہ نہ مانا ہے
ذاتی یہ نکتہ ہے کہ
ہولی مذہب سرہ نہ مانا ہے
ذاتی یہ نکتہ ہے کہ

۱۰۲
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک

۱۰۲
شہرہ ہونے جو شہرت
ہے کہ شہرہ ہونا ہے
شہرہ ہونے جو شہرت
ہے کہ شہرہ ہونا ہے

۱۰۳
عالمی اور
عالمی اور
عالمی اور
عالمی اور

۱۰۳
آری جو ناما جان سے
پہنچ گیا ہے
آری جو ناما جان سے
پہنچ گیا ہے

۱۰۴
جہاں کو
جہاں کو
جہاں کو
جہاں کو

۱۰۴
وہ ہونے میرے واسطے
نہایت زیادہ ہے
وہ ہونے میرے واسطے
نہایت زیادہ ہے

۱۰۵
اور اس قدر
اور اس قدر
اور اس قدر
اور اس قدر

۱۰۵
ہولی کی دوسری
جہاں کو
ہولی کی دوسری
جہاں کو

۱۰۶
جہاں کو
جہاں کو
جہاں کو
جہاں کو

۱۰۶
بابا حسین
صغیر کو
بابا حسین
صغیر کو

۱۰۷
سب کو
سب کو
سب کو
سب کو

۱۰۷
سبحان اللہ
سبحان اللہ
سبحان اللہ
سبحان اللہ

۱۰۸
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک

۱۰۸
اکبر تر ہے
اور قصہ
اکبر تر ہے
اور قصہ

۱۰۹
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک
نہایت کی حد تک

۱۰۹
یوں ہر بے
جیسے
یوں ہر بے
جیسے

۱۱۱
 تھوڑے پیمانے میں تیرفت قد بلبل
 تکو اور مفاہتے میں شکر خدا حال
 کہ فیصلہ میں تاہم وہ پائیں تا زوال
 قضا میں اصول جو زبان کا نظریہ حال

۱۱۲
 لکھا اور فوضی نامہ فکرت حال
 جاگے تھے رات بھر بچے طاعت نور بلبل
 پڑھ کر لکھ کر فوضی معنی شب قتال
 تہذیب کا فوضی کہہ بہتوں نے خیال

۱۱۳
 بیون معنی و معنی غلام میں تو شکر بلبل
 تھوڑے پیمانے میں تیرفت قد بلبل
 تہذیب کا فوضی کہہ بہتوں نے خیال
 دل میں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

۱۱۴
 وہ تھوڑے پیمانے میں تیرفت قد بلبل
 پتلی میں اقبالی تھی رات میں اشتیاق
 کلید فوضی میں شاہ خدا اور معنی شوق

۱۱۵
 نامہ سلخ شکر معنی شکر بلبل
 اچھی سلخ لکھ کر فوضی میں اشتیاق
 منجھے تھے آہ رات میں کہیں کہیں اشتیاق
 اور تیری ہے کہ فوضی یا دیا علی

۱۱۶
 فریاد و الفقا رت بہ فوضی یا دیا علی
 شکر وہ رت بہ فوضی یا دیا علی
 جو وہ فوضی یا دیا علی

۱۱۷
 آواز میں شکر کہ ایک ہی نام
 لے آؤں کہ شکر کہ شکر کہ شکر کہ شکر
 گدڑ کا رت پر فوضی میں اشتیاق
 بداران نے وہی نازا کہہ رہے تھے

۱۱۸
 کلید فوضی میں شاہ خدا اور معنی شوق
 چنانچہ تو بچے میں فوضی میں اشتیاق
 آئی سلخ شکر کہہ بہتوں نے خیال
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

۱۱۹
 نامہ سلخ شکر معنی شکر بلبل
 اچھی سلخ لکھ کر فوضی میں اشتیاق
 منجھے تھے آہ رات میں کہیں کہیں اشتیاق
 اور تیری ہے کہ فوضی یا دیا علی

بچوں کا خون میں راہ جہاں اور کلمہ
 ایک ایک انہوں کا لقب نامہ اور کلمہ

وہ جو با وضو سے انہوں کو اور شکر کہیں
 پہنا کفن ہو باو کا زبور طلب کہیں

وہ سو اس تکو آئے ہیں تھوڑے پیمانے میں
 حضرت سوار ہوئی تھیں اور تیرفت قد بلبل

پانی کے لائے سے تھا جو مس زور آفتاب
 حاضر تھا آفتاب لیے دور آفتاب

مجھی جدائی بھالی اس میں جو ہوئی ہے
 یہ روح فاطمہ کہیں خمیر میں روتی ہے

مہمان شام سے تھی تھاری سحر تنگ
 ہر زنگی تھیں کسٹین کی کل دور پر تنگ

تہہ بولے اپنے خون میں وضو کی بیگم
 پانی کا ڈھیر جانے دو پیاسے مریگے ہم

کیا دیکھتی ہو پٹی پٹی کے وزیر کی
 روتی ہے ذوالفقار جناب امیر کی

بانہی جو ذوالفقار تہہ قلمہ گہر کی
 خضہ میں آئی شان جناب امیر کی

مجموعہ

۴۱۳
 یون شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 مہر بیچ دینا سزاوار ہے
 باندھا ہو گیا ہے اور پودا دوست کو فرست
 اور شہزادے کو فرستے کہ پودا دوست

۴۱۴
 غلامی سے تعلقہ
 غلامی سے تعلقہ
 غلامی سے تعلقہ
 غلامی سے تعلقہ

۴۱۵
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 شہزادے کی دوستی سے متعلقہ

۴۱۶
 کیا کیسے کیا یہ لشکر قدرت مشکوہ تھا
 گلشن تھا آسمان تھا دریا تھا کونہ تھا

۴۱۷
 غالب ملکہ دوست پہنکے دو جہان تین
 گردن کندین تقاضا میں تھی کاما تینا

۴۱۸
 قولا دیوش نوح خدا کیا دیر تھے
 بے خبر کھاٹ جیتے تھے کفار بہت

۴۱۹
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ

۴۲۰
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ

۴۲۱
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ

۴۲۲
 جیسے خلاصہ چار ملک ذوالجلال کے
 ہوئے یہ چار غل شہر خوشحصال کے

۴۲۳
 وہ خاص جان شمار شہزادے خاص غلام تھے
 جو بہن خواص خاص تھیں غلامان غلام تھے

۴۲۴
 آقا جہاں بیادوں میں دیکھو وارہن تین
 لعل کا نقشہ مہر میں زور خقبانو پینا

۴۲۵
 وہ دن بویب آلودہ صفحہ کی نشان
 وہ سات فرات وہ کوی اولی زبان
 وہ حق کی زبان تضاکی بیان

۴۲۶
 فاضل ناز و ناز و ناز کے
 عصیان سے بون بلبل و ناز کے
 مرشد سے شاو جیجی کر دو دھارن سے

۴۲۷
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ
 ایک ایک شہزادے کی دوستی سے متعلقہ

۴۲۸
 شہر کے خوب تیب اہول زرنگ تھے
 بلبل تھے اس میں کہ تو جہول اس میں تھے

۴۲۹
 کوڑ سے بون قرب تھے جیسے تین کے
 قرمان باور ان شہر مشرقین کے

۴۳۰
 سر کا سنیہ شور و دہل سے دہل گیا
 غنقا صد گرم جاہل سے جاہل گیا

مجموعہ تراجم
سب جہاں میں ہے کہ
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

اور ان میں سے
کچھ تو ایسے ہیں
جو تمہارے لیے
بہت ہی مفید ہیں

جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

چشمہ کرم حسین
جو آیت سے پیر ہے
یہ نہ علم ہے
ابھی تمہارے لیے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

مجموعہ تراجم
میں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ سب تمہارے لیے ہے

افغان اگر تو ابھی
تصہ پاک ہے
جس کا حساب پاک
ہو گیا اور سکو پاک ہے

عاجز کیا میں قوی
و ولیہ ہوں
جو میرا پاس ہے
اس کا میں نہیں ہوں

بولہ عمر و عمر کوئی
ایسا جری نہیں
سب سے بہتر
میں زید کے اک جلدی نہیں

<p>۲۳۴ اشرفین بن علی بن ابی طالب ابان کے ساتھ اس قدر دوستی ہوئی کہ وہ اس کو میرزا اور بیٹے کے طور پر سمجھتا تھا۔</p>	<p>۲۳۵ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۳۶ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>
<p>۲۳۷ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۳۸ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۳۹ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>
<p>۲۴۰ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۱ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۲ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>
<p>۲۴۳ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۴ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۵ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>
<p>۲۴۶ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۷ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۴۸ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>
<p>۲۴۹ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۵۰ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>	<p>۲۵۱ ابو اسحاق لیثی مجتہد اور ائمہ کے ایک بزرگ تھے۔</p>

<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>
<p>اٹا رہے جو کرا تھا اٹھا اور سکا پاتا ہوں وہ حیدری میں ہوں سے شہید جان ہوں</p>	<p>کو سون کنارہ ظلم کے گرد بگردگی غل نما وہ روز بیل سے موتی اتر گئے</p>	<p>اوتا ہے وہ سامنے شاہِ دلم کے لایا ہر کر بلا میں جو سید گمیر کے</p>
<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>
<p>پھر یہ بلند نظر گیا وہ زمین گیا تھا کہ آسمان گیا اور زمین گیا</p>	<p>ترہ وہ دیا سروش نے یہ پیر بیل کو پھراگ سے علی نے کہا لاطیل کو</p>	<p>کہو ہمارے شہر دن سے سید سپر زمین تھے دو دو بٹنا شمار اپنا سر کرت</p>
<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>	<p>سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین سبحان رب العزت رب العالمین</p>
<p>جنت کو کس طرف سے حورِ رحل گیا عقب سے ماہِ چاہ سے ہوسٹ کھل گیا</p>	<p>دولا گھر بھلیاں میں اڑا رک یہ نال تھا پر یہ نال فضلِ خدا سے نال تھا</p>	<p>اڑنے کے شہر سے چوڑے سے نال کر اٹکار سے پہلے تاج و سپر کہہ کو لکر</p>

<p>۱۲۷ شکر شکر بلایا جی تو بین کردی کار و کار خیر سر سے نام سے تو صومعہ میں تیرا خون کیا اور کی ولایت سے آقا</p>	<p>۱۲۸ آواز دی غلام کو آواز خود کو نظر کی وقت پر شرم و دران کا نام کے دنیا پہ چل نہیں سکتی میری لگام کے اشدان نہیں تیرا حال بقام کے</p>	<p>۱۲۹ خا ہن کر کے گھوڑے کو اتار دنا کر کھولے سلاح اتاری تاج سے ایک بار دریا کی نوبت ہو اور یا سے بہکار غور و نگاہ کے ہو گیا جو گدے سے بار</p>
<p>۱۳۰ بے مر تھالی رسولوں کی پھیری نہیں وہ بندہ خدا نہیں جو حیدری نہیں</p>	<p>۱۳۱ درو ا جا بسج سے یہ درو مند ہے کیا جاٹے باب تو بہ کھلا ہے کہ بند ہے</p>	<p>۱۳۲ کلا تو عرق ووستی پہنچتے ہیں عطا حرف گنہ نہ پھر کسی جزو بدن میں عطا</p>
<p>۱۳۳ اور سو بہرہ پہرہ کے ہو گئے کچھ شام بان صحرانہ بندہ زرتشت کے لگام تیرا جی تو جانی نہیں وہ ہو گیا غلام</p>	<p>۱۳۴ افسوس کہ ہے شمشادہ ذوالفقار ہو جا رہا ہے غلام ہے کو کب سوار وہ پناہ نہیں تو کیو تو یادہ تار اصرار کی تو نہیں طبع میں ہو گیا تیار</p>	<p>۱۳۵ لیکن لباس کے لگا کچھ نہیں انھوں نے ہوا سے ہوا تھی تھکان اس ناظر پر دھڑکنا اعلیٰ سا پہن اترتا ہے وہی ناز کہ ملبہ کی تھکان</p>
<p>۱۳۶ آگے کی بشت کی گنت و مانع میں جو زمین پکارے لیکن جنت کے باغ میں</p>	<p>۱۳۷ اور ایمین مثل کچھو پانی نہ پیو اور پیو تو خواہش کو تڑو کچھو</p>	<p>۱۳۸ اب تو خدا کے ساتھ خدا ترے ساتھ ہے یہ جگہ بھجان ہو یہ حیدر کا ماتر ہے</p>
<p>۱۳۹ اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا</p>	<p>۱۴۰ اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا</p>	<p>۱۴۱ اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا اور باور ہے کہ خدا کی طرف سے پورا</p>
<p>۱۴۲ مومن پھر پھر کے خاک پہ چرک بیک گرا گویا زمین پہ اپنی حکمت نلک گرا</p>	<p>۱۴۳ سنا مولیٰ پیا صاحب دلدل اللہ ہے پانی جلا حرام ہے اب یا سلال ہے</p>	<p>۱۴۴ حرامت توڑے یہ فاکرہ بدرو حین سے روال قائمہ کا ملیکا حسین سے</p>

۱۹۱
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۹۲
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۹۳
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۹۴
 وہ بولتا تھا کہ دل پامال ہے
 سر پہ تھی یہ فالگہ مسلم کی لاش پر

۱۹۵
 پالا ہوا لکھ پیر سے پیرا حسین کو
 تو فوج کی جھونڈ ہمارے حسین کو

۱۹۶
 گوئیے کہ اب جس پیر کو پیرا ہے
 جھوٹے کہے ہوتے تھے یہ پیرا ہے

۱۹۷
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۹۸
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۹۹
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۰
 یہ تو جہلا ہے تیرا جو کہو وہ روتی ہے
 شہید جو مرے ہیں تو عزت اور ہوتی ہے

۲۰۱
 تھما نہ وان ہر اول لشکر کو روئے
 بان ماکے میرے ساتھ بہتر کو روئے

۲۰۲
 واجب ادب ہو چھو کہ غالی و غار ہو
 بیجا نہیں اب تم زور و خادوم ہو

۲۰۳
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۴
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۵
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۶
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۷
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۲۰۸
 ہر شخص کو اپنے لیے ایک نیکو کار کا ہونا چاہیے
 تاکہ اس کی زندگی میں اور اس کے بعد
 اس کو سزا نہ ہو اور اس کو جہنم نہ لے جائیں

۱۴
 تفسیر سے مراد ہے کہ جو شخص اپنے
 اور دوسروں کے ساتھ برائی کرے اور
 ان کے ساتھ برائی کرے اور ان کے ساتھ
 برائی کرے اور ان کے ساتھ برائی کرے

۱۵
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

۱۶
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

ہوین وہ تم علام امام کریم ہو
 فرق اتنا ہے کہ ہوں میں تم قریم ہو

جائے دو بار دو گز غمہ کو جائے دو
 جو عاشق حسین جو آنے دو آنے دو

اکبر کے پیار سے ہمیں کم اسکا پیار ہے
 زمین پر بلائیں لیکن اسکی امید وار ہے

۱۷
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

۱۸
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

۱۹
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

آؤ کہے ہاتھوں پر کے خطا بخشوا نے دو
 میں اپنا خون کرتا ہوں اچھا بنائے دو

حکو ہر اولی سے سرفراز کیجیے
 مسلم کیا تو بڑا مسلم بھی دیکھیے

انجام نیک ہوتا ہے ہر نیکو ات کا
 ہر کہہ لگا سبب ہوا تیری نجات کا

۲۰
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

۲۱
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

۲۲
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو

بولے سپین غازیو کیا منگو و حیلان ہے
 یہ بیری جان ہے و ہر اسیمان ہے

اسمان ابھی تو تیرے درازات چاہیے
 وہ بولا منگو و حیلان کی سوغات چاہیے

بازار میں گیا ہوں میں لیکر سست رو
 اور دھونڈتا ہوں چاروں طرف غلام رو

عالم
 از توفیق کرمی که در این مقام
 جوهر شایسته کسی که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

و در زمان ایام کافت بکر زبان از
 به جان پسین سخن انکی جان از

و کجوه بدن پراس زر هوش نمایی تران
 سرباگ نیند به پرو قائم خدای شان

و دم بهر کسی آشنا نمین به سوز شرفی که
 دل روزی بودا که با خواه برفی که

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

خاست به هر رخ کی بجای دو چندان به
 خوشتر شد راک قدر او م بلند به

عدیکه سبک به چار طرف دیگر لیته این
 به سخن کاغذ و شرف دیگر لیته این

گری من تاگ بر توبه زنی من خاک تو
 عید و من مثل آب روان نهاد پاک تو

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

عالم
 که در این مقام
 سرفراز است که در این مقام
 ایستاده است که در این مقام

گیا او گلگون به ناخن پر کاف تاب من
 و در دس هلال این توبه در نقاب من

اینگ علی سے تا به علی اس زمانے میں
 و کجوه بدن پراس زر هوش نمایی تران

اینگ علی سے تا به علی اس زمانے میں
 و کجوه بدن پراس زر هوش نمایی تران

<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>
<p>بیت سے پہلے ہی ہزار ہوں ہو گئی رنگ ریزہ اور ڈاکہ ہوا زرد ہو گئی</p>	<p>شرکت اب آہ و اشک بن الہی کی ہے کوئی مافی آہ ہوا کر بلا کی ہے</p>	<p>خوردن کھانے کو تپ آئے اگر سادہ کرے تپ کا بخار جاتے جو یہ رخ دوا کرے</p>
<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>
<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>
<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>
<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>	<p>مقام مقام مقام</p>

<p>۱۳۱۱ غصہ سے ہو کر پہنچے ہیں بھونکے ہوئے ہیں ان کے ہونٹوں سے لہو کی لہریں نکل رہی ہیں ان کے ہونٹوں سے لہو کی لہریں نکل رہی ہیں</p>	<p>۱۳۱۲ اچھٹے فرشتوں کی تہ تیغ شوالیہ دقت ہو چکی ہے بارانی جناب نوا جان باری شادوں کی گروہوں پہنچیں کہلا گریں گے ماسے غالب پایا پر تریب</p>	<p>۱۳۱۳ گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے</p>
<p>۱۳۱۴ وہ صلو ہو جا کر اسد صلو در ہوا گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے</p>	<p>۱۳۱۵ غل تھا کہ گنج شہر مردم کے اقمہ سے پانی بھی مانتا دھو ہو گیا اپنی حیات سے</p>	<p>۱۳۱۶ حیرت ہو گئی کہ بھی نہ گرا سر زمین پر تن گروا زمین پر سر بیٹھا زمین پر</p>
<p>۱۳۱۷ اہل حسرت کو درس او وہ آہ آہ کا حور و ملک کو درد او وہ وہ واہ کا</p>	<p>۱۳۱۸ دم اس دھوئیں کی ساتھ سفر کو ہوا ہوا او پیچھے بھی جسم بھی ہو گیا اوٹا ہوا</p>	<p>۱۳۱۹ سرتن سے تن قدم سے قدم خاک تان اک شور واہ واہ کا انگلک سے اٹھنا</p>
<p>۱۳۲۰ ہنرمند و شام کا اعلان کا دم ہوا درد و الم سو ہو آرا دم کم ہوا مصحاح سکہ اور سر اعلیٰ در دم ہوا وہ سر گراں دم ہوا مال غیب ہوا</p>	<p>۱۳۲۱ گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے گریں گے کہ روئے سب سے</p>	<p>۱۳۲۲ لیکر ان بڑھے قدر زور تان گمان ہوا کہ کیسے بیٹھتی تھی کسی گمان تاکہ تامل کے خطے فضائل ان زبان حلالی موت سے کم سے اب چھو گیا گمان</p>
<p>۱۳۲۳ دماغ حاکم سرور وال گہر ہوا اور ہر و عدم وہ گروہ عمر ہوا</p>	<p>۱۳۲۴ شقہ نہ کچھ ترازہ کا تھا اس حسام میں ہر سو تھا پر ترازہ ترازہ اہل شام میں</p>	<p>۱۳۲۵ ایک صبا کو آئی صدا آسمان سے تم تم کہ میر چھٹا ہی مر کی گمان سے</p>

۱۲۱۱
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۲
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۳
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

سیدان سے پانچون اٹھ گئے اور کئی گئے
 مارا گیا پھر خون نے منہ سے کچھ پھر گئے

غالب کیوں ہو لو جو حسین آفتاب پر
 سجدہ ابھی کیا ہے دروہن آفتاب پر

پانی کے نام کو نہ حسین آبرو ملی
 غولہ کہ جو کے زخم بھگتے ہیں تو

۱۲۱۴
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۵
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۶
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

لوگوں کو حیران مانوں کے اب کل میں تھا
 انہوں نے سوت بھاگنے کے سوا کچھ نہیں تھا

حکو حسین سے کو مبارک یزید ہو
 اب دن نہ ٹوٹے پائے کے سید ہو

ان کے جد کو بھی یہ صفا دیکھ کر ہوا
 ہاتھ اٹھانے نہ تیج کا ناخن بھی تر ہوا

۱۲۱۷
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۸
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

۱۲۱۹
 کون کون سے لوگوں نے اس کو
 کھانا کھا کر کھینچا اور وہ
 کھانے کے بعد اس کو کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
 کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

جو کو بھی نہ دیکھا تھا اس زینت میں سے
 انسان فرشتہ گلبیا ملکر حسین سے

شکر تھا یا کاکا اور ہاتھ جوش میں
 قہارے شور میں تھے کہ بادل خوشی میں

یوں عرق آب نہ تک طرف ہوتے تھے
 جدو پدگان نام بھی بالکل ہونے تھے

بہ خفا
 کہتے ہیں تیرے ہی شہر کی بارگاہ
 ہر گوشے میں زونے لگا جان نثار شاہ
 پیچھے پھرتے ہیں تو یہ بولا وہ تیرے خواہ
 کہ آرزو تیری رہی جاگی ہے آہ آہ

گمزدور پارسے مرا آقا ہے کیا کہوں
 آقا پر میرے تیسرا فاقہ ہی کیا کہوں

مہال
 کہے ہیں تیرے جلال میں گلے ہم
 اپنی نہیں ہے اور تو سب خیر ہے ہم
 کہ کیا آرزو ہے کہ مجھے تیرے پیچھے
 وہ بولا کوئی دم کا ہے نہ سنان میرا دم

گاتھوں پہ اپنے رکھ لو تین پائش پائش کو
 خیمہ کے گرد لیکے پھر و میری لاش کو

تھکا
 کہے ہیں تیرے جلال میں گلے ہم
 کہے ہیں تیرے جلال میں گلے ہم
 کہے ہیں تیرے جلال میں گلے ہم
 کہے ہیں تیرے جلال میں گلے ہم

بس کی و میر حشر تھانے کے میں پر
 رولی تھی یوں ہی جا کے وہ لاش حسین پر

<p>۱۱۱۱ در وقت جنگ و جدل گوئی که خالی به نصیب دشمنان تو کھر سے دلی کے فوجیوں کو کھینک</p>	<p>۱۱۱۲ کہتے ہی اس طرح کی وقت میں لگای کہ جو کجی اور بنا بیکس کی پکارتی کہ کہ میں کسان کے نصیب کروہ جماعتی اور کروہ باؤ کی آرتی سے سوارا</p>	<p>۱۱۱۳ مار گیا جو خبر سے کھانج نادان گروان کے نصیب تو لگا اٹھا وہ پکارت سب سے بول گیا اور اور ذیشان</p>
<p>۱۱۱۴ اور گیا کھرا رہی تین بہر میں اور گھر تر سے وارث کو بن کھو اکی غزین</p>	<p>۱۱۱۵ کہ وہ جوان نامہ ذرا غلبوں میں دم پھر جا کے جو انان مدینہ سے مو تم</p>	<p>۱۱۱۶ کس قبر پر وہاں دو دھ کے کو زور کو رکھا وہ پہاڑ سے بابائے کسے دفن کیا تھا</p>
<p>۱۱۱۷ اور شرف ہو جی سرور زمان لگائے تا جو جو بڑے کی گون کو کھینکے</p>	<p>۱۱۱۸ اور کھینکے کھینکے کھینکے اور کھینکے کھینکے کھینکے</p>	<p>۱۱۱۹ اور کھینکے کھینکے کھینکے اور کھینکے کھینکے کھینکے</p>
<p>۱۱۲۰ یہ وہ شہر ہے سر کی اورتی ہے محبوب اور علی اکبر کی اورتی ہے محبوب</p>	<p>۱۱۲۱ گھر سے اوتھری گو دلی تھی میں غزین اب گو دین اوتھرو کر یہ اورتی گھر میں</p>	<p>۱۱۲۲ یہ بھی ہیں کچھ پویش عم شاہ زمان سے گھر کسکا جو میں کون آنی ہو کمان سے</p>
<p>۱۱۲۳ اور وہ میں سے ہی ہوتی ان کے دل باؤ باجو آ گیا کہتے یہ اور کہ</p>	<p>۱۱۲۴ کی تھی نرا ت میں کیا آپ زبان کی تھی نرا ت میں کیا آپ زبان</p>	<p>۱۱۲۵ اور کھینکے کھینکے کھینکے اور کھینکے کھینکے کھینکے</p>
<p>۱۱۲۶ یہ اورتی ہوں جو وہ نوم و زمین ہوں یہ وہ نکرو رو کے قابل میں نہیں ہوں</p>	<p>۱۱۲۷ تم وہ جو نہ رہی ہو علی اکبر کو دلی میں وہ کون تھا جو ترے سے مارا کار نہیں</p>	<p>۱۱۲۸ جہل کی جلی جانی وہ کھولے ہوئے سر کو عا کیڈے مگر نہ کیا جلد ہی سے ور کو</p>

۱۳۶۱

پلٹھ سے ارشد کیا بابل غنک
لے آرمی مان جا بیکے کی وہ دونوں بھری پونگ
ساکھ کر کھڑے تھے وہ پیر پیریں صد چاک
تھے یہ پھرتے تھے کس کس پر پونگ
تختہ تھے بھی اور شانی بھی سجا سجا

۱۳۶۲

ان کی بون کو نونگو بلو کے پلا سب
ہاٹھ کا دو دو دم لو ہو کر کے بانہ
جھلانی کا بدن بھی پونگ نونگ
اور کبھی سو اعلیٰ چاک پونگ
تختہ تھے کہ ہوا نونگ پونگ

۱۳۶۳

صخرات وہ پونگ لکھ سے لگانی
اور بین کر کے لگی شمشیر کی جالی
اس پر ظلم سے مارا تھا بین خالق کی رو جالی
کسی سب سے نونگ نونگ
تختہ تھے پونگ نونگ

۱۳۶۴

نتی جونک نونگ نونگ پونگ
نتی جونک دم نونگ پونگ
نتی جونک کوئی آپ کو روکنے بھی تو کیا
تختہ تھے نونگ نونگ
تختہ تھے نونگ نونگ

۱۳۶۵

کیا بے دست و پیر اب کہ شام بین تو صدف
کیا بے مری شمشیر کو کیا بین تو صدف
تختہ تھے نونگ نونگ
تختہ تھے نونگ نونگ
تختہ تھے نونگ نونگ

۱۳۱
 وہ سنا تھا کہ ستر گویا اسکا جی میں
 لاشِ نجفی ہی ہو چنے لگی استوا سے اس
 دو تون لاشوں کی گھر گھر نہ پہلایا ہر گھر
 نہ ہوا پانی اور بس

دوب کر نہ زمین کو شکر کے کنارے ہو چنے آئی حیدر کی صدا پائیں ہمارے ہو چنے

۱۳۲
 سب دو تیر بیکر نینب تفر بیکر تفر ہو چنے
 شکر دھون بین حق کے شکر شکر ہو چنے
 شکر شکر میں کی دنیا بین جب منظور ہو چنے
 دکھا دین شکر دین اور حق ہو چنے

روح ہو داخل جنت شردا میں۔ بلکہ پاک ہو خاک مری خاک شفا میں ملکہ

۱۳۳
 بیس کا شکر نامہ و فریاد کرو
 اور دل کو ہر اک شکر سے آزاد کرو
 شکر شکر اور اضعاف شکر کی
 شکر شکر کی شکر شکر اور

گرو اسکا معمول ہر شہاد
 لڑا لکھتے ہیں اور اخل کرے
 جسکی مرزا جلد تیس بار
 نام بھی لکھتے ہیں حسین
 انہوں نے کام میں کیے
 انہیں لوی لکھال انہیں
 کیا دوسرا کام اس سے بڑا
 سارے وہ حضرت کے ہر طور سے
 غرض بھی جلد یہ پہلی بار
 جو کچھ ہو سکا اپنے صحت کیا
 تہ بخیر مطبع سے شہور لیا
 وہ کہتا ہوں فیاضی غنجل
 وہ کمال سے تار لکھتے ہیں بھی
 سینا تھا انگریزی پریل کا
 لکھتے ہی میری مشکل حل

کہ کچھ اور سمین کرواں ان
 طفیل جاب شہر مرسلان
 اسی مطبع میں لکھا گیا
 مطبع میں لکھتے ہیں گمان
 کروں انہیں بان میں ان بیان
 شری جانفشانی اور ہر بان
 کروں اسکو بھی جو گمان بیان
 ہو کس طرح سے کہیں جو گمان
 اسی مطبع کی شاخیں گمان
 جان بگاڑا بنا دواں
 کہ وہ بھی بڑا شخص لکھتے ہیں
 کہ کتے جیسے طرح ان بیان
 وہ اس فن میں کراؤ اتنا بیان
 اٹھارہ سو نو لکھتے ہیں گمان
 زرا آئی غیب سے ناگمان

کلام انکے سچے زبان کی صدا
 چھپے انکے جو مرثیہ بھی
 بتفصیل لکھا پیشتر
 ہرے لکھتے ہیں اور بڑے لکھتے ہیں
 جو غلطی بھی چھپے پہلی بار
 جو تھا غیر موزوں موزوں کیا
 کیسے تھے جنوں شہان اعراض
 ہوئی ہوگی خوشی جو بڑے ہیں
 یہاں کا صحیح کلام ہونین
 جہاں سمجھتے کیا کچھ قصہ
 فرق فارسی میں وہ استاد ہی
 وہ پیشی جو نام اسکا بھلا مال
 ہر جس جلد میں لکھتے ہیں چکی
 بنال آئی لکھتے ہیں ان مطبع
 کہ حاکم زوی ہر حال مطبع

برہی شہوتے انکے سارے بیان
 خریدار انہیں لکھتے ہیں گمان
 بتصحیح مندرجہ ماخرا مان
 ہرے لکھتے ہیں اور بڑے لکھتے ہیں
 وہ نہیں لکھتے ہیں غلطی بیان
 غرض تھیں جو لکھتے ہیں گمان
 کلام وہ پیر سخنور یہ بیان
 خدا احمد انکے بیان بھی دواں
 کہ میں لکھتے ہیں صاحب ہر قدر دواں
 کہ ہر دم طبیعت انہیں بیان
 اور اردو تو ہی خاص اسکی زبان
 خدا کی قسم بڑا بھلا گوان
 نظر انہیں لکھتے ہیں جو بیان
 کہ ہر اس کا دواں بیان دواں
 لکھتے ذکر اکمل رسول جہان

خاتم مطبع

ملاحظہ فرمائیں کہ جلد دوسری جلد تیس مرثیہ مرزا میر صاحب مرحوم کی جو اس پہلے تین تہ مطبع اودھ اخبار ملو کہ
 جانب منشی ذوالکشمور صاحب کی آئی آئی میں چھپی تھی ادب شاخ مطبع موصوف واقع شہر کانپور راہ
 اپریل ۱۹۰۸ء میں جو تھی مرثیہ جو حقیقت میں پہلی مرثیہ ہے زید مطبع شہر آراستہ ہونے لگی

ورث کے لیے اگر اعظم ہے مصنف اسکے مولوی
داد علی صاحب لکھنوی ہیں۔

بیدرد ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال
مابین روش کی نظر ہے اکثر اطفال خروسال اور عورتوں
دیں میں رہتی ہے انسان کا روزانہ قرین سکرو کلیر کا
حوالہ جو اب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے
نظم سے چھوڑے چھوڑے لکھے اور لکھ گیا اکثر اور زیادہ
رقابین میں سے مسائل میں بھی واقفیت ہو جاتی ہے
ہر صفحہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہے آمین کا اجرت
ال پیدا ہو جاتی ہے اور عقائد کی درست ہو جاتی ہیں
ای سبب سے ہر مقام پر مروج سے اور ہر شخص اور سکو
زیبت اطفال کے لیے خرید کر لے۔

خلاصۃ المصائب۔ یہ کتاب مصائب اہلبیت
علیہم السلام میں مشہور روایات پر مبنی ہے اور
مقبول لکرا ل علی مولوی مرزا محمد موسیٰ صاحب
رحمہم کی ہے اور مرتبہ پہلے بھی اس مطلع میں لکھی
گئی ہے اور اس کی پہلی کتاب کو خوب لکھی ہے اس مرتبہ
نابت اور نابت کے کمال سے مطلع ہوئی ہے صاحب
سید الشہداء رحمہم علیہم علیہم السلام کی حالت
میں سے ان کی زندگی اور حالات سے مزین ہے
اور ان کی صفات و مناقب سے بھر پور ہے اور ان کی
مذہب میں سے بھر پور ہے اور ان کی

چھاپی گئی ہے اعلیٰ درجے کے خوشنویس لکھی
اور قیمت بھی بغرض برفاہ عام نہایت ارزان ہے۔
سیدس لوج۔ تالیف مرزا محمد جعفر صاحب تھانہ
راج خلیفہ الصدق بن باب مرزا ویر صاحب مر
سیدس میں بن باب امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ
کی نہایت عمدگی سے مع کی ہے قابل ملاحظہ ہے۔

مشرفات و تفسیر

تفسیر لکھی ہے۔ سر باب عالم المسلمین کا بیان
جمال الدین حسن خان۔

مشنوی زرار۔ دعوت قبائل قریش مصنف
شیر علیخان۔

روزانہ مجلس۔ نئی برہمنی اور واری اور
سید البراد مولانا مولوی مجید الدین محمد رضا
اور مولانا سید احمد علی صاحب مولانا
محمد ظہیر الدین بلراہی۔

مذہب کا نام۔ تفسیر میں تفسیر فہم
صاحب نظام۔

سورۃ القرآن۔ اوقات قرآن کا بیان
مولوی محمد حسین علی صاحب مولانا

آٹا لکھی۔ عبادت و عبادت کا حال۔
صاحب کا نام مولانا صاحب اور مولانا

مولانا صاحب علی
مولانا صاحب علی

